بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کتاب مستطاب ہدایت انتساب جلاء قلوب ارباب یقین مجمع مسائل ضروریہ دین شرع مبین مسمی بہ

# [illegible]

باضافہ مسائل ضروریہ و تکمیل ابواب بین تصنیف جناب سید العلما ... مولانا سید محمد تقی صاحب

مطبع نامی منشی نولکشور مطبع مشہور جہان میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اچھی اچھی تعریفین اورصفتین اللہ تعالی کو ثابت ہین جو پیدا کرنیوالا اور پالنے والا
تمام خلق اور عالم کا ہی اور صلوۃ اور درود اوسکے پیغمبرون پر خصوصاً محمد مصطفے احمد مجتبے
خاتم انبیا سرور اصفیا ہدایت کرنے والے گمراہون کے بخشانے والے گنہگارون کے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اونکی اولاد اور یارون اور تمامی پرہیزگارون اور
نیک کارون پر بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا ہے قرآن مجید کی آیتون اور رسول اللہ
کی حدیثون اور مشائخون کے اچھے کلامون سے اور اس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے
اور احوال اس کتاب کا یون ہے کہ پہلے کسی شخص نے اسکو جسمین بیس باب تھے فارسی سی
ہندی زبان مین ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اوسکے غیر محاورہ اور نادرست
اور آیتین اور حدیثین غلط تھین حاجی سید عبداللہ صاحب نے اسکی عبارت اور
آیتین او رحدیثین صحیح کرکی بلکہ کچھ اور بھی اپنی طرف سے زیادہ کرکے عربی خط سے
چوبیس باب مین چھپوایا تھا ان دونون عاصی پرمعاصی سید محمد اور محمد طیب

ورامین الدین اور محمد نقی خیر خواہان خلق اللہ نے جب دیکھا کہ لوگون کی خواہش
اس کتاب کی طرف عربی خط کے سبب سے کم ہے اس واسطے ان عاصیون نے
اعانت اور تصحیح جناب مولوی عبد العزیز صاحب اور جناب مولوی امیر الدین صاحب
کے سے اس کتاب کو جو سبب ہدایت گمراہون کا اور باعث رہنمائی غافلون کا
ہے کچھ اور بھی اپنی طرف سے مسائل زیادہ کر کے پچیس ۲۵ باب اور خاتمے مین
فارسی خط سے واسطے عوام کے چھپوایا پس اللہ تعالیٰ اور خداوند سے دین اور
دنیا کا اپنے تفضلات اور عنایات سے اس کتاب کے پڑھنے اور سننے والون کو دین
محمدی کی سیدھی اور مضبوط راہ عنایت فرما اور اس فقیر ناچیز کو اتنی سی کے سبب
دنیا مین طمع اور حرص کے پھندے اور بری چال اور بدکارون کی صحبت سے بچا
اور عاقبت مین اسکو باقیات صالحات ٹھہرا کر وسیلہ گناہونکی بخشش اور نجات کا کر
بفضلہ و کرمہ بحرمت سیدنا و شفیعنا نبینا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اب جاننا چاہیے کہ
سب سے زیادہ مسلمانونکے حق مین ایمان کی دولت ہے جس شخص کا ایمان درست ہوا اور
یقین کمال کو پہونچا اوس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہو گیا اور اچھا بنا
کیونکہ یہ بڑی نعمت ہے اور دونون جہان کی دولت ہیں سب لوگون کو چاہیے کہ
رات دن ایسی باتون مین جس سے دین اور ایمان قوت پکڑے اور خوب مضبوط ہو جاوے
لگے رہین کہ آخرت مین اپنے خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کرین اور بڑے
درجون کو پہونچین پھر جن باتون سے اللہ اور رسول کی راہ سے دور ہو جاوین
بچتے رہین کہ شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بری راہ مین لیجاتا ہے اور نیک راہ
سے بدراہ کرتا ہے جس سے انسان بعد موت کے عذاب الٰہی مین گرفتار ہوتا ہے اوسوقت
سوائے حسرت اور افسوس کے کچھ کام نہین آتا اس کتاب مین پچیس باب ہین اور
خاتمہ پہلے باب مین ایمان کا بیان دوسرے باب مین نبی کی سنت

کا بیان تیسرے باب مین علم کا بیان چوتھے باب مین دنیا کی ذلت اور محبت کو چھوڑنے کا بیان پانچوین باب مین قیامت کا بیان چھٹے باب مین دوزخ کا بیان ساتوین باب مین بہشت کا بیان آٹھوین باب مین مان اور باپ اور ہمسایے کے حق کا بیان نوین باب مین سود کھانیوالون کا بیان دسوین باب مین زکوۃ کا بیان گیارھوین باب مین شیخی والون کا بیان بارھوین باب مین نماز کی فضیلت کا بیان تیرھوین باب مین قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان چودھوین باب مین ماہ رمضان المبارک کا بیان پندرھوین باب مین حج کا بیان سولھوین باب مین جورو اور خاوند کے حق کا بیان سترھوین باب مین جھوٹ اور کذب کی برائی کا بیان اٹھارھوین باب مین غیبت اور تہمت اور عیب کا بیان انیسوین باب مین لوگون کے دکھانے کو جو نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین اونکا بیان بیسوین باب مین غرور اور تکبر کا بیان اکیسوین باب مین خلق نیک اور غصہ کھانے کا بیان بائیسوین باب مین نیک لوگون کی باتون کا بیان تئیسوین باب مین لوحمہ کا بیان چوبیسوین باب مین ماتم کرنے والون کا بیان پچیسوین باب مین کلمات کفر کا جنسے کہ آدمی کافر ہو جاتا ہے بیان اور چھبیسوین مین متفرقات حدیثون کا بیان

پہلا باب ایمان کے بیان مین

ایمان شرع مین کہتے ہین قبول کرنے اور اعتقاد لانیکو اون چیزون کے اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے پاس سے لائے اور بندونکو پہونچایا اور اونکے لانے پر اوسکو خوب یقین آیا اور قبول کرنا خواہ اجمالاً ہو جیسا کہیے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پاس سے لائے ہین حق ہے خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت نے فرمایا یا جو جو لائے ایمان لاوے ایمان اجمالی مومن ہونیکو کفایت کرتا ہے لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہے اب جاننا چاہیے کہ ایمان حاصل ہونیکو صرف پیغمبر کو سچ جاننا اور حق پہچاننا بس نہین کرتا

جب تک تصدیق کے مرتبے کو جسے ٹھیک ماننا اور سچ جاننا دل سے کہتے ہین
نہ پہونچے اور اوسپر دل قرار نہ پکڑے اور خاطر کو تسکین نہ ہووے پس حقیقت
ایمان کی یہی تصدیق قلبی ہے اور اقرار کرنا زبان سے یہ اسواسطے ہے کہ
جب اوسنے اقرار کیا تو شرعی احکام اوسپر جاری ہووے پھر بعضی باتین ایسی
ہین کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے اون باتون کے کرنے سے کافر مومنین
گنا جاتا ہے جیسا کہ بت کو سجدہ کرنا یا جنیو ڈالنا اور جو جو اس قسم کی باتین ہین ان
کا سونکا کرنیوالا بھی شرع کے حکم سے کافر ہے لیکن عمل نیک ایمان کی حقیقت
مین داخل نہین بلکہ اوسکے کمال کی شرط ہے ایمان بے عمل ناقص ہوتا ہے چنانچہ
وہ شخص مومن فاسق کہلاویگا ایمان کی حد سے باہر نہین نکلا جبتکہ وہ گناہ کو
برا جانے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے
صحابہ اور اگلے علما اسی اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے احکام
اوسپر جاری کرتے تھے اور مسلمانونکے مقبرون مین گاڑتے تھے اور بعضے صحابہ اور تابعین
وغیرہ سے نقل کی گئی ہے کہ اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ
عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یہان مراد ایمان کامل سے ہے اور محدثین اور محققین سے بھی یہی
نقل کرتے ہین اگرچہ بعضی عبارت اونکی ظاہر مین لوگون کو اوسکے خلاف پر وہم
مین ڈالتی ہے خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کے بھی کرنے والے کو کافر کہتے ہین
اور معتزلہ نہ کافر کہین نہ مومن دونون کے بیچ مین ایک مرتبہ ثابت کرتے ہین اور
بعضی آیت اور حدیث کو جسکے ظاہر سے یہ بات پائی جاتی ہے دلیل کرتے ہین اور
دوسری آیتون اور حدیثون جو اہل سنت کے مذہب کو ثابت کرتی ہین تاویل بیان
کرتے ہین اور حقیقت مین آیتون اور حدیثون کی مراد وہی ہے جسکو پہلے اگلون نے
جو دین کے زبان دان اور شریعت کے مطلب رس تھے اندازہ اور قرینون سے

واقف کار سمجھ گئے اگرچہ ظاہر مین اوسکے خلاف پوچھا جاوے یہ بڑا ایک قاعدہ
مضبوط ہے دلیلونکے سمجھنے کو اور اوسکی مراد بوجھنے کو جسکو اللہ تعالے اپنے
فضل سے بچاوے وہی بچے تفصیل ایمان کی یہ ہے ایمان لاوے کہ اللہ تعالے
اپنی ذات سے موجود ہے اور سب چیزین اوسکے پیدا کرنے سے پیدا ہوئی ہین
اپنی پیدایش اور قائم رہنے مین اوسکی ذات کی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج
نہین اکیلا ہے ذات مین اور صفات مین بھی اور افعال مین بھی کسی کو کسی کام
مین اوسکے ساتھ ساجھا نہین وجود اور حیات اوسکا اونکے وجود اور حیات کے
موافق نہین اور علم اوسکا اونکے علم کے مطابق نہین اور اوسکے سمع اور بصر اور ارادہ
اور قدرت اور کلام کو مخلوقات کے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کی ساتھ
سوائے ہمنامی کے کسیطرح کی شرکت اور مناسبت نہین اللہ تعالی کی ذات جسطور
بے مانند ہے اسیطور پر اوسکی صفتین اور کلام بے مانند ہین مثلا علم کی صفت
اوسکی ایسی ایک صفت قائم ہے کہ جسکے سبب ازل اور ابد کے کامون کو اوسکی
تھوڑی بہت اچھی بری تمام حقیقت کو جسطرح جسوقت مین جسقدر موجود ہوگا ایک
آن مین دریافت کر لیا ہے کہ زید فلانے وقت مین زندہ اور فلانے وقت مین
مردہ ہے ایسا ہی کلام اوسکا ایک بسیط نرالا اور پھیلاؤ رکھنے والا ہے کہ تمام
کتابین جو نازل ہوئی ہین اوسکی تفصیل ہین اور خلق اور تکوین ایک صفت ہے
خاص اللہ تعالے کی کہ جمیع ممکنات کو کیا جوہر کیا عرض کیا بندونکے اختیاری کام
سبکو اوسنے پیدا کیا ہے اسباب اور وسیلون کو اپنے فعل کا پردہ بنایا ہے بلکہ
اونکا سبب ہونیکے ثابت ہونیکی دلیل ٹھہرائی ہے جیسا کہ عقلمند لوگ جمادات یعنی ان پڑھ
چیزون کی حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجھ لیتے ہین اور جانتے ہین
کہ یہ حرکت اس چیز کے لائق نہین ہے اسکا کوئی حرکت دینے والا سوائے اسکے ہے

خصوصًا وے ہوشیار جنکی آنکھیں شرع کے سرمے سے روشن ہوئی ہیں بوجھتے ہیں
کہ ممکن یعنے ہونے والا اپنے بنانے میں یا دوسرے کے خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنے
ذات ہو یا صفت مقدور نہیں رکھتا ہاں اتنا فرق جمادات یعنے ان ٹرہ چیزون کی
حرکات اور افعال اختیاری میں ثابت ہے اور ایمان لانا اوسپر واجب کہ حقتعالے
نے بندون کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہے اور عادت اللہ
اوسپر جاری ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد کرتا ہے اللہ تعالے اوس
کام کو پیدا کر دیتا ہے اسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کاسب
کہتے ہیں یعنے حاصل کرنے والا اور بھلائی برائی ثواب عذاب اوسپر ٹھہراتے
ہیں جمادات اور حیوانات یعنی جاندار کی حرکت میں فرق نہ سمجھنا کفر ہے خلاف
شرع اور خلاف عقل اور سوائے اللہ تعالے دوسرے کو کسی چیز کا پیدا
کرنے والا جاننا بھی کفر ہے اسلیے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدریہ کو اس
امت کا مجوس فرمایا ہے اور اللہ تعالے کسی چیز میں نہیں پیٹھتا اور کوئی چیز اوسمین
نہیں پیٹھتی اور وہ سب چیزون پر محیط ہے یعنے گھیر رہا ہے اپنی ذاتی گھیرے
سے اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزون سے رکھتا ہے نہ وہ گھیرا اور نزدیکی
اور ملاپ جو ہماری عقل میں آوے کہ وہ اوسکی جناب پاک کے لائق نہیں اور
جو کچھ کشف اور شہود سے یعنے کھل جانا اور دکھائی دینا چھپی چیز کا محنت کی قوت سے
معلوم کریں وہ اوس سے پاک ہے ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو کہ کشف اور شہود
سے سمجھا جائے وہ اوسکی تصویر اور نقل ہے اوسپر خیال نہ رکھنا چاہیے بلکہ اوسکو
نیست جاننا چاہیے یونہیں بزرگون نے فرمایا ہے ایمان لائے ہیں ہم کہ اللہ تعالے
سب چیزونکو گھیر رہا ہے اور سب سے نزدیک ہے اور معنی گھیر رہنے اور نزدیک ہونے اور
ساتھ ہونیکے نہیں سمجھتے ہیں کہ کیونکر ہے اور ایسا ہی ہے مطلب لفظ استوی کا

یعنے برابر ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کے دلمین اور اوترنا پچھلی رات
کو ورلے آسمان پر کہ حدیثون اور کلام الٰہی مین آیا ہی اور ایسا ہی ہی مطلب لفظ ہاتھ
اور منہ کا کہ کلام الٰہی اوسپر دلالت کرتا ہے ان سب پر ایمان لایا چاہیے
اور ظاہر کے معنی اون لفظون کے نہ لیا چاہیے اور اوسکی تحقیقات مین نہ
پڑا چاہیے بیان اوسکی حقیقت کا اللہ تعالے کے علم پر چھوڑا چاہیے تا کہ جو خبر حق ہے
وہ حق نہ سمجھا جاوے اور صفات اور افعال الٰہی مین آدمیون کو بلکہ فرشتون کو
سواے حیرت اور نادانستگی کے اور کچھ حاصل نہین نص یعنے دلیل شرعی قطعی کا
انکار کرنا کفر ہے اور تاویل یعنے بیان ٹھہرالینا محض نادانی اور ایک نزدیکی اور
ملاپ اللہ تعالی کی دوسری طرح ہے کہ پہلی طرح کے ساتھ سواے نام ہونیکے
کسی طرح کا میل نہین رکھتی ایسی نزدیکی اگرچہ خاص بندونکی قسمت مین ہی جیسے
فرشتے اور انبیا اور اولیا پر عوام مومنین بھی اسطرحکی نزدیکی سے بے نصیب نہین
مگر اس نزدیکی کے بیشمار درجے ہین نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہے اور کفر اور
ایمان اور فرمانبرداری اور نافرمانی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالے کے
ارادے اور تقدیر سے ہے لیکن اللہ تعالے کفر اور گناہ کے کامون سے راضی
نہین اور اوسکے واسطے اوسنے سزائین ٹھہرائی ہین اور فرمانبرداری اور
ایمان کے عوض اچھا بدلا دینے کے وعدے کیے ہین ارادہ اور ہے اور رضا
اور ہے اور ہزارون طرح کی رحمت اور درود پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی جناب پر نثار ہے کہ اگر یہ لوگ نہ بھیجے جاتے تو ہدایت کی راہ کسیکو معلوم نہوتی
اور سچے علم اور غیب باتین آدمیون سے پوشیدہ رہجاتین سب نبی برحق ہین
اول سب کے حضرت آدم علیہ السلام ہین آخر اور افضل سب مین محمد مصطفے ہین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور معراج اور سیر اونکی مکہ سے مسجد اقصے اور وہانسے ساتون آسمان اور

سدرۃ المنتہیٰ تک حق ہے اور آسمان کی کتابیں جو نبیوں پر اوتری ہیں جیسے توریت
اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنے قرآن اور صحیفے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور
پیغمبروں پر نازل ہوئے ہیں حق ہیں سب نبیوں پر اور سب کتابوں پر ایمان لانا چاہیے
مگر گنتی اونکی سوائے اللہ تعالے کے کسی کو معلوم نہیں کیونکہ پکی دلیل سے ثابت
نہیں ہوا اور نبی سب بڑے اور چھوٹے گناہوں سے پاک ہیں اور پیغمبروں کی باتیں جو مضبوط
دلیل سے معلوم ہوئی ہیں سب پر یقین لانا چاہیے اور ایمان لاوے کہ فرشتے
بندے اللہ کے پاک ہیں گناہوں سے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں حکم
لاتے ہیں عرش کو اوٹھا رہے ہیں اور جس کام پر مقرر ہیں اوسکو انجام دیتے ہیں
اور پیغمبر اور فرشتے اگرچہ اور مخلوقات سے افضل اور مقرب ہیں تو بھی دوسری
خلقت کی طرح علم اور قدرت نہیں رکھتے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے اونکو علم قدرت
دیا ہے اور وے سب اللہ تعالے کی ذات اور صفات پر اور سب باتوں پر ایمان
رکھتے ہیں اور اوسکے بھید کی دریافت سے عاجز اور اپنی طاقت کے موافق اوسکی
بندگی کے حقوق کے ادا کرنے میں توفیق الٰہی کے سبب شکر گذار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ
کے خاص بندوں کو اوسکی واجب صفتوں میں شریک بنانا کفر ہے جیسا کہ
دوسرے کافر پیغمبروں سے منکر ہوکر کافر ہوئے اسیطرح نصارا حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عرب کے مشرک فرشتوں کو اوسکی بیٹیاں بتا کر اور
اور اوس کے سوا اونکو غیب کی باتوں کا عالم جانتے تھے مشرک ہوئے اور فرشتوں
اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ کے صفات میں اور دوسروں کو نبیوں کے صفات میں شریک کرنا
سچائی اور عصمت کی صفت یعنی سب عیبوں سے پاک ہونا سوائے انبیا اور فرشتوں کے
دوسروں میں اعتقاد نکرے اور متابعت انبیا کی ہر کام میں منظور رکھے اور جن باتوں کی
خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے اونپر ایمان لاوے اور عمل کرے اور جن باتوں سے

منع فرمایا ہی اونسے دور بھاگے اور کسی کے قول اور فعل کا جو پیغمبر علیہ السلام کے قول اور فعل سے
ایک بال بھر فرق رکھتا ہو اعتبار نرکھے اور پیغمبر علیہ السلام نے جو خبر دی ہے کہ دو فرشتے
منکر نکیر قبر مین مردون سے سوال کرینگے اور کافرون کو اور بعضے مسلمان
گنہگارون کو عذاب قبر کا ہوگا سچ ہے اور بعد موت کے زندہ ہونا قیامت کے دن
اور صور یعنے نرسنگھا کا پہلی دفع پھونکا جانا سبکو موت کے واسطے اور آسمانون کا
پھٹنا اور ستارونکا ٹوٹکر گرنا اور پہاڑونکا اوڑنا اور دوسری دفع کے صور سے مردونکا
قبر سے زندہ نکلنا اور نئے سر سے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہے اور حساب قیامت
کا اور گواہی ہر ایک جسم کی اور تولا جانا عمل کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی
پیٹھ پر تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہی بعضے بجلی کی طرح بعضے ہوا کی طرح بعضے چالاک
گھوڑے کیطرح بعضے آہستہ آہستہ پار ہونگے اور بعضے دوزخ مین گر پڑینگے اور سفارش
کرنی انبیا اور اولیا اور نیک لوگونکی گنہگارونکے حق مین سچ ہے اور حوض کوثر
سچ ہے پانی اوسکا دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا او سکے کوزے دھرے ہین جتنے
آسمان مین تارے جو کوئی اوسکا پانی پیے پھر کبھی پیاسا نہووے اور اللہ تعالے اگر
چاہے بڑے بھاری گناہ کو بے توبہ بخشے اور چھوٹے گناہ پر عذاب کرے اور جو کوئی
اخلاص یعنے سچی نیت سے توبہ کرے اللہ تعالے کے وعدے کے موافق البتہ بخشا جاویگا
اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ مین گرفتار رہینگے اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین
ڈالے جاوین آخر تھوڑے یا بہت دنون مین البتہ دوزخ سے خلاصی پا کے بہشت مین
داخل ہونگے اور ہمیشہ وہین رہینگے اور مسلمان بڑے گناہ ہونیکا فر نہین ہوتا
اور ایمان نکل نہین جاتا اور دوزخ کے ہر قسم کے عذاب جنکی خبر پیغمبر صاحب نے دی ہے
اور قرآن مین موجود ہے جیسے سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور
دہکتی آگ اور گرم پانی اور کنٹیلا درخت اور سینڈ کا درخت اور کافر کے بدن کی

پیپ اور دھوون سچ ہے اور اسیطرح بہشت کی نعمتیں کھانے پینے کی اور حور
وقصور اور لباس وپوشاک وغیرہ سچ ہے اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہے
کہ مومنوں کو بہشت میں بے پردہ اور بے جہت اور بے مثال میسر آوے گا اور
ایمان کہتے ہیں سچ جاننے کو دل سے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو
اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت حساب میں نہیں آتا اور جانے کہ
پیغمبر خدا علیہ السلام کے اصحاب سب نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کبھی کوئی قصور
ہوا تو وہ توبہ کر کے پاک ہوا قرآن کی اکثر آیتیں اور بہت سی حدیثیں اونکی تعریف
میں گواہی دیتی ہیں اور یہی قرآن سے ثابت ہے کہ وے آپس میں محبت اور مروت
رکھتے اور کافروں کے حق میں سخت تھے سو جو کوئی اونکو آپس میں مخالف اور
بے الفت سمجھے وہ قرآن کا منکر ہوا اور جو کوئی اونسے عداوت اور بغض رکھے
وہ قرآن کے حکم سے کافر ہو وے امانت دار ہیں وحی کے اور نگہبان ہیں دین کے
اور قوی کرنے والے ہیں اسلام کے اور دور کرنیوالے ہیں کفر کے جو کوئی اونسے
منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام سے خارج ہوا اور صحابہ کے اجماع اور نیکی لیاقت سے
ثابت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور صحابیوں سے افضل ہیں اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب
اصحابوں نے حضرت ابوبکرؓ کو افضل جانکر اونسے بیعت کی پھر اونکے اشارہ سے اونکے پیچھے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اونکی فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمرؓ کے
بعد تین دن تک آپس میں صحابہ نے مشورت کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر خلیفہ کیا
اور اونسے بیعت کی اور بعد حضرت عثمانؓ کے سب اصحاب مہاجرین اور انصار نے جو مدینے
میں موجود تھے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی اور جسنے علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اوسنے خطا کی مگر بدگمانی اصحابوں سے نہ رکھنا چاہیے اور
اونکے آپس کی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجایا چاہیے اور اون سب سے ہر ایک کے ساتھ محبت

اور اعتقاد سے پیش آیا چاہیے اور اسیطرح کل اصحاب جو اصحاب کبار کہ سو خلیفے بہشتی ہیں اونکو
نیک جانے اور حضرت حسنین اور اونکی ماں بی بی فاطمہ اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ
عنہم اور جتنی بیبیاں اور بیٹیاں حضرت کی تھیں سبکو بہتر اور افضل دوسروں سے یقین کرے
اور اونکی محبت دل سے رکھے اور اونکے اور اونکی اولاد کے ساتھ تعظیم و توقیر سے پیش آوے اور
ایسے عمل کرے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تابعداری ہو جو لوگ کہتے ہیں پھر جو
کہ اسکے خلاف ہے سو کیسا ہو گا گویا حضرت سے عداوت کی اہل حق کے یہی عقائد ہیں
جو بیان ہوئے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب
شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ
وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم
رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ
یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ
ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال فاخبرنی عن الاحسان
قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی
عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن
اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء
یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من
السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ
مسلم ورواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ اذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم

ملوک الارض فی خمس لا یعلمهن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ
وینزل الغیث الآیۃ متفق علیہ عمر خطاب کے بیٹے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ اوسوقت ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کہ ایکدن چلا آیا ہمارے پاس
ایک شخص جسکے نہایت سفید کپڑے از بسکہ سیاہ بال نہیں معلوم ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا
اور نہیں پہچانتا تھا اوسکو ہم میں سے کوئی یہانتک کہ بیٹھا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پھر لگا دیے اپنے زانوونکو حضرت کی زانوونسے اور رکھے اپنے ہاتھ اپنے زانوون پر اور کہا
اے محمد خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی اسلام کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ
گواہی دے تو اسپر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہی اور پڑھا کر تو
نماز اور دیا کر زکوۃ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج کر اللہ کے گھر کا اگر مقدور ہو تجکو
راہ روی کا یعنی زاد راحلہ اور امن ہو راہ کا کہا اوس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا
ہمنے اوس سے کہ پوچھتا ہے حضرت کو پھر سچ مان لیتا ہے اوسکو کہا اوس شخص نے
بتلا تو مجھکو ایمان کی حقیقت فرمایا حضرت نے یہ کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اوسکے
فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر اور ایمان لاوے
تقدیر پر اوسکی بھلائی اور برائی کے ساتھ کہا اوس مرد نے سچ کہا تو نے کہا بتلا تو مجھکو
احسان کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالی کی اسطرح پر کہ گویا دیکھتا ہی تو اوسکو
پھر اگر ایسا نہیں ہے کہ دیکھتا ہے تو اوسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو کہا
اوسنے کہ خبر دے تو مجھکو قیامت کب ہوگی فرمایا کہ نہیں ہے زیادہ واقف کار جس سے
پوچھی گئی اوسکی خبر پوچھنے والیکی نسبت کہا بتلا تو مجھکو اوسکی علامتیں فرمایا قیامت کی
نشانیان یہ ہین کہ جنے اونڈی اپنی مالکہ کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پانوان والون اور ننگے
بدن والون مفلسون بکری چرانے والونکو شیخی کر کے عمارتین بناتے کہا راوی نے کہ لوٹ گئے
پھر چلا گیا وہ شخص اور ٹھہر رہا مین بہت دیر تک پھر فرمایا حضرت نے مجھکو آیا جانتا ہی تو اے عمر

کون تھا یہ پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا تحقیق وہ جبرئیل تھا آیا
تمھارے پاس کہ سکھاوے تمکو تمھارا دین روایت کی اس حدیث کو مسلم نے اور روایت کی
اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے کچھہ اختلاف کے ساتھ اونکی روایت مین یون ہی اور جب دیکھے تو
ننگے پانوؤن والون ننگے بدن والون بہرونکو گونگونکو زمین کے مالک علم قیامت کا داخل ہے
پانچ چیزونمین کہ اونکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت بیشک اللہ کہ
اوسکے پاس ہے قیامت کا علم اور مینہہ کے برسنے کا آیت کے آخر تک روایت کی اس حدیث کو بخاری
اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع
وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق
والحیاء شعبۃ من الایمان متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا اونھون نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین سو بہتر اور اول اونمین کلمہ طیبہ
لا الہ الا اللہ کا پڑھنا اور ادنیٰ اونکا دور کرنی تکلیف کی چیزین راہ سے کانٹے گھاس
پتھر نجاست کی چیزونکو راہ سے دفع کرنا اور شرم کرنا بدی اور ناکاری باتونسے یہ ایک بڑا
شعبہ ہے ایمان کا ف جاننا چاہیے کہ ایمان کی شاخین اخلاص اور اعمال اور واجبات
اور سنن اور مستحبات اور آداب کی رو سے بیشمار ہین کہ اوسکی حد کو سوا شارع کے کوئی
نہین جانتا شاید اصول حکمون کے اور قاعدے ایمان کے اس عدد تک پہونچے ہون اور
بعضے یون کہتے ہین کہ ان عددونکے بیان سے تعین کچھہ مراد نہین بلکہ کثرت مراد ہے کیونکہ
ستر کا عدد محاورے کی رو سے کثرت پر دلالت کرتا ہے غرض ایمان کی شاخین باوجود اسکے
کہ عدد اوسکی شمار سے باہر ہے گھیر رکھا ہے اونھون نے ایک اصل کو وہ کیا ہے کہ کامل کرنا نفس کو
اچھے نیک کامونسے جو اس جہان اور اوس جہان کے کام آوین اور یہ حاصل ہوتا ہے
اللہ اور رسول کے احکام کی تعلیم سے اور اونکو ہمیشہ بجالانے سے اور اعتقاد کی صحت سے جیسا
قرآن شریف مین اللہ تعالی فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا یعنی جن

لوگون نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر اسی پر قائم رہے اور حدیث مین آیا ہی قُلْ اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اوسپر قائم رہ اور بعضے علماؤن نے
ان شاخونکو بیان کیا ہے اسطرح پر کہ ایمان لانا اللہ پر اور اوسکی صفتون پر اور یہ اعتقاد
کرنا کہ جو سوائے اللہ اور اوسکی صفتونکے ہی سو حادث یعنے نئی چیز ہے قدیم نہین اور ایمان
لانا خدا کے فرشتون پر اور اوسکی کتابون اور پیغمبرون پر اور اوسکی تقدیر پر نیک ہو
وہ یا بد اور قیامت کے دن پر اجین داخل ہے عذاب ہونا بدکارونکو اور آرام سے رہنا
نیک کارونکا اور یہ کہ قیامت کے دن حساب ہوگا اور لوگون کے عمل ترازو مین
تولے جاوینگے اور اعمالنامہ نیکونکو دہنے ہاتھہ مین اور بدونکو بائین ہاتھہ مین دیا جائیگا
اور پل صراط سے سبکو گذرنا ہوگا اور اللہ تعالی کا دیدار مومنین کو نصیب ہوگا اور بہشتی
بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ڈالے جائینگے اور ہمیشہ وہان رہینگے کبھی باہر نہ آوینگے
بہشتیونکو نعمت اور راحت ہمیشہ ملیگی اور دوزخیونکی سزا ہرطرح کے عذاب سے ہمیشہ
ہوا کریگی اور یہ بھی شعبہ ایمان کا ہی اللہ تعالے سے محبت رکھنی اور اوسکے دوستونسے
اور بغض رکھنا اوسکے دشمنون سے اور محبت رکھنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
یعنے اونکی تعظیم کرنی اور اون پر درود بھیجنا اور اونکے یارون سے دوستی رکھنی
اور اون کے آل اور اولاد کے ساتھہ محبت کرنی اور اونکی سنتون کی پیروی کرنی
یعنے اونکے طریق پر چلنا اور اوسکو رواج دینا یہ سب رسول کی محبت مین داخل ہی
غرض اللہ اور رسول کی محبت ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو
اور اللہ اور رسول کی متابعت ایک طرف ہو تو اللہ ورسول کا جو محب ہے بے پروا
کسیکی رعایت نکرے جسمین اللہ ورسول کی رضامندی سمجھے اوسکو عمل مین لاوے
وہی تو سچا محب ہے اور جسنے یہ نکیا اور جسقدر اونکے احکام سے اوسنے چشم پوشی کی
اوسیقدر اوسکے ایمان مین خلل پڑا اور دوستی کے دعوے مین جھوٹا ٹھہرا اور شعبہ

ایمان کا یہ ہے کہ جو عمل کرے اسکی رضامندی کے واسطے کرے دوسرے کیطرف
نگاہ نرکھے یا دکھانے کو نکرے خواہ وہ عمل ہاتھہ کا ہو یا بدن کا یا زبان کا یا دل کا
یا اعتقاد کا اور شعبہ ایمان کا ہے گناہ کے کاموں سے خدا سے ڈرنا اور نیک کاموں
اوس سے امید رکھنی اور شعبہ ایمان کا ہے توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہوجاوے
تبھی توبہ کرے اور شکر کرنا نعمت پر مثلاً اولاد ہو تو عقیقہ کرے نکاح کرے تو طعام
ولیمہ کھلاوے ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور مال ہو تو زکوۃ دے صدقہ فطر دے
قربانی کرے اور شعبہ ایمان کا ہے عہد کو وفا کرنا یعنی جو قول کرے اوسکو پورا کرے
اور مصیبت پر صبر کرنا اور گناہون سے دور بھاگنا اور تقدیر پر راضی رہنا اللہ پر توکل کرنا
چھوٹون پر مہربانی کرنی بڑون کی حرمت کرنی تعظیم بجالانی بُری باتون سے
بچنا جیسے طمع اور بخل اور کبر اور حسد اور عُجب اور کینہ اور غضب وغیرہ اور شعبہ ایمان کا ہے
کلمہ توحید پڑھنا اور قرآن کا تلاوت کرنا اور علم دین سکھانا اور دعا مانگنی اور استغفار
کرنی بیہودہ کلام بولنے سے بچنا جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے اور نماز پڑھنی
فرض ہو یا نفل شرمگاہ ڈھانکنی اور صدقہ دینا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا غلام لونڈی کا
اور سخاوت کرنی اور مہمانداری کرنی روزے رکھنا فرض ہون یا نفل اعتکاف کرنا شب قدر
کو ڈھونڈھنا حج کرنا عمرہ لانا طواف بیت اللہ کرنا ہجرت کرنی کافرونکے ملک سے اور
اوس ملک سے کہ جہان ظلم اور فسق و فجور و بدعت رواج پاوے اور بچانا اپنے دین کو
بد باتون سے اور اللہ کی نذرون کو ادا کرنی گناہون کا کفارہ دینا اور نکاح کرکے
حرامکاری سے بچنا حق ادا کرنا اہل و عیال کا مقدور کے موافق اور مان باپ کی
تابعداری کرنی مگر انمین خلاف شرع نہو اور نیکی کرنی اونکے ساتھ مال اور خدمت اور
اچھی باتونسے اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کی طریق پر اور سلوک کرنا ناتے داروں سے
اور فرمانبرداری کرنی سلطان سردار کی اگر خلاف شرع حکم نکرے اور لونڈی غلام

نرمی کرنی اور بیبیوں میں برابری رکھنی اور جماعت کی متابعت کرنی اور مسلمانوں میں
صلح کردینا باغیوں کو اور جو اسلام سے پھر جاوے مار ڈالنا اور مدد کرنی نیکوں کی
اور نیک کاموں میں دین کی اور حکم کرنا اچھے کاموں کا اور باز رکھنا برے کاموں
سے اور سزا دینا بدکاروں کو اور جہاد کرنا کافروں اور بدعتیوں سے ہتھیار سے
اور زبان سے ادا کرنی امانت اور پانچواں حصہ دینا غنیمت کا اور ادا کرنا قرض اور
حق ہمسائے کا اور معاملہ کرنا لوگوں سے خوبی کے ساتھ اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال
وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال اچھی جگہ جیسے یتیموں مسکینوں مستحقوں کو بنانا خانقاہ مدرسہ
پل مسافرخانے وغیرہ کی عمارت میں لگانا مال کو بیجا خرچ نہ کرنا پکار کر السلام علیکم کہنا
جواب سلام کا اور چھینکنے والے کا جو الحمد للہ کہے دینا اور چھوڑنا کھیل اور تماشے بیہودہ اور
لوگوں کے ایذا دینے سے اور ہٹا دینا راہ سے اس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاویں اور
دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہاں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جنازوں کی نماز پڑھنی اور اون کے
ساتھ جانا اور بیمار پرسی کرنی اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے وعن انس رضی اللہ عنہ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ
والناس اجمعین متفق علیہ روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ ایماندار نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک وہ زیادہ
دوست نہ رکھے مجھ کو اپنے باپ اور اپنے بیٹے سے اور سب لوگوں سے محبت پیغمبر خدا کی یہی ہے
کہ دین کے امور میں اور ان کی سنت کی پیروی میں ان کی رضامندی کو ادا رکھے اور اپنی ذات اور
اہل و عیال اور مال باپ اور دولت اور حکومت ہر ایک دنیا میں محبوب چیزیں ہیں ان کی
متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے مثلاً جان و مال سب کچھ دے کر ان کا حق قائم رکھے
وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم

کہا عباس عبدالمطلب کے بیٹے حضرت کے چچا نے فرمایا حضرت نے چکھا مزا ایمان کا اوسنے جو
خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہونے پر اور خوش ہوا اسلام سے اپنا دین ہونے پر اور محمد سے
پیغمبر ہونے پر ف یہ تینوں چیزیں آدمی کے دل کی بیماریکو دفع کرتی ہیں اور گناہ کی ناپاکی
سے پاک کرکے بہشت کے رہنے کے لائق بناتی ہیں بغیر ان تینوں چیزوں کے آدمی سخت
مصیبت میں گرفتار ہوکر شیطان کا دوست بنکر دوزخ کے قابل ہوتا ہے وَعَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ رَضِیَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ
یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کی
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اوس
خدا کی جسکے قبضہ قدرت میں زندگی محمد کی ہے نہ سنا میرے احوال کو کسی ایک شخص نے اس
امت سے یہودی ہو وہ یا نصرانی ہو پھر مر گیا وہ ایمان نہ لا کر اوس دین کی طرف کہ میں
بھیجا گیا ہوں جدھر ہوگا وہ دوزخیوں سے ف حضرت آخر زمانہ کے نبی ہیں بھیجے گئے ہیں
تمام جن و انس کیطرف اب جو کوئی ان لوگوں سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ ایمان نہ لا کر
مریگا بیشک دوزخ میں پڑیگا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ
الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَطَاُ هَا
فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ کہا ابوموسی اشعری نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہیں
جنکے لیے دوہرا ثواب ہے ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی موسی یا عیسی علیہما السلام پر
اور ایمان لایا محمد علیہ السلام پر دوسرا وہ بندہ جو دوسرے کے ملک میں ہے جب ادا کیا
اوسنے حق اللہ تعالی کا اور حق اپنے مالک کا تیسرا وہ شخص کہ تھی اوسکے پاس ایک لونڈی

صحبت کرتا تھا اوسکے ساتھ پھر آداب سکھلاوے اوسکو اچھے آداب اور تعلیم کی اوسکو
نیک تعلیم بعد اوسکے اوسکو آزاد کرکے اپنی نکاح مین لایا سو اوس مرد کے لیے دوہرا ثواب ہے
ف ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو عمل کے سبب دوہرا ثواب ملا لیکن حقیقت یون ہے کہ
ایک عمل کے بدلے دوہرا ثواب ملیگا مثلاً ان تینون مین سے جو کوئی ایک روزہ رکھیگا دو روزے کا
ثواب پاویگا روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا
بِاللهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ
بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَ
مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ
مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ اِلَى اللهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ
عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور گرد اونکے جماعت تھی اصحاب کی بیعت یعنی عہد کرو میرے ساتھ اس
کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسیکو یعنی بت پرستی نکرو اور اوسکی صفت خاص مین کسیکو نملاؤ
اور عبادت دکھانیکو نکرو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور قتل نکرو اپنی اولاد کو جیسا جاہلیت
کرتے تھے مفلسی کے ڈر سے اور نکرو کسی پر بہتان کہ بنایا ہو اوسکو اپنے ہاتھ اور پانو نسے یعنی
اپنی ذات سے یا اپنے دل سے بدگمانی کرکے جھوٹ بناوے اور وہ آدمی اوس تہمت سے پاک ہو یا
بیحیائی سے منہ پر عیب لگاوے اور نافرمانی نکرو مشہور کامون مین یعنی جسکا حکم شرع مین
مشہور ہے سو جو کوئی وفا کریگا تم مین سے اس بیعت کو اوسکا اجر اللہ پر ہے یعنی اللہ ثواب
دیگا اور جو کوئی پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی عمل کیا سوائے شرک کے پس سزا پاویگا وہ
دنیا مین اور وہ کفارہ ہے اوسکے واسطے یعنی معاف ہوتی ہین گناہ اور پاک ہوتا ہے وہ اور
جسنے کیے وہ کام پھر چھپایا اونکو اوسپر اللہ نے پس اوسکا حکم اللہ پر ہے چاہے بخشے چاہے

سزا دی تحقیر سبقت کی سمجھے اور پہلے ان باتوں پر روایت کی بخاری اور مسلم نے عن ابی سعید الخدری
قال خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في اضحى او فطر الى المصلى فمر على النساء
فقال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال
تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين اذهب
للب الرجل الحازم من احداكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا
رسول الله قال اليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة
الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها قال اليس اذا حاضت لم
تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها متفق عليه

کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان کے
دن یا عید فطر کو عیدگاہ کیطرف پھر آئے عورتوں کی جماعت کے پاس فرمایا آپ نے کہ اے
گروہ عورتوں کے خیرات کرو یعنی کچھ دو اللہ کی راہ میں کیونکہ آگاہ کیا گیا ہوں کہ
تم میں سے اکثر دوزخی ہونگی پوچھا عورتوں نے اسکا کیا سبب ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ تم بہت
کوسا کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوندوں کی یعنی سو طرح کی
بھلائی اور سلوک تم سے کرتا ہے اگر ایک بات میں کچھ فرق آگیا اون سب سلوکوں کو تم
خاک میں ملاتی ہو نہیں دیکھا میں نے کسی کم عقل اور ناقص دین کو کہ کھو دیوے ہوشیار مرد
کی عقل کو تم سے زیادہ پوچھا عورتوں نے کیونکر ہماری عقل میں کمی اور دین میں نقص ہے
یا رسول اللہ فرمایا کیا نہیں ہے عورتوں کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا عورتوں نے
البتہ فرمایا پس یہ بات اونکی عقل کی کمی کے سبب سے ہے فرمایا حضرت نے کیا یوں نہیں ہے
کہ جب حیض ہوتا ہے عورت نماز روزے سے باز رہتی ہے کہا البتہ فرمایا سو یہی سبب ہے
اونکے دین کا نقصان ف کوسنا اور پھٹکار کرنا بہت برا ہے اوسکے سبب سے
آدمی گنہگار ہوتا ہے کسی کو نہ چاہیے کہ کسیکو پھٹکار کرے یعنی اللہ کی رحمت سے دور جانے

کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہیں کہ کیا ہوگا اسیواسطے حکم ہے کہ جبتک آدمی کے خاتمے کا حال
معلوم نہو اوسپر لعنت نکرے اگر کریگا اور وہ اس قابل نہیں تو وہ لعنت اوسی پر اولٹ پڑیگی
اگر کوئی کہے کہ عورتونکی عقل اور دین کا نقصان خدا کیطرف سے ہے اونکے کسب سے
نہیں پھر اونکا کیا قصور جواب اللہ نے اسی قصور کے سبب اونکے درجے کو مرد کے درجے سے
کم کیا اور یہی منظور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورتونکو عبادت کی کمی کا ثواب بھی
نہ ملیگا جیسا مردونکو بیماری اور سفر کے عذر سے ملتا ہے کیونکہ مرد کی نیت میں ہے کہ عبادت
ہمیشہ کیا کرے روایت کی بخاری اور مسلم نے وعن معاذ بن جبل قال قلت یا رسول اللہ
اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار قال لقد سألت عن عظیم وانہ
لیسیر علی من یسرہ اللہ تعالی علیہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰة
وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر
الصوم جنة والصدقة تطفی الخطیئة کما یطفی الماء النار وصلوٰة
الرجل فی جوف اللیل ثم تلا تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم
خوفا وطمعا حتی بلغ یعملون ثم قال الا ادلک برأس الامر وعمودہ وذروة
سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال رأس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰة وذروة
سنامہ الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ فاخذ
بلسانہ وقال کف علیک ہذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمؤاخذون بما نتکلم
بہ قال ثکلتک امک یا معاذ وہل یکب الناس فی النار علی وجوہہم
او علی مناخرہم الا حصائد السنتہم رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ
کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاؤ
مجکو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت میں اور باز رکھے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے
کہ بڑا سوال کیا تو نے بیشک یہ کام آسان ہے اوسپر جسپر اللہ آسان کرے پھر بتلایا کہ

عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکوٰۃ
اور روزے رمضان کے اور حج کر کعبے کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو نیکی کے دروازے
روزہ رکھنا ڈھال ہے یعنی برے کا مونہہ کو روکتا ہے نفس کے کم زور ہونے سے اور خیرات
کرنی ٹھنڈا کرتی ہے گناہ کی گرمی کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز پڑھنا آدمی کا آدھی
رات کو ایسا ہی ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَعْمَلُونَ
تک جسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ رات اوٹھنے والونکی تعریف کرتا ہے کہ جو لوگ
حقتعالیٰ کی رضامندی کیواسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہیں اور آرام کیوقت بسترونسے
اوٹھتے ہیں اونکے لیے نیک متقرر ہے ایسا کہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا پھر فرمایا
کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو دین کے کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون اور اونچائی اوسکے کوہان کی
کہا معاذ نے بلے فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہے اور کھنبا دین کے گھر کا
نماز ہے اور اونچائی اوسکے کوہان کی جہاد ہے یعنے کافرون اور سرکشون کو مارنے سے
دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو وہ چیز جس سے ان سب باتونکی
درستی ہو کہا میں نے ہان فرمائیے یا رسول اللہ پس پکڑی آپنے زبان اپنی اشارہ کیا
اوسکی طرف اور کہا کہ اسکو سنبھال رکھ میں نے پوچھا تعجب کرکے یا رسول اللہ ہم پکڑے
جاوینگے اون باتونکے سبب جو زبان سے نکالتے ہیں فرمایا روئے تجھپر تیری ماں اے معاذ
کیا نہیں گراوینگے آدمیون کو اونکے منہ دوزخ میں یا ناک کے بل اونکی زبانون کو
گھاس کوڑے یعنے بیہودہ باتین احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی وَعَنْ جَابِرٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ مَا الْمُوجِبَتَانِ
قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا
دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو چیزین ہیں کہ دو چیزون کو واجب کرتی ہیں پوچھا ایک شخص نے

یا رسول اللہ وے دونوں چیزیں کیا ہیں فرمایا آپنے کہ جو کوئی مریگا شریک کرکے اللہ کے
ساتھ کسیکو داخل ہوگا جہنم میں اور جو کوئی مرا اوس حال میں کہ اوسنے شریک نکیا اللہ کے
ساتھ کسیکو داخل ہوگا وہ بہشت میں اسے یا آخر کو روایت کی مسلم نے وعن ابی امامۃ رضی
ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما الایمان قال اذا سرتک
حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن قال یا رسول اللہ فما الاثم قال اذا
حاک فی نفسک شیء فدعہ رواہ احمد روایت کی ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ کسی شخص نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے ٹھیک ہونیکی کیا علامت ہے
فرمایا اگر خوش کرے تجھکو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجھکو تیرا برا عمل تو تو مومن ہے سوال کیا
اوس شخص نے یا رسول اللہ برا کام کسکو کہتے ہیں فرمایا آپنے جب کوئی چیز تیرے دل میں
خلش ڈالے یعنی تجھکو تردد ہو جائے اور تیرے دل کو اوس کام سے مسرت نہو تو چھوڑ دے
اوسکو یعنی یہی نشانی ہے اسکی کہ اوس میں برائی ہے ف دوسرے مقام میں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کام میں تو تردد ہو تو اپنے دل سے فتوے طلب کر اسکا
مطلب یہ ہے کہ مومن متقی کا دل ایمان کے نور سے مثل آئینے کے ہوتا ہے جب کسی بات میں
حکم قرآن اور حدیث اور اجماع امت کا پایا نجاوے اور قول علما کا مختلف ہو تو مومن
اپنے دل سے صلاح کرے جو وہ حکم کرے عمل میں لاوے مگر یہ حال مسلمان کا نہیں ہے
وعن عمرو بن عبسۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ
من معک علی ہذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام
واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام
افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان
افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوۃ افضل قال طول
القنوت قال قلت ای الہجرۃ افضل قال ان تہجر ما کرہ

سَرِیَّتُكَ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِیْقَ دَمُهٗ
قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی
عمرو ابن عبسہ رضی اللہ عنہ نے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یعنی جب
ورے مکے میں تھے پھر پوچھا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے تمہارے
ساتھ اس کام میں یعنی تمہارے موافق دین اسلام میں فرمایا حضرت نے ایک مرد آزاد
اور ایک بندہ یعنی اس کام میں میرا ساتھی ہے ابوبکر رضی اور بلال رضی اور بعضے کہتے ہیں
کہ حر سے مراد جمیع مرد آزاد اور عبد سے مراد جمیع بندہ یعنی اس دین کے کام میں دونوں
قسم کے لوگ میرے شریک ہونگے پوچھا میں نے اسلام کیا چیز ہے فرمایا خوبی اور نرمی
کلام میں اور کھانا کھلانا آدمیوں کو یعنی تواضع اور سخاوت کہ دونوں وصف کامل
ہیں اسلام کے ایک اپنی ذات سے علاقہ رکھتا ہے ایک دوسروں کی کہیں اور صفتوں
کو بھی اسلام کے حق میں آپ نے بیان کیا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ جس وقت میں جس
شخص کے جو صفت مناسب جانا وہ کہدیا کہ اوسپر اوسکو زیادہ لحاظ رہے اور اوس میں
کمال حاصل کرے جیسا طبیب ہر شخص کے سخت مرض کے موافق پہلے بتلاتا ہے
پوچھا میں نے کیا چیز ہے ایمان فرمایا صبر اور سماحت یعنی گناہ کے کاموں پر صبر کرنا
اور فرمانبرداری کے کاموں میں جوانمردی کرنی کہا پوچھا میں نے کہ کونسا کام
اسلام میں افضل ہے کہ مسلمان کو چاہیے فرمایا ایسا کام کرنا کہ اوسکے ہاتھ اور
زبان سے مسلمانوں کو اذیت نہ پہونچے کہا پوچھا میں نے کون سا کام ایمان کا بہتر ہے
فرمایا نیک خلق ہے یعنی اوس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور خلق کے
نفع پہونچانے کو بہت سخت ہے کہا پوچھا میں نے کون سی نماز افضل ہے یعنی
نماز کے رکنوں میں کونسا رکن فرمایا درازی قیام کی یعنی دیر تک کھڑے ہو کر
قرآن پڑھنا کہا پوچھا میں نے کون ہجرت افضل ہے فرمایا کہ چھوڑ دے اوس چیز کو

بڑا جاننا جسکو تیرے پروردگار نے کہا پوچھا مین نے پس کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ کونچ کاٹے جاوین اوسکے گھوڑے کے اور خون بہایا جاوے اوسکا یعنی گھوڑا اور آپ وے دونون جہاد مین کام آوین کہ دنیا کے فائدون سے بے نصیب جاوے کہا پوچھا مین نے کون وقت افضل ہے فرمایا پچھلی رات کا بیچ روایت کی احمد نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی معاذ ابن جبل رض نے کہ اونسے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایمان کی اچھی چیز سے فرمایا یہ ہی کہ جسکو دوست رکھے تو اللہ کے واسطے دوست رکھے اور جسکو دشمن رکھے تو اللہ کیواسطے دشمن رکھے اور لگا رکھے اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین پوچھا معاذ نے وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا دوست رکھے تو آدمیون کے واسطے وہی جو دوست رکھے اپنے واسطے اور ناپسند رکھے تو اونکے لیے جو ناپسند رکھے اپنے لیے یعنی سب کا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواہی نکرے روایت کی احمد نے

## فصل شرک اور کبیرہ گناہونکے بیان مین

تھوڑی حقیقت شرک اور کبیرہ گناہونکی یہان ایمان کے باب کے بیچ مناسب ہوا کہ لکھی جاوے تو مسلمان ان باتونکو برا جانکر چھوڑ دین اور اپنے ایمان پر قائم رہین نہین تو خلل آجاویگا اور اونکا ایمان جاتا رہیگا کبیرہ اوسکو کہتے ہین کہ شرع مین جسکے واسطے حد مقرر ہوئی ہے یا اوسپر وعید واقع ہوا ہی قرآن شریف یا حدیث صحیح کی روسے ممانعت ہوئی ہی دلیل قطعی سے یا حدیث مین لعنت ہوئی ہو اوسکے کا فر کہا ہی یا اوسکا فساد اور اوسکی برائی پہونچ جاوے اون گناہون کبیرہ تک

جنکا شرع مین صاف حکم ہی جو اوسکے سوا ہی وہ صغیرہ ہے اور صغیرہ اوسکو کہتے ہین
کہ جسکو شرع مین منع کیا ہی یا جو چیز شرع مین مقرر ہے اوسکے برخلاف ہو کر اوسکے کرنیسے
دین مین جو طریقہ مقرر ہی اوٹھہ جاوی اور کبیرہ کے درجون مین تفاوت ہی بعضا بعضے سے سخت تر
ہی سترہ گناہ جو حدیث مین آئے ہین وے یہ ہین چار گناہ دل سے تعلق رکھتے ہین ایک
شرک اللہ کا اوسکی کئی صورتین ہین پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب ہونے مین
دوسری عبادت مین تیسری مدد چاہنے مین چوتھی علم مین پانچوین قدرت مین چھٹی حکم
چلانے مین ساتوین پیدائش مین آٹھوین پکارنے مین نوین قول مین دسوین
نام رکھنے مین گیارھوین ذبح مین بارھوین نذر مین تیرھوین لوگونکے کامون سے
سپرد کرنے مین دوسرا کبیرہ گناہ ہٹ کرنیکی نیت کرنی تیسرا ناامید ہونا اللہ کی رحمت
سے چوتھا بے پرواہ ہونا اللہ کی پکڑ سے اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہین پہلا
جھوٹی گواہی دینی دوسرا زنا کی گالی دینی نیک مرد یا نیک عورت کو تیسرا جھوٹی قسم
کھانی چوتھا جادو کرنا تین گناہ پیٹ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا شراب پینا دوسرا یتیم کا
مال کھانا تیسرا سود لینا دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا
زنا دوسرا لواطت اور دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا ناحق کسیکو مار ڈالنا
دوسرا چوری کرنی اور ایک گناہ پانوسے علاقہ رکھتا ہی بھاگنا کافرونسے لڑائی
مین اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہی نافرمانی کرنی مان باپ کی اور دکھ دینا
اونکو سوائے انکے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہین سچا جاننا کاہن یعنی نجومیون کو
گالی دینی رسول علیہ السلام کو اور بد کہنا قرآن شریف کو اور برا کہنا فرشتونکو اور
انکار کرنا اونسے اور ٹھٹھا کرنا اونسے اور منکر ہونا دین کی ضروریاتون سے
اور ترک کرنا نماز کو اور زکوۃ کو اور روزہ اور حج کو اور پہلے پڑھ لینا نماز کو وقت سے
اور پیچھے وقت سے پڑھنا بلا عذر شرعی اور لڑائی کرنی مسلمانونسے ناحق اور جھوٹھ

باندھنا پیغمبر پر اور بد کہنا اصحاب پیغمبر کو اور اہل بیت پیغمبر کو اور گواہی چھپانی بلا عذر
اور رشوت لینی اور جھگڑا ڈالنا جورو اور خاوند میں اور چغلی کھانی سرداروں کے پاس اور
مال لینا کسیکا ایک دینار کے اندازپر یا اوس سے زیادہ اور رمضان کا روزہ توڑنا بلا عذر اور
اپنا بیت گزشتہ کو توڑنا چوری کرنی تول میں باز رہنا امر معروف اور نہی منکر سے قدرت رکھتے
بھلا دینا قرآن پڑھے ہوئے اور یاد کرنیکے بعد جلا مارنا جاندار کا آگ سے نافرمانی کرنی عورت کو
خاوند کے حق میں چھپانی عالموں کی سور کا گوشت کھانا نشے کی چیز کھانی یا پینی نکاح
کرنا محارم سے یعنے جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام ہیں جوا کھیلنا ہجرت
نکرنی کفار کے ملک سے دوستی اور خیر خواہی کرنی کافروں کی بد کہنا ماں باپ کو
چھوڑ بیٹھنا جہاد کا باوجود اوسکے کہ کافروں کا غلبہ ہوا اور اپنے تئیں قدرت ہو اور لوگوں کے
مال میں سے چوری کرنی عن عبد اللہ بن مسعود رض قال قال رجل یا رسول اللہ ای
الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان
تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزانی حلیلۃ جارک
فانزل اللہ تصدیقھا والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اخر ولا یقتلون النفس
التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ روایت کی عبد اللہ بن مسعود رض
نے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ
ٹھہراوے تو اللہ کیواسطے اوسکا مانند حالانکہ اوسی نے پیدا کیا ہے تجھکو پوچھا اوسنے
پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ کھاتا ہے وہ تیرے
ساتھ پوچھا یہ پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے
پس بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان کلموں کے سچ کرنیکو جو لوگ نہیں پکارتے ہیں اللہ کے
ساتھ دوسرے معبودوں کو اور نہیں قتل کرتے ہیں اوسکو جسکے قتل کو اللہ نے
منع کیا مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہیں آیت کے آخر تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ کلام الٰہی میں مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہی اور یہ قیدیں جو لگائی ہیں سو اون
چیزونکی زیادہ برائی اور سختی ظاہر کرنی منظور تھی یا سائل کے احوال کو لحاظ کرکے یون فرمایا
گیا وسکو فائدہ بخشے بخاری اور مسلم نے روایت کی عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن
قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل
مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ
روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ رہو
سات خصلتین ہلاک کرنے والیون سے پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا چیزین ہین وے
فرمایا شرک کرنا اللہ سے اور جادو کرنا اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جسکو اللہ نے
حرام کیا ہے مگر حق پر اور کھانا سود کا اور چکھنا یتیم کے مال کا اور پیٹھ دینا لڑائی کے دن
کافرون سے اور تہمت لگانی زنا کی نیک ذات مسلمان عورتون کو جو واقف
نہین ایسے کام سے ف جادو سکھانا بھی جادو کرنیکے برابر ہے بعضے کہتے ہین
کہ سیکھنا جائز ہی دفع شر کی نیت سے اور خیالی نے شرح عقائد کے حاشیے میں لکھا ہی
کہ سحر کرنا کفر ہے باتفاق صحابیون کی ایک جماعت نے جادوگر کو قتل کا حکم کیا ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث ہوئی کفر کا تو مار ڈالا چاہیے کرنی والیکو اگر توبہ
نکرے اور فال دیکھنا غیب کی بات کہنی اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا اور پوچھنا فال
کھولنے والے اور نجومی اور رمال اور شعبدہ باز سے اور یہ علم سکھانی اور ان علمونسی
کمائی کھانی سب حرام ہی مسلمانونکو ہرگز نہ کیا چاہیے اگرچہ کوئی چیز کی تاثیر نہین اور سب
اوسکی تقدیر سے ہی ہر مومن کو لازم ہی کہ ہر چیز کی تاثیر سبب الٰہی ذوالاالمد تعالی کو جانے
اور ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھے دوسری طرف نہ بھٹکے وعن عبد اللہ بن عمر رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن

ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربها وهو مؤمن ولا ینتهب نهبة یرفع الناس الیه فیها ابصارهم حین ینتهبها وهو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وهو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیه وفی روایة ابن عباس لا یقتل حین یقتل وهو مؤمن قال عکرمة قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منه قال هکذا وشبک بین اصابعه ثم اخرجها فان تاب عاد الیه هکذا وشبک بین اصابعه وقال ابو عبد الله لا یکون هذا مؤمنا تاما ولا یکون له نور الایمان هذا لفظ البخاری ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا نہیں کرتا ہے کوئی زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور چوری نہیں کرتا ہے کوئی چور جب چوری کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور شراب نہیں پیتا ہے کوئی شرابی جب وہ شراب پیتا ہے اور وہ مومن ہے اور لوٹتا نہیں کوئی لوٹ کر اوٹھاویں لوگ اپنی نگاہوں کو اوسکی طرف جبکہ وہ لوٹتا ہے اور وہ مومن ہے اور چوری نہیں کرتا ہے لوٹ کے مال سے تم میں کا کوئی جب کرتا ہے اور وہ مومن ہے سو دور رکھو دور رکھو اپنے تئیں ان گناہوں سے نقل کیا بخاری اور مسلم نے اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ عبارت بھی آئی ہے اور نہیں مار ڈالتا کوئی جب مار ڈالتا ہے اور وہ مومن ہے کہا عکرمہ نے ابن عباسؓ کو کیونکر علیحدہ کیا جاتا ہے اس شخص کا ایمان کہا اسطرح اور ڈالیں ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھر نکالا انکو پس اگر توبہ کیا پھر پلٹتا اوسکی طرف اسطرح پھر ڈالیں انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنی بخاری نے کہ نہیں ہے وہ شخص مومن کامل اور نہیں باقی رہتا ہے اوسکے واسطے ایمان کا نور اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا وعن صفوان بن عسال قال یهودی لصاحبه اذهب بنا الی هذا النبی فقال له صاحبه لا تقل نبی انه لو سمعک لکان له اربع اعین فاتیا رسول الله فسألاه

آیات بینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لا تشرکوا باللہ شیئا
ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببری الی
ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا
للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیہود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلا
یدیہ ورجلیہ وقالا نشہد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالا ان
داؤد علیہ السلام دعا ربہ ان لا یزال من ذریتہ نبی وانا نخاف ان
تبعناک ان یقتلنا الیہود رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی روایت
ہے صفوان عسال کے بیٹے سے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے یار سے چل
مجکو اوس نبی علیہ السلام کے پاس جواب دیا اوسکو اوسکے یار نے مت کہہ اوسکو
نبی اسواسطے کہ اگر وہ سنیگا تیرے اس کلمہ کو بیشک ہو جاوینگی اوسکی چار آنکھیں یعنی خوش
ہو جاویگا یا امیدوار ہوگا کہ ہم اوس سے ہدایت پاوینگے پھر آئے وے دونوں رسول اللہ کے
پاس اور پوچھا اونھوں نے نو علامتوں سے جو مشہور تھیں پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم یہ مت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری مت کرو
اور زنا مت کرو اور قتل مت کرو کسیکو کہ اللہ نے جسکو منع کیا ہے مگر حق پر اور مت پہونچاؤ
نیک کار کو حاکم پاس اسلیے کہ وہ مار ڈالے اوسکو اور مت کرو جادو اور مت کھاؤ
سود اور مت دو گالی زنا کی نیک عورتوں کو اور پیٹھ مت دو بھاگنے کو لڑائی کے دن اور لازم
ہے تمپر جو یہود ہو کہ بیجا کام مت کرو سنیچر کے دن کہا صفوان نے کہ چوم لیا اون دونوں
نے ہاتھوں اور پاؤں کو حضرت کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تو نبی ہے
فرمایا حضرت نے پھر کون سی چیز ہے کہ وہ باز رکھتی ہے تمکو میری متابعت سے کہا
اون دونوں نے کہ دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس بات کی کہ
ہمیشہ ہوا کرے اوسکی اولاد سے نبی اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم مان لیں تمہارا حکم تو مار ڈالینگے

ف یہ کہنا ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو روایت کی یہود
یہودیوں کا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایسی دعا کی ہے محض افترا اور جھوٹ ہے کیونکہ
عقل مین آوے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توریت اور زبور مین نہ پڑھا ہو کہ محمد
علیہ السلام خاتم النبیین ہونگے اور انکا دین سب دینون کو باطل کریگا پھر ایسی
دعا کرین اور ایسے کہتے ہین کہ یہود قایل تھے کہ حضرت عزیر بھی نبی ہین اسی پر حضرت
نبی الامیین کہتے تھے سوا نبی اس بات پر بھی ظلم ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ
کی نسبت دینی ہرگز مناسب نہین اسطرح کہ حضرت نے دعوی کیا ہو کہ مین تمام
لوگون پر بھیجا گیا ہون تو انکو لازم ہے کہ اوسکو سچ جانین اور اسپر ایمان لاوین
وعن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعشر کلمات
قال لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان
امراک ان تخرج من اھلک ومالک ولا تترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان
من ترک الصلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولا تشربن خمرا
فانہ راس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ وایاک والفرار
من الزحف وان ھلک الناس واذا اصاب الناس موت وانت فیھم
فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولا ترفع عنھم عصاک
ادبا واخفھم فی اللہ رواہ احمد روایت ہے معاذ سے کہا کہ نصیحت کی
مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا شریک
مت کیجیو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے تو
اور نافرمانی نکر اپنے ماں باپ کی دکھ نہ دے اونکو اگرچہ وہ کہین کہ جدا ہو جا تو
اپنی قبیلہ سے اور اپنے مال سے اور ترک نکر فرض نماز کو جان بوجھکر کیونکہ جو کوئی ترک
کرتا ہے نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق الگ ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور ہرگز

نہ پی شراب کیونکہ پینا شراب کا سر ہے سب گناہوں کا اور دور رکھ اپنے تئین گناہ سے
پس بیشک گناہ کرنے سے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور بچا رکھ آپکو بھاگنے سے
کافرونکی لڑائی مین اگرچہ مارے جاوین لوگ اور جب پہونچ جاوے آدمیونکو
موت اور تو اونمین ہو تو ٹھہرا رہ وہان اور زیادہ دے اپنے اہل و عیال کو
حق واجبی سے اور نہ اوٹھا لے اپنی لاٹھی اون پر سے ادب کے لیے اور ڈرا اونکو
اللہ کے حکمون سے کہا احمد نے وَعَن حُذَیفَۃَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَھدِ
رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الیَومَ فَاِنَّمَا ھُوَ الکُفرُ وَالاِیمَانُ
رَوَاہُ البُخَارِیُّ روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو صاحب سر ہین پیغمبر خدا کے
اور وے جانتے تھے منافقون کو کہا اونھون نے کہ نفاق پیغمبر خدا کے وقت مین تھا
اب یعنے ہمارے وقت مین نہین ہے مگر کفر ساتھ ایمان کے ف حضرت کے وقت مین
لوگ تین قسم کے تھے مومن کافر منافق اور منافقون کا حکم اوس زمانے مین یہ تھا
کہ اونکو مسلمان کہتے تھے کچھ روک ٹوک نہ تھا اور یہی اوس وقت مصلحت جانتے تھے
اب وہ حکم نہ رہا اگر کسی پر ثابت ہو کہ وہ ظاہر مین مسلمان ہے اور چھپا کر کفر کے
کام کرتا ہے تو اوسکو قتل کرنا چاہیے کفر کے حکم اوسپر جاری ہونگے نقل کیا
بخاری نے اور اسی طرح کبیرہ ہے تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھکر اوسپر عمل
نکرنا مسجد کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی گٹنا یا کرنا فاسقون اور بدعتیون
سے بیخوف فتنہ اور توقیر خوشامد کرنی بغیر علم فتوے دینا بدون طہارت
طہارت کرنی عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی صورت بنانا عورتونکو عورت
سے مساحقہ کرنا یعنے چپٹی لڑنی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا چھاتی کوٹنی قبرونکی
تعظیم کے لیے روشنی کرنی کافرون کے رسومات بجا لانے نسب سے خارج ہونا
یا داخل ہونا سید وغیرہ بنکے یا اصل جانکر داڑھی منڈانی بیوہ عورتونکو نکاح ثانی سے

باز رکھنا برادری اور قومیت کے ننگ و عار سے

## فصل تقدیر کے بیان میں

اب تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب تھوڑا یہاں بیان ہوتا ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایمان لاویں اسپر کہ جو کچھ جہان میں ہوتا ہے نیکی یا بدی لوگوں کے عمل سے خواہ اور کچھ سب اللہ کی تقدیر سے ہے اور حق تعالےٰ نے موجودات کو ازل میں تقدیر کیا اور سب اوسکے مخلوق ہیں باوجود اسکے بندوں کو اونکے کام میں ایک اختیار ہے جسپر ثواب اور عذاب ملتا ہے اور اس مسئلہ کا بیان مفصل علم کلام کی کتابوں میں لکھا ہے یہاں جسقدر کہا چاہیے یہ ہے کہ بلاشبہ آدمی کی ذات میں ایک صفت کہی ہے جسکو اختیار کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر اپنے شوق کی خواہش کو یا کراہت طبیعت کو ایک کام کے کرنے یا نکرنے پر ایک جانب کو غالب کرتا ہے برخلاف اوسکے جیسے تھرتھری کا مرض کہ اوسمین اپنا کچھ اختیار نہیں پس اس تقریر سے جبریہ کا مذہب جو کہتے ہیں کہ آدمی کی حرکاتیں مثل پتھر کی حرکات کے ہیں باطل ہوا اور یہ تو پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ سب چیزیں ازل میں مقدر ہوچکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادہ سے پیدا ہوتی ہیں پس اس تقریر سے قدریہ کا مذہب بھی جو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنے والا ہے اور وہ اپنے کام میں مستقل ہے جاتا رہا پس حقیقت حال جبر اور قدر کے درمیان ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے لاجبر ولا قدر ولکن امر بین امرین حقیقت میں اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرتے ہیں اسباب اور شرائط کے موافق جاری ہونے عادت کے پیدا کرتے ہیں جیسا آگ جلانے کو اور ہضم کرنے کو اور پانی تر کرنے کو اور ہوا سکھانے کو اور کھانا آسودہ ہونے کو اور تلوار کاٹنے کو یہ سب اوسی کی پیدائش ہے لیکن ان اسباب کے وسیلہ سے اور اگر چاہے بے وسیلہ اور بے سبب بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود سبب کے بھی

پیدا کیے آدمی میں قصد اور اختیار اوسکا سبب بڑا ہے کہ حق تعالیٰ اوس سبب سے
افعالون کو اوسکے پیدا کرتا ہے اور پیدا کرنے والا سبکا وہی ہے اسباب اور مسببات
اور شرائط اور مشروطات کا پیدا ہونا یہ سب اوسکے قضا اور قدر کے احاطے میں ہے
کچھ اوس سے باہر نہیں امر و نہی اوسکی ربوبیت اور بندونکی عبودیت کی رو سے ہی ثواب
اور عذاب بتصرف ہی اپنی ملکیت میں یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَلَا یُسْئَلُ
عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بھید ہے کہ انبیا اور اولیا کو
اسپر مطلع نہیں کیا اور یہ بھید سوای دار جنت کے کہین ظاہر نہوگا وہان کھل جائیگا کہ وہ
مقام ظاہر ہونیکا ہی اور ظاہر ہی کہ سرور انبیا اور خلاصہ اولیا یعنی ہمارے پیغمبر محمد مصطفی
صلوٰۃ اللہ علیہ اس حکم سے الگ ہونگے کیونکہ تمام علم پہلون کا اور پچھلون کا اونکو
دیا گیا ہی کہ بالکل جزو کی حقیقت او پر روشن ہوگی واللہ اعلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال
حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ
خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ
یَکُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْهِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ
وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ
لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ
فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ
عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے وہی ہیں سچے اور سچے کیے گئے کہ خلقت ہر ایک کی تم میں جمع کی گئی ہے اوسکی ماں کے
پیٹ میں چالیس دن بصورت نطفہ کے پھر ہوتا ہے علقہ اتنی مدت تک پھر ہوتا ہے مضغہ
اتنی مدت تک پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف فرشتہ چار باتون کی ساتھہ لیکر

لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل کو بندے کے کہ کیا کیا کام کریگا اور اوسکی عمر کو کہ کتنی مدت جیئیگا اور اوسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزین کھائے پیئےگا اور وہ بدبخت ہے یا نیک بخت پس پیچھے پھونکتا ہے اوسمین روح پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے برابر کوئی نہین تحقیق تم مین سے ایک عمل کرتا ہے بہشتیون کے عمل یہانتک کہ رہ جاتا ہے درمیان اوسکے اور بہشت کے ایک بالشت کا فرق پس سبقت لیجاتی ہے اوسپر کتاب یعنے اوسکی سرنوشت سو عمل کرنے لگتا ہے دوزخیون کے عمل پھر داخل ہوجاتا ہے دوزخ مین اور تحقیق تم مین کوئی عمل کرتا ہے دوزخیون کے عمل یہانتک کہ رہ جاتا ہے اوسکے اور دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا فرق پھر سبقت لیجاتی ہے اوسکو کتاب یعنی اوسکی قسمت کا لکھا پھر عمل کرنے لگتا ہے بہشتیونکے عمل پس داخل ہوجاتا ہے بہشت مین ف اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالی قادر ہے کہ ایسی ایکدم مین پیدا کردے مگر درجہ بدرجہ کے بڑھانے مین بڑی حکمت ہے کہ وہ ایک دفعہ کے پیدا کرنے مین نہین ہوتی اور بندونکو بھی گویا تعلیم ہوئی کہ کوئی کام جلدی کا خوب نہین آہستگی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہونچے خواہ مرتبہ دنیا کے ہون خواہ دین کے اور معلوم ہوا کہ نجات خاتمے پر موقوف ہے اور عذاب بھی اگرچہ رحم اور کرم سے اللہ تعالے کے نیک کارونکا برا ہوجانا بہت کم ہے اور بدکارونکا نیک ہوجانا بہت زیادہ ہے بعضے اس حدیث سے اپنے عمل مین سستی کرتے ہین یہ سمجھکر کہ اگر ہم سعید ہین تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا اور اگر شقی ہین تو بھی اور عبادت کچھ کام نہ آویگی چنانچہ بعضے اصحابون نے بھی یہ سمجھا تھا حضرت نے اونکو فرمایا کہ عمل کیے جاؤ ہر شخص کو اوسکے کام کی توفیق دی گئی ہے اور قضا و قدر کی بات سنکر عمل کا انکار کرنا بیجا ہے علاوہ تمکو ظاہر مین شریعت کے احکام بھلے اور برے معلوم ہو چکے پس اب اونپر لحاظ کرکے عمل کرو دیکھو اگر ایسا ہو تو امر و نہی کا فرمانا اور پیغمبرون کا بھیجنا

بیفائدہ ٹھہرے یہ بھید بہت مشکل ہے کسی کی عقل وہان نہیں پہونچ سکتی بندے کو یہی اقرار
چاہیے باقی اللہ تعالی مالک ہے جو چاہے کرے اپنے ملک مین جسطرح چاہے تصرف
کرے جسے چاہے جہان لیجاوے اور کہتے ہین کہ اسمین تو عجیب ہمیشگی کی ہے
عبادت پر اور نیچے رہنا گناہون سے اس وحشت کے سبب کہ شاید یہی دم آخر ہو
اور خاتمہ بخیر ہو جاوے اور یہ بات اچھی ہے برخلاف اونکے جو تقدیر کا حال سنکر
عمل سے دست بردار ہوئے یا اوسمین سستی کرتے ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سچ ہے یہ کہ بندہ عمل کرتا ہے اہل دوزخیونکے اور حالانکہ وہ بموجب حکم ازل کے
بہشتیون سے ہے اور عمل کرتا ہے اہل بہشتیون کے اور حالانکہ وہ حقیقت مین
دوزخیون سے ہے نہین ہے اعتبار عملون کا مگر خاتمے پر یعنی جس عمل پر خاتمہ ہوا اوسیکا اعتبار
ہے نقل کیا بخاری اور مسلم نے روایت ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اونہون نے
کہ بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی لڑکی کے جنازے پر مین کہ نماز
پڑھین پس کہا مینے یا رسول اللہ خوشا حال اس لڑکی کے یہ چڑیا ہے بہشت کی
چڑیون سے اوسنے کچھ برائی نہین کی اور نہین پہونچی اوسکو پھر فرمایا حضرت نے
واقعی ہے جو تو کہتی ہے یا سوا اسکے پیشتر ٹھیک حکم اسپر نہین ہو سکتا کیونکہ
وجہ اوسکی پوشیدہ ہے اے عائشہ سچ ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک گروہ کو واسطے
بہشت کے پیدا کیا اونکو اوسکے لیے جس حال مین کہ وے اپنے باپون کی
پیٹھون مین تھے اور پیدا کیا دوزخ کے لیے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا اونکو اوسکے واسطے
جس حال مین کہ وے اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے نقل کیا مسلم نے اس حدیث سے
ظاہر ہے یہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کا جانا برائی اور نیکی پر موقوف نہین بلکہ
کسی کی تقدیر سے علاقہ رکھتا ہے اگرچہ کسی نے برائی نہین کی لیکن اگر وہ دوزخی ہے
ازلی تو دوزخ مین جاویگا اور کسی نے نیکی نہین کی اگر وہ بہشتی ہے ازلی تو بہشت مین

جاوے گا غرض کسی کے حق مین ٹھیک حکم نہین ہو سکتا مگر اہل دین کے اجماع سے
یون معلوم ہوا ہے کہ مسلمانونکے لڑکے بہشت مین جاوینگے اور کافرونکے
لڑکون کے واسطے تین قول ہین پہلا یہ کہ دوزخ مین ڈالے جائینگے کیونکہ مان باپ کے
شامل عضو ہین دوسرا یہ کہ توقف ہی تیسرا یہ کہ بہشت مین جاوینگے بہشتیونکے خدمتگار ہوکر
وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما منكم من
احد الا وقد كتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا يا رسول الله افلا
نتكل على كتابنا وندع العمل قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له اما من كان
من اهل السعادة فسييسر لعمل اهل السعادة واما من كان من اهل الشقاوة
فسييسر لعمل اهل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى
فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى
متفق علیہ روایت ہے علی مرتضی علیہ السلام سے کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہین کوئی تم مین کا ایسا کہ نہین لکھا گیا ٹھکانا اوسکا دوزخ مین اور ٹھکانا اوسکا جنت مین
یعنے ہر ایک کیواسطے جگہ بہشت یا دوزخ مین لکھی گئی ہے عرض کیا صحابہ نے پس کیا ہم
اعتماد نکرین اپنی کتاب پر اور ترک نکرین اپنے عمل یعنے جب عمل کے پہلے جگہ مقرر
ہو چکی تو عمل کا کیا فائدہ فرمایا حضرت نے عمل کرتے رہو ہر کسی کو توفیق دی گئی ہے
اوس چیز کی جسکے واسطے وہ چیز پیدا کی گئی ہے مگر جو نیکبخت ہین پس توفیق دی گئی ہے
اوسکو نیکبختون کے عمل کی اور جو بدبخت ہین سو توفیق پائی ہے اونسے بدبختون کے
کام کی پھر پڑھا آپ نے اس آیت کو سو جسنے دیا یعنے حق اوپر مال کا یا عبادت کا تھا اوسکو
ادا کیا اور سچ جانا بھلی بات کو یعنی کلمۂ توحید کو یا دین اسلام کو یا کلام اللہ کو سو سہج سہج
پہونچا وینگے ہم اوسکو آسانی مین یعنی ایسے عمل اوس سے کرواوینگے جس سے وہ اوسکو بہشت مین لے جاوینگے
اور جسنے نہ دیا یعنی مال یا عبادت بچا رکھا اور جھوٹھ جانا بھلی بات کو سو سہج سہج پہونچا وینگے

ہم اوسکو سختی میں یعنی اچھے کام سے منہ موڑا اور دنیا کی لذتوں پر پھسلا کر کلمۂ توحید
یا اسلام یا قرآن شریف سے منکر ہوا توفیق دینگے ہم اوسکو بُرے عملوں کی جس سے
وہ دوزخ میں پڑے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے مقرر ہونا ان کاموں کا
اللہ تعالے کی تقدیر میں عمل کے ترک کرنے کا باعث نہیں ہے کیونکہ اوس پروردگار نے
اپنی خاوندی کی رو سے کرنے اور نکرنے کا حکم جاری کیا بندوں کو بندے ہونیکے
سبب اوسکا قبول کرنا لازم ہوا اور عمل کو نشانی مقرر کی ہے بدبختی اور نیکبختی کی
اور یہ بھی اوسکی تقدیر میں داخل ہے پھر جسکی تقدیر میں لکھا ہے کہ وہ عمل کرے گا
کرتا ہے اور جسکی تقدیر میں لکھا ہے نکرے گا نہیں کرتا باقی ثواب اور عذاب یہ اوس
مالک کا تصرف ہے اپنے ملک میں پس یہاں یہ بات کسی کی کہ عمل کیوں کریں ٹھیک نہیں
عن ابی خزامة عن ابیه قال قلت یا رسول الله ارایت رقی نسترقیها ودواء
نتداوی به وتقاة نتقیها هل ترد من قدر الله شیئا قال هی من قدر الله رواه
احمد والترمذی وابن ماجة ابی خزامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا
اونھوں نے کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ بتائیے ہمکو منتروں کا احوال جو پڑھواتے ہیں ہم
اوسکو اور دوا کا جو کرتے ہیں ہم اوسکا اور بچاؤ کا کہ بچتے ہیں ہم اوس سے کیا رد کرتی ہیں یہ
چیزیں اللہ تعالی کی تقدیر سے کچھ فرمایا آپ نے یہ چیزیں اللہ تعالی کی تقدیر سے ہیں
روایت کی اوسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی
چیز اللہ تعالے کی تقدیر سے الگ نہیں اگر تقدیر میں ہو اور اللہ نے چاہا ہے کہ
بیماری اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اوسکا اسباب بھی درست ہو جاینگا یہ سب چیزیں
شرطیں اور اسباب ہیں یہ سب تقدیر میں لکھی ہیں اور رقی کہتے ہیں پھونکنے کو
اور تعویذ کو جسے بازو یا گلے میں باندھتے ہیں حکم اوسکا یہ ہے کہ اگر وہ پھونک
قرآن شریف کی آیت یا دعاے ماثورہ سے ہے تو درست ہے نہیں تو حرام دعا ماثورہ

کہتے ہین اسکو جو بزرگون سے نسبت رکھتی ہی مگر اوسمین کوئی لفظ خلاف شرع نہو یعنے استعانت بھوت پری دیو وغیرہ سے نہو عن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ حب الرمان فقال ابہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ عن عمرو بن شعیب کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا وقدر کے مسئلہ مین سو غصہ کیا حضرت نے یہانتک کہ سرخ ہوگیا چہرہ مبارک جیسا کہ دانے انار کے دانون کو آپکے رخسار پر نچوڑا ہو پھر فرمایا کیا تمکو حکم ہوا ہی یا اس کام کو مین بھیجا گیا ہون تمہاری طرف ہلاک ہوئے تھے لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان باتونکی بحث کی سبب قسم دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہون مین تمکو اس بات مین کہ نہ جھگڑو اس مقدمے مین روایت کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو چاہیے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالی کی تقدیر سے خالی نہین سب کچھ وہان لکھا ہوا ہی اور اوسمین گفتگو اور بحث ناپسند ہے کیونکہ یہ اسرار الٰہی ہے آخر ایمان مین خلل آجائیگا غضب الٰہی مین پڑجائیگا یا اللہ اپنے فضل وکرم اور آخر زمانے کے نبی برحق کی عزت کے طفیل سے ہمکو اور سب مومنین اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتون پر خوب قائم رکھ اور گمراہونکی گمراہی اور مخالفون کی مخالفت سے بچا آمین ثم آمین یارب العالمین ؁

## دوسرا باب سنت کے بیان مین

ہر مسلمان کو چاہیے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لاکر یہ ڈھونڈھے کہ اس دین مین کون کون کام کرنا چاہیے جس سے اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہوگی اور کیا نہین

قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہوتی ہین خود اون دونون کو
پڑھے سمجھے یا کسی سے اونکے معنی پوچھے اور یاد رکھے اور اون پر اعتقاد لاوے اور عمل کرے
اور ہر کام مین پیروی اپنے نبی صلعم کی مقدم رکھے اور بدباتون سے اور بری رسمون سے
جو پیچھے لوگون نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالی ہین اگرچہ باپ دادا
یا دوست آشنا یا پیر و مرشد اوسے کرتے ہون دور رہے اور بھاگے کیونکہ قیامت کے دن
رسول ہی کی پیروی کی پرسش ہوگی اور رسول کی گواہی اوسکے حق مین اسی بات پر
لی جائیگی نہ ذات کام آویگی نہ خاندان یہ دنیا کے ہین نام و نشان عن جابر رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی
ہدی محمد وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم کہا جابر رض
نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے خطبہ مین حمد اور صلوٰۃ کے بعد
سب باتون مین بہتر اللہ کی کتاب ہی یعنے قرآن شریف اور سب طریقون مین بہتر طریق محمد کا ہے
اور سب کامون مین برا کام نئی بات دین مین نکالنا اور سب نئی بات گمراہی ہے ف جاننا چاہیے
کہ جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی بدعت ہے اوسمین جو کچھ اونکی
سنتون کے قاعدون کے موافق ہے اور کلام اللہ و حدیث رسول اللہ کی ساتھ قیاس
کے رو سے ملتی ہے اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو اون دونون صورتون سے باہر ہے
بدعت ہے اوسکو ضلالت کہتے ہین اسمین خلفای راشدین یعنی حضرت ابو بکر صدیق و
حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہم کے
وقت مین جو کام دین مین بڑھا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت مین نتھا لیکن حضرت کے فرمانے
سے وہ بدعت حسنہ نہین سنت مین داخل ہے کہ لازم پکڑو تم اے لوگو میری سنت اور
میرے خلفا کی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابغض
الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ و

وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مسلمانونکے گروہ سے تین شخص بدتر ہین آدمیون سے ہین اللہ کے نزدیک پہلا
وہ جسنے منہ پھیرا حق سے باطل کیطرف یعنی گناہ کے کام کیے حرم کی زمین مین جیسا
قتل کرنا اور لڑائی کرنی اور شکار کرنا وغیرہ حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا ہے کہ جسطرح
عبادت کے کام کا ثواب دونا ہوتا ہے اسیطرح گناہ کے کامون کا عذاب دونا
کیونکہ ادب کے مقام مین بے ادبی کرنی بہت بڑی ہوتی ہے دوسرا وہ جسنے اسلام مین
کفر کی رسمونکو جاری رکھا جیسا بین کر کے رونا منہ پیٹنا گریبان پھاڑنا مردونکے لیے
اور فال بد لینا جانوروں سے اور بہت باتین اس قسم کی جو پیغمبر خدا اور اونکے اصحاب
کے وقت مین نہین ہوئین کرنی تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہے صرف
مار ڈالنا اوسکا مطلب ہو دوسری کچھ غرض نہو اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہے لیکن یہ بدتر
ہے اب جاننا چاہیے کہ خون کرنے کے قصد کرنے والے کا یہ حال ہے پھر جو خون کرتا ہے
اوسکا کیا حال ہوگا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ کہا ابو ہریرہ رضی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سب امت میری بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے سرکشی کی لوگون نے پوچھا کہ
وہ کون ہے جسنے سرکشی کی فرمایا آپنے جسنے فرمانبرداری کی میری اور پیروی کی کتاب
اور سنت کی داخل ہوگا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری اور بدعتونکو اختیار کیا اور تابع ہوا
نفس کا اور جورو لڑکون آشنا دوستونکی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا پس بے شبہہ
وہی سرکش ہوا ہرگز وہ جنت مین داخل نہوگا عَنْ جَابِرٍ رضی قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ
مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ

يقظان فقالوا مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل فيها مادبة وبعث داعيا
فمن اجاب الداعي دخل الدار واكل من المادبة ومن لم يجب الداعي
لم يدخل الدار ولم ياكل من المادبة فقالوا اولوها له يفقهها
قال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب
يقظان فقالوا الدار الجنة والداعي محمد فمن اطاع محمدا
فقد اطاع الله ومن عصى محمدا فقد عصى الله ومحمد فرق
بين الناس رواه البخاري کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس اور آپ سوتے تھے کہا فرشتوں نے آپس میں تحقیق تمہارے صاحب کے لیے ایک
کہاوت ہے صاحب کہا اسواسطے کہ پیغمبر علیہ السلام کو صحبت رہتی تھی اور ہے اب تک
فرشتوں کے ساتھ پس بیان کرو اسکے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی امت کو خبر کرے
بعضوں نے کہا کہ آنکھیں اونکی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا
کہ سوتے وقت دل اونکا ہوشیار رہتا تھا پھر کہا فرشتوں نے اس کہاوت کو کہاوت
اونکی یعنے حال عجیب اونکا ایک مرد کے مانند ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور سفر کیا اوسمین
کھانا کھلانا اور بھیجا بلانے والا لوگونکے کھانے کو پھر جسنے مانی بلانے والیکی بات وہ داخل ہوا
گھر میں اور کھایا کھانا اور جسنے نہ مانی اوسکی بات نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھانا کھایا
پھر کہا فرشتوں نے آپس میں کہ بیان کرو اوسے اوسکے لیے تاکہ اوسے وہ سمجھے
پھر کہا بعضوں نے کہ وہ سوتا ہے اور کہا بعضوں نے آنکھیں اوسکی سوتی ہیں اور
دل ہوشیار پھر شرح کی اونھوں نے اوسکی مراد اوس گھر سے جو بنایا گیا بہشت ہے
اور بلانے والا کھانیکے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوس کھانے کی شرح نکی جو
بہشت کی نعمتیں ہیں کیونکہ اونکا ہونا بہشت میں مشہور ہے اور جسنے وہ گھر بنایا اوسکا
بھی ذکر نکیا کیونکہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اے حقتعالے بر مرد کی لفظ کو

جاری کرنا بے ادبی سمجھے پس جسنے اطاعت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوب سمجھے
اللہ کے ہین اوسنے اطاعت کی اللہ تعالی کی اور جسنے حکم نہ مانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا پس تحقیق اوسنے حکم نہ مانا اللہ تعالی کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جدا کرنیوالے ہین
آدمیونکو یعنی مومن لوگونکا فرسے اور فرمانبردار کو نافرمانسے چنانچہ حضرت کے نامون سے
ایک نام توریت و انجیل مین فارقلیطا ہی یعنی فرق کرنیوالے حق اور باطل مین ابن جوزی
نے کتاب الوفا فی الاخبار المصطفے مین ابن قتیبہ سے روایت کی ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام
نے اپنی حواریونسے کہا کہ مین جاتا ہون اور میرے پیچھے فارقلیط آتا ہی کہ روح حق ہی وہ باتین
نہین کرتا اپنی طرف سے اور کچھ نہین کہتا مگر جو کچھ کہا جاتا ہے اوس سے اور وہ گواہی
دیگا میری سچائی پر اور خبر دیگا اونکی جو کچھ موجود کیا ہے اللہ تعالی نے تمھارے واسطے
اور دوسری جگہ کہا یوحنا نے جو حواریون مین سے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ
فارقلیط نہ آویگا جب تک مین نجاونگا اور جب وہ آویگا خبر دیگا لوگون کو اونکے
گناہونکی اور کچھ نہ کہے گا اپنی طرف سے اور سزا دیگا تمکو حق پر اور بتا دیگا تمکو آنیوالی
اور غیب کی باتین اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہوگا اور بیان کریگا ہر چیز
کو سچ سچ اور وہ گواہی دیگا میرے لیے جسطرح مین اوسکے لیے گواہی دیتا ہون اور
مین بتلاتا ہون تمکو کہاوتونسے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھ کھولکر ہر چیز کو بیان کریگا
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستۃ
لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ
والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم
اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ رواہ البیہقی وزرین م روایت کی بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ چھ شخص ہین جنپر لعنت کی مین نے اور لعنت کی
اللہ تعالی نے اور لعنت کی ہر ایک نبی نے جسکی دعا قبول ہوتی ہے پہلا اونکا وہ ہے جسنے

زیادہ کیا اللہ کی کتاب مین یعنی اوسمین بڑھایا کچھ اپنے نفس کی خواہش سے موافق یا معنے لفظون کے اور ہی کچھ کہے جسمین حق ناحق ہوجاوے جیسا اگلے زمانے مین یہود اور نصاریٰ نے کیا اور اس امت مین لالچی جھوٹے دنیا دار عالمون نے جنکے سبب سے تمام امت مین فساد پڑا دوسرا جھٹلانی والا تقدیر کا کہ اوسکو نہین مانتا جیسے قدریہ تیسرا وہ جسنے اپنی بزرگی اور تعظیم چاہی لوگون پر اپنے زور اور دولت سے اسطرح کہ بڑائی دیتا ہی اوسکو جسکو حقیر کیا اللہ تعالی نے اور ذلیل و بیعزت کرتا ہی اوسکو جسکو عزت دیا اللہ تعالی نے یعنے امرا اور دولتمند اکثر فاسقون اور کافرون اور جاہلون سے صحبت رکھتے ہین اور اونکو عزت دیتے ہین اور عالمون اور ناصحون اور صالحون سے دور بھاگتے ہین اور ذلیل جانتے ہین حقیقت مین ایسی لوگ اللہ اور رسول سے مخالفت رکھتے ہین چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہے زمین حرم مین اون چیزون کو جنہین اللہ نے حرام کین جیسے شکار کھیلنا درخت کاٹنا وغیرہ اور یہ بھی شیخ بعضون نے لکھے ہین کہ اللہ تعالی کے حرامونکو جو حلال جانتا ہی پانچوان وہ جسنے حلال کیا میری اولاد اور میری قوم اور میرے رشتہ دارون کے حق مین اوس چیز کو جسے اللہ تعالے نے حرام کیا ہے جیسے ایذا دینی اور اونکی تعظیم نکرنی اور اونکے حق سے اونکو باز رکھنا اگرچہ مومن کے حق مین یہ باتین مناسب نہین مگر اون لوگون کے حق مین جائز رکھنا بسبب قرابت رسول علیہ السلام کے زیادہ برا ہے اور بعضون نے اسکے معنی یون لکھے ہین کہ جو کوئی میری اولاد مین ہو اور قرابت دار کہلا کر برے کام کرے عوام کی نسبت اوسکی دوچند سزا ہوگی جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین پیغمبر خدا کی ازواج مطہرہ کی حق مین تنبیہا فرمایا ہے پس کوئی بزرگ زادہ ہو مگر چاہیے کہ برے کام نکرے یا اونکی رشتہ داری پر مغرور نہو جاوے چھٹا وہ جسنے میری چال چھوڑی اور بری چال اختیار کی اگر

کوئی رسول اللہ کی چال کو سبک اور ہلکا جانکر ترک کریگا کافر ہوگا اور جو چوک اور سستی
سے نکریگا تو گناہگار ہوگا مثلاً ان زمانے میں داڑھی کا منڈانا اور پاجامہ وغیرہ کو
ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور بیوہ عورت کا نکاح نکر دینا یا اوس کام پر متوجہ نہونا اور
بخوبی سعی نکرنی بلکہ جو کوئی کرے یا کرے اوسکو برا جاننا اور اوسپر ہنسنا انھیں
کاموں پر اور بیانوں کو جو لوگوں میں رائج ہوگئیں ہیں قیاس کیا چاہیے اسیطرح جو کوئی بدعت
کو اچھا سمجھے اگر وہ اسطرح پر اچھا سمجھتا ہے اور اوسکے کرنے پر ہٹ رکھتا ہے
کہ بغیر اوسکے گویا شرعی نیک کام میں مزہ ہے اوس کام کو عمل میں نہیں لاتا اور
درست نہیں جانتا مثلاً ناچ کروانا یا سہرا باندھنا یا مہندی لگانا مردوں کو شادی نکاح
وغیرہ میں یا ثواب پہونچانے میں مُردوں کو جب تک ہندوؤں کیطرح تیجا یا دسوین
نہ کرے یا پھول پانی پان کھانیکے ساتھ نرکھے اور خصوصاً شب برات کو روٹی
نرکھے اور اوسپر کوئی کھڑا ہو کر کچھ نہ پڑھے تب تک اپنے اعتقاد میں جانے کہ اوس
کھانے کا ثواب مُردوں کو نہیں پہونچتا یا نکاح وغیرہ درست نہیں ہوتا البتہ ایسے
شخص پر اندیشہ کفر کا ہے اور اگر ایسا نہیں سمجھتا تو گنہگار بے شبہ ہوگا اسی واسطے حبیب
رسول اللہ کی سنت چھوڑنے سے یہ حال ہوتا ہے تو وائے اونکے حال پر جو مسلمان
کہلا کر نماز اور روزے اور حج اور زکوٰۃ کو چھوڑے بیٹھے ہیں کبھی ہلکا جان کر
کبھی غفلت اور سستی کا بہانہ ٹھہرا کر عمل نہیں کرتے اور دنیا کے کاموں میں اور
نفس کی خواہشوں میں اتنی دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور اس عمر عزیز کو کھوتے ہیں قبر میں
اور حشر کے میدان میں اونکا کیا حال ہوگا عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ فی امتہ
حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم
خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن

ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن و
لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم ✝ نقل کیا عبد اللہ
ابن مسعودؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر پیغمبر کے ساتھ مجھسے
پہلے جسے بھیجا اللہ تعالی نے اوسکی امت میں تھے حواری اور اصحاب یعنی دوست
مددگار کہ اختیار کرتے تھے اوسکے طریق کو اور چلتے تھے اوسکے حکم پر پھر پیچھے
اونکے پیدا ہوتے ہیں ناخلف کہتے ہیں لوگوں کو جو آپ نہیں کرتے اور کرتے ہیں
وہ جسکا اونھیں حکم نہیں یعنی بعد اصحاب کے جو دین کے مددگار اور یار وفادار تھے
بیکار جھوٹے دغاباز لوگ پیدا ہوتے ہیں پس جو مارے اونھیں اپنے ہاتھوں سے
وہ مومن ہے اور جو باز رکھے اونھیں سخت باتیں کہکر وہ بھی مومن ہے اور جو بد جانے
اور عداوت کرے اونسے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہے کم درجہ کا اسکے پیچھے اور کوئی درجہ
ایمان کا سرسوں کے دانے برابر بھی نہیں عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم
قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی
کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی کہا انسؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اے میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کر سکتا ہے اس حال میں کہ کسیکی طرف بھی تیرے دل میں
کینہ نہ ہو تو ایسا کر پھر فرمایا اے میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہے اور میری خوشی
کا کام ہے اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اوسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے
دوست رکھا مجکو وہ رہیگا میرے ساتھ جنت میں خلاصہ رسول کی پیروی سے آدمی کو
اللہ تعالی بہشت میں یعنی اپنی رضامندی کے گھر میں داخل کریگا اور جو اوسکے طریق پر
نہیں چلتے وہی پیرو اوس گھر کے پانیکے لائق نہیں چنانچہ اللہ تعالی نے خود قرآن شریف میں
تیسرے پارہ کی شروع میں فرمایا ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

ترجمہ جو کوئی اختیار کرے سوائے اسلام کے اور دین وہ ہرگز اوس سے قبول نہوگا
غرض یہ دین یعنی جو کوئی اس آخر زمانہ کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان نہ لاوے گا او
اگر ہزاروں طرح کی نیکی کے کام کریگا کچھ ثواب نہ پاویگا قیامت کے دن خراب و پشیمان
ہوگا مگر اوسکی نیکی کا بدلا اللہ تعالیٰ اس جہان میں اوسکو دیگا اولاد بڑھا دیگا دولت
دیگا دنیا کی خواہشوں کو بدلا دیگا کیونکہ کسیکی نیت وہ برباد نہیں کرتا کسیکو یہاں
دیتا ہے کسیکو وہاں کسیکو تھوڑا یہاں اور بہت وہاں سو جو مسلمان ہیں کہ امیدوار
ہیں کہ وہ وعدہ وہاں کا سچا ہے کبھی سلوک کریگا عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ
وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ
اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ
مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ
مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
عرباض کہتے ہیں کہ نماز پڑھی ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ پھر
منہ کیا ہماری طرف نصیحت کی ایسی کہ بہہ نکلے اوس سے آنسو اور کانپ گئے او
کلیجے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ نصیحت ہے آپکی وداع ہونیوالے کی سو وصیت کرو
ہمکو پس فرمایا آپنے کہ وصیت کرتا ہوں تمکو ڈرتے رہو اللہ سے اور سنتے رہو اوسکے
حکم اور بجا لایا کرو اگرچہ حکم کرے تمکو شرعی بات کا غلام حبشی کیونکہ یہ ہونیوالا ہے کہ
جو جیتا رہیگا میرے بعد وہ دیکھیگا بہت اختلاف پس چاہیے کہ اوس وقت لازم کرو
اپنے اوپر میری سنت کو اور سیرت خلفاء راشدین کی جو ہدایت پائے ہوئے ہیں پکڑ
مارو اوسپر اور دانتوں سے پکڑو اوسکو اور الگ رہو نئے کاموں سے

بدعت ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیروی
خلفاے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ کی ہے اور جن کامون نے رواج پایا اونکے
ایام مین وہ حضرت ہی کی سنت ہے اگرچہ اونکے نام سے مشہور ہوئی اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا کہ میرے خلیفون کی سنت پر لوگونکو
شبہہ پڑیگا گفتگو کرینگے اور بہک جاوینگے اسلیے اول ہی سے فرما دیا اور خبردار کر دیا کہ
ایسا مت کیجیو اونکی پیروی سے منہ موڑیو اب جو کوئی خلاف اوسکے کریگا یعنی اونکی
سنتونکو ترک کریگا یا اور کام اپنی خواہش سے نیا وہ بڑھاویگا وہ نبی کی پیروی و حکم برداری
سے محروم رہیگا عن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ و شمالہ و قال
ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما
فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم رواہ احمد والنسائی والدارمی ابن مسعود
کہتے ہین کہ کھینچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر ہمارے لیے اور
فرمایا کہ یہی اللہ کی راہ ہے پھر کھینچین کئی لکیرین دہنے بائین اوسکے اور فرمایا یہ راہین ہین
کہ ہر راہ پر اوسکی شیطان بیٹھا ہے بلاتا ہے لوگونکو اپنی طرف اور پڑھی یہ آیت کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے یہ میری راہ سیدھی مضبوط ہے اوسپر چلو اور نہ چلو دوسری راہون پر کہ دور
پڑ جاؤ تم منزل مقصود سے تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت نے پہلے ایک
سیدھا خط کھینچا پھر ادھر اودھر اوسکے چھ لکیرین کھینچین پھر فرمایا کہ وہی سیدھی راہ
حق تعالی کی ہے اور یہ راہین شیطان کی ان راہون سے بچتے رہو کہا صاحب
مدارک نے کہ ان بارہونکی ہر ایک راہ ہونمین سے چھ چھ راہین نکلین پس سب بہتر ہوئین
اور یہ موافق ہین لکھا ہے کہ بڑے گروہ اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ نجاریہ
جبریہ مشبہہ ناجیہ پھر معتزلہ ہین بیس فرقے ہوگئے اور شیعہ ہین بائیس اور خوارج ہین بیس

وہ جیسے مین پانچ اور نجاریہ مین تین اور جبریہ اور مشبہ مین تفریق نہین کیا یہ بہتر ہوئے اور
ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت وجماعت کا ہی چنانچہ رسول خدا نے خبر دی ہی کہ میری
امت مین تہتر فرقے ہونگے بہتر دوزخ مین گرینگے اور ایک جنت مین رہیگا اب
ہر فرقے کے لوگ تو دعوی ہی کہ وہ فرقہ جو جنتی ہی ہم ہین اور یہی مذہب حق ہی لیکن
یہ دعوی بغیر دلیل ثابت نہین ہوتا دلیل چاہیے سو اہل سنت وجماعت کی ناجی ہونی پر
اور اس مذہب کے حق ہونے پر یہ دلیلین ہین اول یہ دین نقل کی روسے ثابت ہوا ہی
صرف عقل اسمین کفایت نہین کرتی اور پے درپے کی خبرون سے یون معلوم ہوا
اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے یقین کو پہونچا کہ اگلے نیک لوگ اصحاب رسول کے
اور بعد اونکے جو اچھے ہوئے اسی اعتقاد پر تھے پھر جو اختلاف دین مین پیدا ہوا
سو اون پہلون کے پیچھے ہوا کہ لوگون نے اپنی خواہشین اسمین ملائین اور دنیا کی
لالچ سے ایک کے برخلاف دوسرا چلا ایکے سبب سے آپسمین محبت کم ہوئی دشمنی
بڑھی پچھلے اگلون کے مخالف ہوئے برا کہنے لگے محدثین جنھون نے بڑی بڑی
محنتون سے رسول خدا کی حدیثون کو تحقیق کرکے جمع کیا جیسے صحاح ستہ مشہور
ہی اور اسلام کے حکمونکی جڑ وہی ہی اور چارون مذہب کے امام جنکا طریق تمام ملکون
مین روم شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان مین پھیلا ہوا ہے اسی طریق پر تھے
اور اشاعرہ اور ماتریدیہ جو ائمہ اصول ہین اونھون نے بھی اگلے بزرگون کے
طریق کو ثابت رکھا بلکہ عقلی دلیلون سے رسول اللہ اور اونکے اصحابون کی
سنتون کو اور اگلے اچھون کی جماعت کی اعتقادی باتونکو قائم اور مستحکم کیا اسواسطے
اونکا نام اہل سنت رسول اور جماعت مشہور ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ کی اور اون کے
اصحابون کی سنتون پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہین اور بعد اونکے جو امام پیشوا ہوئے سبکو
اچھا جانتے ہین اور اونکو مانتے ہین اونکی راہ اختیار کرتی ہین دوسرے کے حق اولیا

اہل اللہ صاحب شریعت اور طریقت گذری ہیں نفسانیت نہ تھی ہمیشہ اپنے خداوند کی
تابعداری میں رہتی کسی سے کچھ سروکار نہ رکھتی لاکھوں ہزاروں آدمی اونسے فیضیاب ہوئے
اللہ کے سیدھے راستے کو پہونچے مقرب درگاہ الٰہی ہوئے اون سبکا یہی طریق
اور مذہب تھا چنانچہ اونکی کتابوں سے ظاہر ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ ما انا علیہ جو اللہ
اور رسول کا حکم کیا تابعین اور اہل بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی اسی پر تھے اونکا
مذہب اور اوس وقت سے آج تک جو جو اہل حق گذرے سب یہی مذہب رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ
اوسکے مذہب کا نگہبان اور مددگار رہے کہ بگڑنے نہیں دیتا جیسے تھی حافظ کلام اللہ
کی کہ وہ نور ازلی ہی اللہ تعالیٰ کا ہوتے ہیں اسی مذہب میں ہوتی ہیں کیونکہ یہ چیز
پاک اور مقدس ہے وہ ناپاک عداوت اور بغض بھرے دلمیں کیونکر سما سکتا ہے خصوصاً
جنکا دل رسول کے اصحاب باوقار اور یار وفادار اور ازواج مطہرات اور بنات مقدسات
اور ذریات مبارک کے بغض سے بھرا ہو پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قرآن شریف اور
پیغمبر خدا کی حدیثوں اور پیشواؤں کی کتابوں کو جو تمام جہان میں مشہور ہو رہی ہیں جمع
کر کے دیکھے اور اللہ اور رسول کے حکم کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو خوب
کھلجاوے کہ سوائے اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہیں سبکے سب خلاف ہیں سو اے
بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سرخرو ہو
اور مسلمان ہونیکا فائدہ اوٹھاؤ تو اپنا اعتقاد اہل سنت و جماعت کے طریق کے
موافق درست کرو اور جن باتونکا بیان ایمان کے باب میں کر آیا ہوں اون باتوں پر
ایمان لاؤ اور بری چالوں اور بری خصلتوں کو چھوڑو اور بدعتوں سے دور رہو حسد و
بغض سے بچو کیونکہ جب تک اعتقاد ٹھیک نہوگا کوئی نیکی اور عبادت کا کام تمہارا
ہرگز مقبول نہوگا عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی

بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی
وابن ماجۃ روایت ہی علی مرتضی علیہ السلام سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن
نہیں ہوتا ہی کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر اول اوسکا یہ کہ ایمان لاوے
اللہ کی وحدانیت پر یعنی یکتا ہو اوسکا شریک نہ جانے اور ایمان لاوے کہ مین رسول ہون اللہ کا
بھیجا تمام خلقت کی طرف راستی سے دوسرا یہ کہ ایمان لاوے کہ موت حق ہے یعنی سب چیز
کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہ معنی کہ اعتقاد کرے کہ موت اللہ تعالی کے حکم سے ہے
نہ طبیعت کے بگڑنے اور اوسمین فساد پڑ جانے سے تیسرا یہ کہ مرنے کے بعد پھر جینا حق ہے
چوتھا یہ کہ تقدیر اللہ تعالی کی حق ہے یعنی ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو جو کام
ہونیوالا ہی تمام موجودات مین اللہ تعالی نے مقرر کر رکھا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ صرف اللہ تعالی پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہیں ہوتا جب تک رسول پر ایمان
نہ لاوے اور یہ بھی سمجھا گیا کہ یہ کہنا نادان لوگون کا کہ آدمی بھی مثل درخت اور گھاس کے
پیدا ہو کر مٹ جاتا ہی محض غلط بدون مرضی خدا کے کوئی چیز ہست و نابود نہین ہوتی بلکہ
سب اوسکے حکم سے بنے ہین پھر اوسیکے حکم سے بگڑینگے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو ھو الذی انزل علیک
الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی
قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم
تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما
یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا
رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سماہم اللہ فاما الذین فی
قلوبہم زیغ فاحذروہم بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس آیت کو جسکے معنی یہ ہین اللہ وہ ہی جسنے اوتاری تجھپر کتاب اوسمین بعضی آیتین

یکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جنکے دل پھرے ہوئے ہین
وے اپنے مذہب والون سے لگتے ہین تلاش کرتے گمراہی اور تلاش کرتے ہین اونکی
کل سمجھائی اور اونکی کل کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وے
کہتے ہین ہم اوسپر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہی اور سمجھائی وہی سمجھتے ہین
جنکو عقل ہے پھر کہا بی بی عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب دیکھو تم ایسے لوگونکو جو پیروی کرتے ہین اوس چیز کی جو کتاب سے ملتی جلتی ہے وہ قرآن
سے مگر معنے اوسکے ایک طرح کے نہین جنکا ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین
فاما الذین فی قلوبہم زیغ پس آگاہ ہو جاؤ اونسے اور پرہیز کرو اونکی صحبت سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے طرح طرح کی باتین آزمایش کی مقرر کی
ہین اسیطرح قرآن شریف مین بھی بعضے کلام ایسے کہے ہین کہ جنکے معنے سمجھائی مین عقل
کی اور دل کی روشنی اور کجی ظاہر ہوجاتی ہے ایماندار عاقل اور اور آیتونکے ساتھ جو ایمان اور
اعتقاد کی جڑ ہین ملا کر ویسے ہی معنی اوسکے لیتے ہین اور جو گمراہ ہین وے اپنی گمراہی
کی دلیل ٹھہراتے ہین چنانچہ تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالی کو منظور ہے
نصارا کو ہوشیار کرنے کے لئے حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی عورت کہتے ہین اور
حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور وہ بہکے تھے اسپر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ
اونکے حق مین سنتے تھے جسمین اونکی دانست مین بندہ ہونے کی حد سے زیادہ
مرتبہ پایا جاتا ہے اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانونکو بہکانیکے واسطے ایسی
باتین اپنے مذہب کی قرآن سے چن چن کر اوسکے معنی خلاف حق کے بیان کرتے ہین
جسمین کم عقل بہکین اور اسلام کی راہ سے دور جا پڑین مگر جنہین اللہ تعالی نے
عقل اور ایمان کی آنکھ دی ہے وہ ہرگز نہ بہکیگا اور کسی کا بہکانا کام نہ آویگا اور
اس دھوکے کی چال مین نہ پھنسیگا مسلمان بچائو یہ وقت بہت سخت آیا ہے

ایمان والون پر تکلیف اور مصیبت ہے اپنا نفس کو آرام اور فراغت نفس کی خواہشون کا
دروازہ کھلا شیطان مردود کا قابو پا یا ہوا ہے یعنی صحبت بُرے یارونکی دوستی کئی دوست
دشمن ہوئے دشمن ہنسنے لگے اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف نہ رہا اس وقت مین
مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہے اسکی خبر
ہمارے پیغمبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث
بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ
مسلم ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آخر زمانے مین جھوٹے
مکار لوگ پیدا ہونگے سناوینگے تمکو ایسی باتین جو تمھارے باپ دادا نے نہین سنین
سو دور ہوا تم ان سے اور دور رکھو انکو تا گمراہ نکرین اور بلا مین نہ پھنسا دین
یہ خبر عام ہے ایسے لوگ مسلمان کے پردے مین ہون خواہ دوسرے ہوا اس وقت
مین دونون کی کثرت ہے اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا دین
قائم رہے اب یہان اگر تھوڑی بہت دینداری ہے تو [illegible] دین
کی باتین مشکل لگتے رسوم کفر ترک کیجے شرع کی راہ پہ آئے دولت و حشمت پر
دنیا کی طمع کر رکھتے ہین اللہ ورسول وقیامت کے عذاب سے ڈرتی ہین اور یہی
حدیث پیغمبر خدا کی اپنے ٹھکانے لگی جو فرمایا تھا آپ نے بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما
بدأ فطوبی للغرباء رواہ مسلم یعنے پہلے دین اسلام تنہا غریب
و بیکس تھا پھر بھی ایسا ہی ہوگا جیسا آگے تھا بس خوبی اور خوشی غریبون کے
نصیب مین ہے سو سمجھون ایسے وقت مین دنیا کی دولت و حشمت پر خیال
نکیا اچھے کھانے اچھے پہننے پر دل نہ دوڑایا مفلسی لاچاری مین رہے اور قرآن
حدیث کے احکام پر چلے وہی اللہ کے خاص بندے ٹھہرے رسول اللہ کے محبوب ہوگے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ
اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی ۱۲م یعنے جو کوئی مضبوط پکڑے اور عمل کرے میری سنت پر
جسوقت میں کہ فساد اور خرابی پڑے میری امت میں یعنی تمام خلق میں اختلاف
پڑجاوے ہر کوئی ایک مذہب اختیار کرے کفر اور بدعت کی باتیں ظاہر ہونے لگیں
جھوٹے مکار اپنی اپنی دکانیں لگاویں کوئی مسلمانی کے پردے میں جاہلونکو بہکا کر
عزت اور دولت حاصل کرے کوئی اس سچے دین میں عیب لگا کر تا اونکو گمراہ
کرے ایسا شخص سنت پر چلنے والا ثواب پاویگا سو شہیدونکا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشی
چاہ کر اس دین میں اپنے مال اور جان کو تصدق کیا ۱۲م اوس سیدھے راستے کو نہ چھوڑا
عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم الا
انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم
بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وانما
حرم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کما حرم اللّٰہ رواہ ابن ماجۃ ۱۲م اما مقدام رضی اللّٰہ عنہ
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگو جانو دیا گیا ہے مجھے قرآن اور اوسکی مانند اور
ساتھ اسکے حدیثیں ہیں یعنی جسطرح قرآن اللہ کیطرف سے وحی ہوا ہے اسیطرح حدیث
بھی وحی ہوئی ہے وہ جلی ہے یہ خفی متلو وغیر متلو خبردار رہو قریب ہے کہ ایک شخص آسودہ
پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا ہوا کہتا ہے اختیار کرو اپنے واسطے اس قرآن کو پس جو چیز پاؤ
اسمیں حلال اسکو حلال جانو اور جو کچھ اسمیں پاؤ تم حرام اسکو حرام جانو تحقیق
جس چیز کو حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسی ہی ہے جیسا
حرام کیا اوسکو اللہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو منع کیا رسول نے
یا جس چیز کو حرام کیا رسول نے مومن کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی منع اور حرام کے برابر
اوسکو جانے اور اپنے یقین درست سچا ویسے حکم رسول کے گویا حکم اللہ کے ہیں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ کَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُوْسٰی وَعِیْسٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

ت م ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ یہود پڑھتے تھے توریت کو زبان عبرانی میں کہ اونکی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اوسکو عربی میں مسلمانوں کے واسطے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ سچا جانو تم کتاب والوں کو اور نہ جھٹلاؤ تم اونکو یہی کہو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور جو اوتارا گیا ہے اور جو اوتارا گیا موسیٰ اور عیسیٰ پر یعنی ہر بات اونکی سچ سمجھنا نوشاید اوسمین کچھ ملایا ہو اور کم و بیش ہوا ہو اور سب باتین اونکی جھوٹھ سمجھنا نوکیونکہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل میں توریت حق اور سچ ہے اور اسی پر انجیل کو قیاس کیا چاہیے اسواسطے کہ اونھون نے اون دونون کتابون مین بعضی مقام اولٹ پلٹ کیا ہے اور بیجا بنا یا ہے اب جو وے کہتے ہیں اوسمین جھوٹھ اور سچ ملا جلا ہے غرضکہ اسی میں ہے کہ اونکی باتون پر نہ جاؤ مجملًا ایمان اوپر کی باتون پر لاؤ اب توریت اور انجیل میں یہود اور نصاریٰ نے حذف اور تحریف اور تغییر اور تبدیل کے بعد جو باقی چھوڑا ہے اور اوس سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہان اون آیاتون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وے راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وے ایمان کی رو سے زیادہ قوت پاوین توریت میں استثنا کی تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اوسکو طور سینا اور طور سینین کہتے ہیں تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجا اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اون پر انجیل اور
فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑون کا نام ہے کہ اونمین سے
ایک مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اوسمین اونکو
وحی آئی وے تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آبادی اور مقابل اوسکے
قعیقعان ہے بطن وادی تک اور پورب طرف اوسکے متصل قعیقعان کو شعب
بنی ہاشم ہے جسمین حضرت علیہ السلام پیدا ہوئے ابن قتیبہ نے جو اسلام کے
علما سے ہے اور سفر انکی کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین لکھا ہے
کہ اس مقام مین کچھ شبہہ نہین اور خوب ظاہر ہے اوسپر جو کوئی غور اور تامل
کرے کیونکہ ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالے کا سینا سے وہ یہی
کہ اوتارا توریت کو حضرت موسی علیہ السلام پر اور ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر
وہ اوتارنا انجیل کا حضرت عیسی پر اور وہی علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین زمین خلیل
کے درمیان ایک گانون مین جسکو ناصرہ کہتے ہین اسی سبب اونکے تابعون کا نام
رکھا گیا نصارا اسیطرح پر ظاہر ہوا ہونا اللہ تعالے کا فاران سے یعنی نازل کرنا
قرآن کا محمد صلوۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکے کا ہے اگر کوئی کہے
کہ فاران مکے کے سوا اور کوئی جگہ ہے تو یہ اوسکا قول ہے ہم کہتے ہین کیا توریت
مین نہین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمعیل علیہ السلام کو
فاران مین چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہی پھر ہم کہتے ہین کہ تم بتلاؤ
ہمکو کہ وہ دوسری کون جگہ ہے جہان سے اللہ تعالی ظاہر ہوا اور نام اوسکا فاران
ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالی نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور بتلاؤ ہمکو
ایسا دین کہ ظاہر ہوا اور روشن ہوا اور پھیلا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور
پھیلا کوئی دین اسطرح مشرق سے مغرب تک پہونچا ہی جسطرح یہ دین پہونچا

اور توریت مین استثنا کے اٹھارھوین باب کی پندرھوین آیت مین لکھا ہے فرمایا
حضرت موسی نے یہوواہ تیرا خدا تیرے لیئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیون مین سے میری
مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو پھر سترھوین اور
اٹھارھوین آیت مین اوسی باب کی اور یہوواہ نے مجھسے کہا کہ انھون نے جو کچھ کہا
اچھا کہا مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام
اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی
اوسکی اطاعت نکرے سزا دونگا مین اوسکو اس کلام مین پوری دلیل ہے ہمارے پیغمبر
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر کیونکہ موسی اور قوم اونکی کہ بنی اسرائیل
ہین بیٹے اسحق کے ہین اور بھائی اونکے بیٹے اسمعیل کے اور یہ نبی جسکا وعدہ اللہ تعالی نے
فرمایا اسحق کے بیٹون بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اونھین مین سے ہوا نہ اونکے بھائیون سے
اور اگر وے یہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے پس بھائی کہنا اونکو
درست ہے تو اوس تقدیر مین ہم کہتے ہین کہ تو تم نے جھٹلایا توریت کو کیونکہ توریت
مین مذکور ہے کہ قائم ہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسی علیہ السلام کے مانند اور
دوسری جگہ توریت مین آیا ہی کہ کھڑا نہوگا نبی اسرائیل مین ہرگز مثل موسی کے
پس یہ دعوی بعضے یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اوسی نبی موعود سے مراد یوشع ہین
یوشع نہین کیونکہ یوشع حضرت موسی کے کفو اور اونکی مانند نتھے بلکہ اونکے خادم تھے
اونکی زندگی مین اور بعد اونکی موت کے اونکی دعوت کے مددگار ہوئے پس متعین ہوا
کہ مراد اوس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسی کے
تھے یعنے دعوت کے نصب کرنے مین اور حدون کے باندھنے مین اور معجزون کے ظاہر
کرنے مین اور شرائع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلی شرع کے نسخ کرنے
مین اور گمراہون کو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سوای ان باتونکے کتنے معجزے

اور دلیلین اونکے نبی آخر الزمان ہونے پر ہین کہ کسیطرح کا شبہہ اور شک اسمین نہین جو کوئی
اونکی خصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قوی سے واقف ہوگا ہرگز
اوسکے دلمین کچھہ بھی شبہہ نہ رہیگا اور اگر کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین تو بھی نہین ہو سکتا کیونکہ
نصارا اونکو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہین اور حضرت موسیٰ اور جو اونکے مانند ہوگا وہ بندہ اور
عبد ہوگا اور جو کہا کہ بیگا اوس نبی کے احکام کا منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ کے احکام کے منکر کو
سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسیٰ کیطرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کے دشمنونکو
سزا دی سوا اسکے اگر اپنی دعوے کے مقدمے مین جھوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور
نصارا سے یہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت
اوسمین نہین لکھی ہے مگر اونھون نے ہرگز اس بات پر کمر ہمت نہ باندھی اور مقابلہ نکیا
علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اوسی اٹھارھوین باب کے بے شک
قتل کیے جاتے اور اونکی پیشگوئی کبھی سچی نہوتی اور اونکا دین ہرگز قائم اور دائم نہ رہتا اور
وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود
اس بیان سے ذات پاک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کیونکہ معنی اوسکے یہ ہین
کہ وحی کرونگا اوسکی طرف اپنے کلام سے اور اوس سے وہ باتین کریگا جسطرح سنیگا
اور صحف اور الواح اوسکی طرف نہین اوتارونگا اسلیے کہ وہ اُمّی ہے یعنے
ان پڑھا کتاب نہین پڑھ سکتا یوحنا کی انجیل مین چودھوین باب کی سولھوین آیت مین
ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین
دوسرا وکیل دیگا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہیگا پھر چھبیسوین آیت مین اوسی باب
کے ہے لیکن وہ وکیل روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین سب چیزین
سکھاویگا اور سب چیزین جو کچھہ کہ مین نے تمھین کہا ہے تمھین یاد دلاویگا پھر
اوسی باب کی تیسوین آیت مین ہے بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیے

کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اوسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین اور سولھوین باب کی
ساتوین آیت سے چودھوین آیت تک یون ہی کہ حضرت مسیح فرماتے ہین لیکن مین
تمھین حق کہتا ہون کہ تمھارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل
تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن مین اوسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ جب آوے
تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس
جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلیے کہ اس جہان کی سردار پر حکم کیا گیا ہی ہنوز
بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کر سکتے لیکن جب وہ
روح صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتادیگا اسلیے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو
وہ سنیگا سو کہیگا اور تمھین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلیے کہ وہ میری چیزون سے
پاویگا اور تمھین دکھاویگا اور پندرھوین باب کی چھبیسوین آیت مین ہے پر جب کہ وہ
وکیل جسے مین تمھارے لیے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے
نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے
میرے ساتھ ہو اے بھائیو اچھی طرح کے ڈھونڈھنے والو ذرا غور کرکے انصاف سے
اوپر کی عبارتون پر جنمین حضرت موسی اور حضرت مسیح نے آخری زمانے کے پیغمبر کے
آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت
کی راہ کو درست کرو سنوارو ایسا نہو کہ حشر کے میدان مین اوس احکم الحاکمین کے
اور اوسکے رسولون کے روبرو تمھارے مکر اور حسد کی باتین کھلجاوین پھر وہان
رسوائی اور پشیمانی اوٹھاؤ بھلا دیکھو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا
صاف فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین
دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا
کہ پہلے وکیل حضرت مسیح تھے دوسرا وکیل جو اب آویگا یہ دونو کی شان برابر چاہیے

کیونکہ دوسرا نہیں ہوتا بغیر پہلے کے ہیں جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
مراد رکھتے ہیں وہ محض غلطی پر ہیں اسلیے کہ حضرت جبریل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ
رہتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہیں آیا اب آویگا
اور ہمیشہ ساتھ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسری دینوں کے
احکام منسوخ ہونگے سو ایسی صفتیں سوائے ہمارے پیغمبر کے کس میں ہیں اور وہ کون انبیا
وکیل آیا کہ جسمیں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں اور فرمایا کہ جہان کا سردار آتا ہے کہ اوسکی
مجھہ میں کوئی چیز نہیں اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا شخص آنیوالا ہے
کہ جہان کی سرداری اور حکومت کریگا اور اوسمیں ایسے وصف ہیں جو حضرت مسیح
میں نہیں ہوا ایسا شخص سوائے ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ حضرت جبریل یا اور کوئی
جیسے روح صادق کہیے جہان کا سردار اور حکومت کرنیوالا نہیں ہوسکتا یہ تو پیغمبری
کی شان ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہیں ہوا اور فرمایا
کہ اگر میں نجاؤں وہ وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے اور راستی
سے اور حاکم سے ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ
لوگوں کو گناہ کے کاموں پر ملزم کریگا یعنی جن لوگوں نے اللہ کی مرضی کے
کام نکیے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نجانا اونکو سزا دیگا اور
راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سچی باتیں کہیگا اور سچے معجزے دکھلاویگا
کہ منکر لوگ پشیمان اور ملزم ہونگے اور یہ بات بھی ہے کہ مخالف
کہینگے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جھوٹے تھے اور قتل ہوگئے اور وہ انکو جھوٹا
بتاویگا حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور اونکی سچائی اور اونکی زندگی پر گواہی دیگا
اور ملزم کریگا منکروں کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکھتا ہے اگر کوئی
اوسکی نافرمانی کریگا سزا کو پہونچیگا سو ایسی تعریفیں کس کی ہیں سوائے ہمارے

پیغمبر کے علما بنی اسرائیل کو جھوٹی باتوں پر اور جو حق باتیں چھپاتے تھے اونپر
کیسا قائل کیا اور جب نہ مانا تو کیسی سزا دی کہ مشہور اور معروف ہی سوائے زبور کے
ایکسو اونچاسویں باب میں ہے کہ یہواہ یعنے اللہ تعالی کی ستایش کرو یہواہ کے لیے
نئے گیت گاؤ اور مجمع پاک لوگوں کی منگلوں میں پڑھو اسرائیل اوسکے بابت
جسنے اوسے خلق کیا شادمان ہووے یہ میہون اپنے بادشاہ کے لیے خوشی کریں
وے اوسکا نام لے کے ناچیں وے بین اور بربط بجاتے ہوے اوسکی
منقبتیں پڑھیں کیونکہ یہواہ اپنے لوگوں سے راضی ہے وہ حلیموں کو اپنی نجات سے
زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کریں اور اپنے بستروں پر پڑے ہوے
ترنم کریں اونکا منہ خدا کی ستایشوں سے بھرا رہے دو دھاری تلواریں اونکے
ہاتھوں میں ہو تا کہ غیر گروہوں سے انتقام لیویں اور لوگوں کو سزا دیویں اور اونکے
بادشاہوں کو زنجیروں سے اور اونکے امیروں کو لوہے کی بیڑیاں ڈالکر جکڑیں تا کہ جو
اونکی تقدیر میں لکھا ہوا تھا اونھیں پہونچے کہ اوسکی پاک لوگوں کی یہی عزت ہے اور
حضرت شعیا علیہ السلام نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالی نے صحیفے میں اونکے ساٹھویں
باب میں حرم مکہ معظمہ کی تسلی کے واسطے جب اوسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا
کافروں کے ظلم اور بتوں کے رکھنے سے وہاں اوٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی
آئی اور یہواہ کے جلال نے تجھپر طلوع کیا اور دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور لوگوں پر
شدت کی تاریکی ہوگی پر یہواہ تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھپر جلوہ گر ہوگا اور قومیں
تیری روشنی میں اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی میں چلیں گے آنکھ اوٹھا کر چاروں طرف
نگاہ کر اور دیکھ کہ وے سب باہم فراہم ہوتے ہیں وے تیری طرف آتے ہیں تیرے
بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیاں تیری گود میں پالی جائینگی تب تو دیکھیگا اور
سمٹ کے جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی

فراوانی بھیڑیگی اور غلامونکی فوجین تجھ پاس آوینگی اونٹونکی قطارین اور مدیانی اور
ایفانی سانڈنیان تیرے گرد بیشمار ہووینگی وے سب شیبا سے آوینگی اور سونا اور
لوبان لاوینگی اور اللہ کی تعریفونکی بشارتین ہونگی قیدار کی ساری گلے تیرے حضور کے
جمع ہوینگے اور نبایوت کے سارے مینڈھے تیری خدمت کرینگے اور وے پسندیدگی
کے ساتھ میرے مذبح پر چڑھینگے اور مین اپنی شوکت کے گھر کو ستودگی بخشونگا اور اسیطرح
اونچاسویں[٤٩] اور چوّونویں[٥٤] باب مین کھولکر لکھا ہے دیکھنے سے ظاہر ہوگا اور
انجیل مین اشارات بھی بہت ہین یوحنا کے بارھوین باب کی سینتالیسوین آیت مین ہے
کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور اعتقاد نکرے مین اوسکا فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین
اسلیے نہین آیا کہ جہان کو مجرم کرون مگر اسلیے کہ جہان کو رہائی بخشون سواسکے
لیے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتون کو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اوسے مجرم
کریگا کلمہ جو مین نے کہا ہے وہی اوسے پچھلے دن مجرم کریگا سوان لفظون پر خوب
غور کرو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی کیا مراد ہے اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالی کا حکم
کس پیغمبر کے ساتھ ہے کون ہے کہ حضرت عیسی کے منکرون کو ملزم کریگا سزا دیگا
یہ جتنی دلیلین اوپر لکھی گئین ایسی ہین کہ اگر یہود اور نصارا کی دانست اور عقل مین
اونسے درستی جو ہم سمجھتے ہین بسبب کج فہمی کے بوجھ مین نہین آتی جیسا حضرت
عیسی علیہ السلام کی نبوت کی دلیلین اور اونکے معجزات اور اخلاق بسبب
طمع دنیا اور حسد کے یہودون کی عقل اور سمجھ مین نہین آئے سچ ہے کہ یہ بات
موقوف ہے ہدایت ازلی کی استعداد پر جسکی قسمت مین ہو وہی وہ سمجھ پاتا ہے چنانچہ
جنھین اللہ تعالے نے ہدایت کی اونھون نے ہرگز اس نعمت سے چشم پوشی نکی وے
دلیلین جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین ہماری حضرت کی نبوت اور
اوصاف اور اخلاق مین تھین دیکھکر اور مطابق پاکر ایمان لائے جیسے عبد اللہ بن سلام جو

یہودون کے بڑے علماؤن سے تھے بعد اونکے ابو علی یحیے ابن عیسیٰ ابن جزلہ الطبیب جسنے نصارا کی رد مین کتاب لکھی ہے اور توریت وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا کی اوصاف اور ظہور مین تھی بیان کی اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حمایت پر خیال کر کے ان دلیلون کو اصل کہا ہے سوکال نہ الا بکہ اللہ تعالے نے جو حافظ ہے اپنی مرضی کے کامون اور کلامون کا بالکل اون دلیلون کو دور نکر سکے جسقدر باقی رہا اوسے بھی ہدایت پانے والون کو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضون نے جان بوجھکر اس دولت ابدی سے منہ پھیر لیا کیونکہ وہ ازلی بے نصیب تھے کیونکر اونکو یہ نعمت میسر ہو انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسکے مفصل ان باتونکی حقیقت اور حضرت کے معجزات اور اخلاق کو دوسری علحدہ ایک کتاب مین لکھونگا یہان اسقدر بس ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ مشکوٰۃ کے باب بیان الخمر مین لکھا ہے کہا ابی امامہ نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالےٰ نے مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہنمائی تمام عالم کی یعنی میری پیروی کے سبب سے اول اور آخر کی بھلائی اور اس جہان اور اوس جہان کی نیکی اسکو حاصل ہوگی گویا وجود شریف حضرت کا رحمت ہی سب کے لیے یہان تک کہ کافر اور منافق بھی اونکے طفیل سے خسف اور مسخ اور غرق کی بلا سے جیسا اگلی امتونکو ہوتا تھا محفوظ ہین بلکہ اور چیزونکو بھی شامل ہے چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اوسکا ہر مقام مین اور دور کرنے والا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن مین ہو خواہ کپڑے مین اور نہونا اوسکا سبب عذاب وہلاکت اور مدد کا باعث ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے اور پاک ہونا آسمان کا شیاطین کے چڑھنے کی برائی سے کہ آسمانی خبرون کو فرشتون سے

سنکر گھمنڈ و پیش کر کر اپنے تابعدارونسے کہا کہ بزرگی حاصل کرتے تھے اور اپنی پرستش
سے اونکو جہنمی بناتے تھے اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور اور دفع کرنیکو باجون کے
جیسے ڈھولک اور طبلا اور بانسری اور سرنائی وغیرہ اور دفع اور دور کرنے اور توڑنے
کو بتون کے خواہ صورت والے ہون جیسے تصویرین پتھر لکڑی کاغذ وغیرہ کی خواہ
بے صورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شدہ علم وغیرہ جنکی پرستش کرتے ہین اور
دفع کرنیکو صلیب یعنی چلیپا کے جیسے نصارا حضرت عیسیٰ کی دار کی صورت بنا کر
اور رسمین پیچ کے یادگار نکو اپنے پاس رکھتے ہین اور باطل اور دور کرنیکو تمام رسوم
اور جاہلانہ جاہلیت کی جیسے کفارون نے جو رسم خلاف شرع کے نکالی ہین اور اسکو
شادی غمی مین عمل مین لاتے ہین یا ویسے عادات جنکو اپنی سے اطالیا اور خواہش
نفسانی کے حاصل کرنیکو جاری رکھتے ہین اور جھوٹے مسلمان بھی اون کافرونکی
اور اگلے جاہلونکی دلیل پکڑ کر اپنی لذت نفس یا جورو لڑکے کی دوست آشناؤن
کی خاطر یا کسی بات کی طمع کر کر وے آپ اونکو عمل کرتے ہین اور دوسرونکو بیراہ
اور گنہگار بناتے ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین اور دنیا مین عذاب الٰہی مین
جیسے وبا اور قحط اور وبیشن کی ذلت مین گرفتار ہوتے ہین اگرچہ پہلے اسکے اس
خاکسار نے ایک چھوٹی سی کتاب بڑے کام کی اونکی تفصیل مین بنائی جسکا نام موضح الکبائر والبدعات
ہے لکھا ہے لیکن اس مقام مین بھی بعضی چیزونکا ذکر جو حرام اور ممنوع اور
بدعت ہین لکھنا مناسب ہوا خصوصاً وے بدعتین جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل
اور بعضی پڑھے لکھے عاقبت فراموش کرتے ہین وہ بڑی کام یہ ہین داڑھی منڈانی مچھین
بڑھانی سونے روپئے کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زری کا
جوتا زینت کیلیے مرد کو پہننا ہاتھ پاؤن مین رنگ اور دانتون مین مسی مرد کو
لگانی ڈھولک طنبورا ستار دوتارا طبلہ مردنگ بانسلی کرتالے سارنگی وغیرہ بجانا

ان چیزونکو قصداً سننا اونکے بجانے والیکو انعام دینا ناچ دیکھنا ناچنے والے کو کچھ
دینا بجانے والے اور ناچنے والونکی تعریف کرنی شطرنج چوسر گنجفہ نرد گولی بھوج بازی آتشبازی
کھیلنا اوسمین اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو
گواہ بنانا لونڈی غلام کو حقیر جاننا اونکے مقدور سے زیادہ اونسے کام لینا
بلکہ مسلمان کو مناسب ہی کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اونکا شریک ہوجاوے
بیعزتی سے کسیکا نام لیکر پکارنا رات دن اچھے کھانے اچھے پہننے کی فکر مین رہنا
مقدور ہوتے ماں باپ اور حقداروں کی خدمت نکرنی اوستاد پیر اپنے بزرگون سے
بے ادبی کرنی حیض و نفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا عورت کو نامحرم
کے سامنے ہونے دینا مقدور رہتے جورو لڑکون کو کھانے پینے کی تکلیف دینی جوروؤن
مین برابری نکرنی جورو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی خاوند کے بلانے عورت کو حاضر
نہونا اوسکی دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور بدمزاجی سے ناچیز سمجھنا بے حکم خاوند کے نامحرم
کے روبرو ہونا خاوند کے مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی چیز مانگنی اوسکے مال کی
حفاظت نکرنی عورتونکو مردکی صورت بننا مرد کو عورت کی صورت بننا خلاف شرع
باتون کے ساتھ کسیکی قبر کی زیارت کرنی عورت کو عورت سے مساحقہ کرنا کھانیکو
برا کہنا کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت نصیحت کو ترک کرنا لوگونکو
دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت اور تقوے پر دعوے کرنا گرانی کی نیت
سے غلہ بند رکھنا بردہ فروشی کرنی کسیکی قبر کو سجدہ یا طواف کرنا سوائے اللہ کے
کسی پیغمبر اولیا شہید پیرون کی اپنی حاجت روائی کیواسطے نذر منت ماننی سوائے
اللہ کے دوسرونکی قسم کھانی حرام کے روپیون سے مسجد عیدگاہ یا اور کوئی مکان
عزت کا بنانا عورت کو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا ناپاکی کی حالت مین
مسجد مین جانا اور ایسی حالت اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی طواف

لعب کرنا امام سے پہلے نماز میں کوئی حرکت کرنی حرام چیز کے کاروبار سو کمائی کرنی مشرک کو نکاح کر دینا عورت نے نکاح کر کے اوسکو بد کام کی اجازت دینی یا اوسپہ راضی رہنا جانور سے وطی کرنی موٹھہ مارنا عدت کے درمیان نکاح کرنا مسلمان ہونے میں توقف کرنا آزاد مرد یا عورتکو مول لینا یا بیچنا نماز جمعہ کیوقت خرید و فروخت کرنا اللہ کی حدون میں درگذر کرنا یا سفارش کرنی جان بوجھکر قرآن میں غلطی پڑھنی جاندار کی تصویر کا کھلونا بنانا سلام کا جواب نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کہانا یا اور کسیطرح سے جان دینا ہمسائے کو دکھ دینا دعا کیوقت آسمان کیطرف دیکھنا جانوروں کو لڑانا مصلے کے آگے سے گذر جانا شارع عام کو تنگ کرنا بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف کرنا شرع کے امور میں ہنسنا کسی قسم کے غلے یا نمک یا شکر یا اور کوئی بیچنے کی چیز وزن میں بھاری ہونیکو واسطے پانی یا بالو وغیرہ ملانا بیچنے کی چیز میں جان بوجھکے نقصان کو ظاہر نکرنا مسلمانونکے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ سنکر برے کاموں سے باز آوے کسی مسلمان کو بغیر دریافت حال خدا کے دوزخی کہنا یا اوسپر لعنت کرنی کبوتروں کا اوڑانا مرغ لڑانا کافرونکی بڑائی کرنی اور اونکی رسموں کے موافق کچھہ کام کرنا جیسا دریا تالاب عیدگاہ قبر کے پاس اوسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا جاندار کی تصویر گھر میں رکھنی قبر میں نقش ہووے اوسکو سلام کرنا اوسکی زیارت کرنی تعظیم بجا لانی کسی کے غم میں گریبان پھاڑنا بین کرنا سبز و سیاہ و نیلے کپڑے محرم میں پہننے اور بدعتی بننی اور اوس سے تقریب حاصل کرنا امام علیہ السلام کی ساتھہ بدعت سیئہ اور حرام ہے اور نصاریٰ کی چال ہے کہ تعزیت کے ایام میں اونکے یہاں پہنیں معمول ہے روافض نے اونسے سیکھا ہے سو اوس میں مشابہت کفار اور اہل بدعت سے ہوتی ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے من تشبه بقوم فهو منهم ترجمہ جسنے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے

پس وہ اونہیں کا ہے سیاہ لباس پہننا مذہب میں اہل سنت و جماعت کے مباح ہے
لیکن محرم کے ایام میں بسبب مشابہت روافض کے بدعت سیئہ اور حرام اور
عجب یہ ہے کہ رافضیوں کی مذہب میں بھی ائمہ اطہار اور اونکے فقہا کی روایت سے ثابت ہے
کہ مکروہ ہے لبس الثیاب السود الا العمامۃ والخف ابن بابویہ قمی نے اسکی وجہ
حضرت امام جعفر صادق وغیرہ ائمہ سے یوں بیان کی ہے کہ ایسی پوشاک جہنمیوں کی لباس سے
مشابہت رکھتی ہے ننگے سر ننگے پاؤں مردے کے ساتھ قبر پر جانا شب برات میں یا گھر
نئے باسن لانا چراغان کرنا کھانوں کا جدا جدا کرنا یوں کہ یہ اللہ کے واسطے اور یہ
رسول کے اور یہ فلانے کے اور یہ بی بی فاطمہ کے واسطے اوسکو سوا بیبیوں کے
کوئی نکھاوے اور جسنے دوسرا نکاح کیا ہو وہ بھی نکھاوے کھیر کھانی سال گرہ
سوت لٹنے کی رسم ادا کرنی خواجہ خضر کا بیڑا نکالنا محرم میں تعزیہ بنانا علم اور شدا
بیرق نیزہ کھڑا کرنا یہ سب نصب ہیں انکا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہے اور کسی کی
خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی بزرگی دکھانیکو کرنا کبیرہ ہے اور اگر حلال جانکر کرے
اور اوسپر اصرار کرے تو کفر صریح ہے کھانے پینے کی چیزیں جیسا حلوا مالیدہ شربت
پلاؤ شیرینی پان وغیرہ تعزیہ اور علم یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا استانہ
اور درخت کے پاس لیجانا حرام اور ممنوع ہے اور دریا کے پاس جیسا روٹ دلیا
خواجہ خضر کا اور ان چیزوں کا کھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان چیزوں نے ان کاموں کے
ہنود لوگ ٹھاکر کے پرشاد کی صورت پکڑی ہے اور یہ چیزیں رافضیوں کے مذہب
میں بھی حرام ہیں چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من لا یحضرہ الفقیہ میں تعزیت کے
باب میں جنازے کے آخر کتاب میں لکھا ہے من جدد قبرا او مثل مثالا فھو ملعون
ترجمہ جسنے نئی قبر بنائی یعنے اپنی طرف سے اور اوسمیں مردہ نہیں اور قائم کیا مثال کو
یعنے ایسی چیز کو جو مانند نصب اور تصویروں اور بلند چیزوں کے ہے جو بتوں سے

مشابہت رکھتی ہی تعظیم اور تکریم وغیرہ مین پس وہ شخص ملعون ہی اور دوسری
روایت سے لکھا ہے کہ قد خرج من ربقۃ الاسلام ترجمہ پس بیشک وہ شخص
الگ ہوا مضبوط رسی سے اسلام کی اور ظاہر ہی کہ جھوٹی قبر وغیرہ مین داخل ہے تعزیہ اور
ضریح اور تمثال وانصاب مین داخل ہے علم شدہ بیرق اور اوسکے مانند ہی پھر یہ
اور تعزیہ تو بے شبہہ اسمین داخل ہے کافرون کی پوجے کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام
شہید دیو پری کے نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا اور کسی مرض کا پوجا کرنا شادی مین
سہرا لگانا باندھنا گنٹھ لگن مقرر کرنا کلس کھنارت جگا کندوری چوتھی کرنی مردے
کا سیوم دسوان بیسوان چالیسوان کرنا اوسمین پھول پان اوٹھانا چھہ ماہی برسی
مقرر کرنی مردیکی روح نکالنی کسی کے مرنے سے تین دن یا چالیس دن تک کھانے
پینے پہننے مین کچھ فرق کرنا باؤنی سکرات دٹی بیٹھا بولی دیوالی دنیا جتنیا کرنا مردیکے
سرھانے چراغ جلانا اوسے گھاس پر لٹانا کسیکے مرنے سے ہانڈی باسن پرانی پھینک دینا
سر مین گلے مین سیندور لگانا غلے کو ہتھیار کو زمین کو سلام کرنا حال سال کا پوجا کرنا
سالار غازی یا شاہ مدار کی ہر سال شادی رچانی جھنڈا کھڑا کرنا حضرت غوث یا
امام قاسم کی مہندی نکالنی محرم مین حیدری پہراق یا دلدل بنانا لال بی بی اولا بی بی
دسان بی بی نور بی بی کا روزہ رکھنا سوا پہر کا روزہ حضرت علی مرتضیٰؓ کی نام سی رکھنا
لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان شاہ دریا ننھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ
دینا بکرا چڑھانا منت ماننی کیونکہ یہ لوگ فی الحقیقت جن ہین یا شیاطین لوگونکے
بہکانے کو ایسے نام اپنے رکھ لیے ہین انکا قاعدہ یہی ہے کہ جب شخص کو جس سے
اعتقاد ہوتا ہے اوسکی صورت بنکر خواب مین آتے ہین اور سر پر چڑھکے بچاتی ہین
نذر نیاز قبول کروا کر اپنا مرید بناتے ہین گاے گورو کو چاول دوب دیکر ٹیکا دینا
شگون اور فال بد پر اعتقاد کرنا اپنا ستر دوسرونکو دکھانا یا اورونکا ستر دیکھنا

یا تہ بند لنگوٹا مارنا بدن مین گودنا گودوانا عورتونکو سر کے بال چھنٹیا چٹلا ڈالنا مردونکو پٹا یا ببری
گھیر اسر پر رکھنا کافرون سے لباس اور وضع مین مشابہت پیدا کرلی اور جو چیزین اسطرحکی
ہون اونکو بجا لانا صفر کے تیرہ دن کو منحوس جاننا شب برات کے چودہ روز تک
شادی نکرنی محرم کے تیرہ روز تک امام حسین علیہ السلام کو اپنے مردون کیطرح
خیال کرکے زینت کی چیزون کو اور کھانے پہننے مین بعض چیزون کو ترک کرنا

## مسلمانونکو لڑکی پیدا ہونے مین اور بعد اوسکے کیا کیا کام کرنے مناسب ہین اونکا بیان

جب لڑکا پیدا ہووے تو اوسکے دہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین
اقامت اور تالو مین اوسکے خرما ملے ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکے کے لیے دو بکرا
یا دو بکری اور لڑکی کیواسطے ایک اون جانورونکے عضو مین جیسا قربانی مین
نقصان نہین ہوتا اسیطرح عقیقے مین بھی چاہیے للہ ذبح کرکے ہڈیونکو نہ توڑے
گوشت ہڈیون سے نکالکر پکاوے اور ہند صلحا کو کھلاوے مان باپ بھی کھاوین تو
مضائقہ نہین اور نام اچھا رکھے اول درجے مین وہ نام جسمین عبدیت پائی جاوے جیسا
عبد اللہ عبد الحق عبد الکریم دوم درجے مین پیغمبرونکے نام پر جیسا محمدؐ آدمؑ ابراہیمؑ
داؤدؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ سوم درجے مین بزرگونکے نام پر جیسا ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ باقر جعفر
کاظم رضا اور سر کے بال منڈا کر اور ناخون کٹوا کر اونکے ہموزن روپیا تولکے صدقہ
کرے اور اہتمام کرے کہ جب لڑکا پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے لا الہ الا اللہ کہے
دو برس تک حد اڑھائی برس تک دودھ پلاوے پھر جب قابل تعلیم ہو یا چہار برس [illegible]
پڑھانیکو بٹھاوے بعد ختم قرآن مقدور کے موافق اگر کچھ اقربا و دوستون کو بہ نیت
ادائے شکر کھلاوے مضائقہ نہین ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہیے کہ اوسکا اچھا نام
رکھے پھر تعلیم کرے اوسکو یعنے ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا مین اوسکے کام آوین

اور جب بالغ ہو تو نکاح کر دے پس اگر وہ بالغ ہو جاوے اور نکاح نکر دیوے تو جو گناہ
وہ کریگا اوسکے باپ پر پڑیگا ہم اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ توریت میں
لکھا ہے کہ جب لڑکی کسی کی بارہ برس کی عمر کو پہونچے اور وہ اوسکا نکاح نکر دے پھر
کوئی گناہ اوس لڑکی سے ہو تو وہ گناہ اوسکے پدر پر پڑیگا ہم سات برس کی عمر میں
تاکید نماز کی کرے اور دس برس کی عمر میں اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے کے بعد
ختنہ کر دے اگر عذر ہو تو بعد اوسکے بھی کچھ مضائقہ نہیں اور مسلمان کے لڑکے کو چاہیے
کہ کچھ کسب حلال سیکھے جس سے معیشت کیطرف سے اطمینان ہو بعد اوسکے کسی
عالم دیندار کے پاس رجوع لاکر ایسی باتیں سیکھے کہ جسمیں اوسکا دین اور ایمان پکا
ہو جاوے بعد اسکے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل کرنیکے
طریقے کسی عارف کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونیکا یہی نتیجہ ہے اور لڑکیوں کو
سوائے قرآن اور علم نماز اور روزہ حج و زکوٰۃ کے کچھ نہ پڑھاوے نہ سکھاوے اور نام
اونکا بھی نیک رکھے نکاح کرنا سنت ہے اور واجب ہوتا ہے جس وقت ضرورت ہو وعظ انکے
فرماتے ہیں اچھے لوگ بہت عبادت کرتے تھے اوسکے سبب شیطان کے شر سے محفوظ
رہتے تھے اور اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے مگر اس زمانے میں اکثر نیت عیش و نفسانی
اور دولت دنیوی کی ہوتی ہے اور اوسی سبب سے جورو اور خاوند میں موافقت نہیں ہوتی
بہتیرے لوگ عورتوں کی سرکشی اور بدمزاجی اور خلاف مرضی کے سبب ایسے عذاب میں
رہتے ہیں کہ دین و دنیا کے امور اونکے ہاتھ سے جاتے ہیں پس اس مقام میں مناسب
یہی ہے کہ جب تک بہت ضرورت دامنگیر نہووے تب تک یہ بار اپنی گردن پر نہ اوٹھاوے
اور در صورت ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیوں سے کہ نسبت شہر کی صاحب حیا
و عفت و عصمت و فرمانبرداری اور خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی ہیں اور شریک
رنج و راحت اپنے خاوند کے رہتی ہیں یہ معاملہ عمل میں لاوے برخلاف شہریوں کے کہ

اونکے یہ جو ہر ہیں بغض ہین اور نا فرمانی اور آرام طلبی بیچ انکے ہین عن ابی امامۃ
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ یقول ما استفاد المؤمن
بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجۃ صالحۃ ان امرہا اطاعتہ وان نظر الیہا
سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا ومالہ رواہ ابن
ماجۃ روایت کی ابو امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کہتے تھے آپ نہیں فائدہ ڈھونڈھا مومن نے
بعد تقوی اللہ تعالی کی کسی بھلائی کو سوا اچھی نیک بخت جورو کے یعنی بعد تقوی کے مومن کے حق میں
یہ بہت بہتر چیز ہے جب کچھ فرمایا مان لیا اوسنے اور جب دیکھا اوسکی طرف خوش وقت کیا
اوسکو اور جب قسم کھائی اوسپر باہر کیا اوس سے یعنی جس بات پر خاوند نے قسم کھائی اوسنے
وہ کام کیا اور اسے سچا بنایا اور جب باہر گیا گھر سے خیر خواہی کی اوسنے اپنی نفس کی اور
اپنے شوہر کے مال کی یعنی زنا اور فسق سے اپنے تئین بچایا اور خاوند کے مال کو نقصان سے
نکاح کا قاعدہ جہاں مناسب بات ٹھہر گئی طرفین کی رضامندی کی دن دولہا
کو چاہیے کہ اچھے صاف کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر اپنے اقربا اور دوستوں کو ساتھ لیکے
دولہن کے محلے کی مسجد میں جاوے تو بہتر ہے یہ افضل ہے نہیں تو جہاں دولہن کے لوگ
قرار کریں شب کو افضل ہے یا دن کو مجلس عقد کی علانیہ ہو وے یہانتک کہ اگر
بے جھانجھ کا دف بھی بجاوے تو مضایقہ نہیں پھر اودھر دولہن اچھے کپڑے پہنے
سنواری جاوے ہاتھ پانو میں مہندی لگاوے نہایت سرمہ کپڑوں میں خوشبو لگاوے
پھر جو نکاح پڑھے اوسکو لازم ہے کہ پہلے اللہ تعالی کی حمد اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعت ادا کرے اور کچھ آیات قرآن شریف کی جو یاد ہو پڑھے اور
مہر معین پر نکاح باندھے یعنی آپسمین ایجاب اور قبول ہو جاوے دو گواہوں کے روبرو
اگر طرفین کی طرف سے یا ایک طرف سے وکیل ہو اور اوسکی وکالت پر گواہی ثابت ہو تو
اوسکا ایجاب و قبول کرنا بجای مرد اور عورت کے درست ہے اور مجلس میں شکر اور پان لاوے

روپیے پیسونکا جمع بیٹھنا اور اہل مجلس مین تقسیم ہونا سو ضایقہ نہین ہے عقد کی اگر خطبہ پڑھیں تو سنت ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ
باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و من
یضللہ فلا ہادی لہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد
ان محمدا عبدہ و رسولہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من
نفس واحدۃ و خلق منہا زوجہا و بث منہما رجالا کثیرا و نساء
و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم
و یغفر لکم ذنوبکم و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما
مثلا نکاح کرنیوالی اپنے حق مین یا وکیل اوسکی طرف سی یون کہی کہ زبیدہ یعقوب کی
بیٹی کو دو سو روپیہ سکہ مرشدآبادی کی مہر پر تیری نکاح مین دیا دولہا کہی کہ مین نے
قبول کیا اور اگر وکیل کی جگہ پر ولی ہو تو وہ مقام کی مناسب لفظ کہی پھر بعد عقد
نکاح کی مرد کو یون مبارکبادی دیجاوی بارک اللہ لک و بارک اللہ علیکما و جمع
بینکما فی خیر اور یہ دعا پڑھی جاوی اللہم ادم بینہما کما ادمت بین ادم و
حواء اللہم ازین بینہما کما زینت بین عائشۃ و محمد صلی اللہ علیہ و الہ و سلم
و رضی اللہ عنہا اللہم الف بینہما کما الفت بین علی و فاطمۃ رضی اللہ عنہما
و اخرج منہما الطیب الکثیر + بعد اوسکی رسول صلی اللہ علیہ و الہ و سلم پر درود
بھیجیں جب مرد دولہن کو گھر مین لاوی اوسدن یا دوسری دن یا تیسری دن طعام ولیمہ
کرنا تو سنت ہی اپنے مقدور کی موافق کھانا پکوا کر اپنی اقربا اور ہمسایہ اور دوستونکی ضیافت کری
اور اس ضیافت مین لوگونکو جانا مناسب ہے جبکہ کچھ عذر نہو تو معذرت کریں اور دعای خیر دیوے

مہر دس درم سے کم نہین دس درم کے تین روپے ساڑھے دس ماشے ہوتی ہین زیادہ اسسے
مقدور کے موافق جسقدر رکہے مضایقہ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
بزرگون کے قول اور چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا مہر مقرر کرنا بہت خوب ہی چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہترین عورتین وی ہین کہ جو مہرمین
چھٹائی رکھتی ہون اور خلق مین بہائی اور آپنے اپنی بیٹیونکی نکاح مین چارسو درم سی زیادہ
مقرر نہین کیا جسکا حساب کی روسی ایکسو بیس روپی ساڑھی دس ماشے کی جو اس زمانی مین
یہان رائج ہین ہوتی ہین فرمایا عمر فاروق نے بھاری مت کرو مہر عورتونکا اگر وہ
بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین اور اللہ کے نزدیک تقوی کا تو تم سب سے اس کام مین بہتر تھے
رسول خدا اور مین نہین جانتا کہ آپنے اپنی بیبیون اور بیٹیون کا بارہ اوقیہ سے زیادہ
مہر مقرر کیا ہو صرف ام حبیبہؓ کا مہر چار ہزار درم تھا سو نجاشی حبش کے بادشاہ نے
مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لحاظ کرکے نقل ہے کہ ہارون رشید نی اپنی بیٹی
کی شادی مین پوچھا کہ حضرت فاطمہؓ کا کیا مہر تھا علماؤن نے کہا کہ چارسو درم کہا کہ
وے دونون جہان کی شاہزادی تھین میری لڑکی کا دس درم مہر باندھو تاکہ
خاص و عام مین تمیز اور فرق ہو سنت کے موافق طریق مسلمانون کا مرنے کے
وقت جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنی موت کے آثار اوسکے ظاہر ہوئین تو اوسکے
اپنون یا بیگانون سے جو کوئی وہان موجود ہو اوسکو لازم ہے کہ قریب اوسکے بیٹھکے
کلمہ شہادت کا پکار پکار کر خود پڑھے اوسکو تکلیف ندی اور اگر سورۂ یٰس اور سورۂ رعد
یاد ہو تو پڑھی کہ اس سی جان کندنی کی تکلیف کم ہوتی ہی پھر بعد مفارقت روح کی جسنے
کو بخور کیا ہو اوسپر لٹا کر غسل دیوین پھر سات عضو مین خوشبو لگا کر کفن پہناوین اور
وہی اقربا وغیرہ جلد جنازی کو مقبرے مین لیجاوین اور دفن کرین اچھا طریقہ ثواب
رسانی کا مردیکے حق مین یہ ہی کہ قبل دفن کے جسقدر ہو سکے کلمہ یا قرآن شریف

یا ورد دیا کوئی سورہ پڑھکر اوسکا ثواب اوس مردیکو بخشین کہ پہلی منزل کی سختی مین کام آوے
اور بعد دفن کے اوسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن اقربا و دوست آشنا بعد نماز
وقتی کے خواہ صبح کو خواہ دوسرے وقت اوس مردیکیواسطے کچھ پڑھین اور خوشبو
شربت تقسیم کرین چنانچہ یہی رسم ہی حرمین شریفین کا عرب کے دیار مین مردیکی نجات
کیواسطے یہ معمول ہوا ہی کہ پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن ہونگے جسوقت
فرصت ہو چند مسلمان بیٹھکر کلمہ لا الہ الا اللہ لاکھ مرتبہ لللہ پڑھکر ثواب اوسکا میت
کی روح کو بخشتے ہین اللہ تعالے اپنے کرم سے اوس میت کو نجات دیتا ہی اگرچہ وہ عذاب
کے لائق ہو چنانچہ اس باب مین ایک حدیث بھی آئی ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَجَعَلَ ثَوَابَہَا لِلْمَیِّتِ
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاِنْ کَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوْبَۃِ انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی مرے سو ہزار مرتبے اوسکی روح کیواسطے کلمہ
لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالی اوسکو نجات دیگا اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا
ہی کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین بھی عمل کرتے تھے اور جو کوئی مرتا تھا اس بات کی وصیت
کرجاتا تھا پھر خواب مین اوسکو کوئی دیکھتا تھا یا حوال اوسکا نظر آتا بہشت مین
داخل ہے اللہ تعالی نے اس عمل کی برکت سے اوسے نجات دی ہی اور جناب پیغمبر
علیہ السلام سے بھی یہی ثابت ہوا ہی کہ میت کی حق ادا کرتے تھے آپکی یہ عادت تھی کہ خاص
اوسکے واسطے وقت نماز کے کہین جمع ہووین اور قرآن وغیرہ پڑھین نہ قبر پر نہ دوسری
جگہ پھر یہ سبب جو ہندوستان مین رسم تیجے کا مشہور اور معمول ہوا ہی عمل مین لانا اور
بغیر وصیت اوس شخص کے اوسکے مال سے خرچ کرنا اور اوسکے وارثون کو
اوس مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہے اسیطرح پر معین کرنا روز کا
دہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کیواسطے نا مناسب مگر ثواب پہونچانا مردون کو بغیر

مقرر کیے کسی دنکے للہ کھانا کھلانی سے خواہ نقد خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ
کے پڑھنے سے البتہ بہتر ہی جب جسکو جس چیز کی دینی کی اس امر نیک مین توفیق ہو بجا لاوے
اور اگر کھانا اور نقد اور لباس کی طاقت نہو تو صرف سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص
جتنے مرتبہ ہوسکے پڑھکر مردیکو وہ اپنا ہو یا بیگانا ہو یا برابر کا ہو یا بزرگ ثواب پہونچانا
بہت خوب اور بی تکلف ہی باقی رہی یہ رسم کہ کھانیکی چیزونکو بچھا کر زمین لیپ کر پان
پھول وغیرہ وہان رکھکر ایک شخص جب تک فاتحہ نہ پڑھے کھانیکا ثواب فاتحہ دینے
والونکی اعتقاد مین مردیکو نہین پہونچتا محض لاکاری بات اور مشابہہ ہی کفار ہنود کے
مسلمانون کو اسطور سے احتراز واجب ہے کیونکہ کھانا کھلانا ایک چیز ہے اور
قرآن شریف پڑھنا دوسری چیز پس ایک کو دوسریکا موقوف علیہ کر دینا ہی
بدعت ہی کہ اپنی عقل سے نئی رسم نکالی اگلے زمانے مین نہتھا اب اپنی عقل سے دوسرونکا
دیکھکر کرتا کب درست ٹھہر رہا ہے کہ تسلی دینی اور ماتم پرسا کرنا میت کی لوگونکا تین دن
تک البتہ درست ہی اور کھانا بھیجنا ایکدن اگر وہان بین کرنے والی عورت نہو مستحب اور
تین روز تک صرف عورتون کو سوگ کرنا بعد موت کے یعنے ترک کرنا زینت کا مناسب
زیادہ اس سے حرام اور عورت اپنے شوہر کیواسطے چار مہینے دس دن یعنی اتنی مدت
تک زینت ترک کری پھر شرع کے حکم پر عمل کرے یعنے اگر جوان ہو اور لڑکے بالے
نہون تو دوسرا شوہر ضرور کرلے لیکن اس ملک کی عورتین کافرون کی رسم کو
دیکھکر اور اوسکا اظہار بیحیائی سمجھکر زبان سی نہین نکالتی ہین [illegible]
باوجود اسکے کہ اوس کام کی قباحت اور برائی سے خوب واقف ہین بلکہ [illegible]
دیکھتے ہین کہ اس انکار سے بعضی عورت زناکار ہو جاتی ہے [illegible] اوسکا فکر [illegible]
نہین کرتے اور اوس عورت کو ترغیب نہین دیتے بلکہ [illegible]
اس بات کو معیوب اور ننگ خاندان اپنا سمجھکر اس امر خیر سے [illegible]

اور جو کہین کسی عورت نے ایسا کیا تو اوسکو حقیر جانتے ہین اور اوسکے حق مین طعن و
تشنیع کرتے ہین سو وے لوگ ان عملونکے سبب سے مورد غضب الہ اور مردود شفاعت
رسالت پناہ ہوتے ہین کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین جا بجا اسکی تاکید
کی ہے بلکہ اوسکو مستحسن بیان فرمایا ہے سو یہ اصل رسم ہندونکا ہے کہ لالچی اور
جاہل مسلمانون نے اونسے میل کرنیکے لالچ پر یہ عمل اپنے مین رائج کیا اور اپنی تمیز
نفس اور شیطان کا تابع کر رکھا اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
شان کی نسبت بڑا بے ادب ہوا کیونکہ اللہ تعالی نے یہ طریق خاص کیا ہے اپنی دوست
کے حق مین کہ اونکی بیبیون کا بعد اونکے نکاح نہو کہ وے مسلمانون کی بجای مان کے
ہین اور مان سے نکاح نہین ہوتا سو ان بدباطنون نے گویا اپنی بہنون بیٹیون وغیرہ کو
ویسا ہی جانا اور وہی مرتبہ دیا اور اس نافرمانی کا تمام عار و ننگ شرفا کی عزت
پڑے اونکی سمجھ اور اونکی شرافت پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ
أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ جب طلاق دو تم عورتونکو پھر
پوری ہوجاوے عدت اونکی پس منع نکرو تم اونکو اس بات سے کہ نکاح کرلین شوہرون سے
جب آپسمین راضی ہوین موافق شرع کے حکم کیا جاتا ہے اونکو جو ایمان لاوے اللہ پر
اور قیامت کے دن پر یہ کام بہت پاک کرنے والا ہے تمکو اور بہت صاف رکھنے والا
اور اللہ تعالے جانتا ہے اور تم نہین جانتے مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کے مضمون کا
خلاصہ یہی ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اوس عورت کو چاہیے کہ
تین حیض کی مدت گذرنے تک یا تین مہینے تک دوسرا نکاح نکرے پھر جب یہ
مدت گذر جائے تو کسیکو نہین پہونچتا کہ اوسکو نکاح ثانی سے باز رکھے اور اس آیت پر

لحاظ کیا چاہیے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا اور اوسمین کچھ برائی اور نازیبائی و سکی
بیان نہین کی بعد اوسکے کئی وجہ نکاح ثانی کیواسطے رغبت دلوائی اول وجہ یہ کہ
لوگونکو منع فرمایا ہے روکنے سے دوسری وجہ یہ فرمایا کہ یہ حکم اوسکے حق مین ہی جو
ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پس معلوم ہوا کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے
اور اوسکو قبول نرکھے اور اوسپر عمل نکرے اور اوسکو اپنا عار اور ننگ سمجھے وہ شخص
منافق ہی تیسری وجہ یہ فرمایا کہ نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہی تمکو سچ ہے کہ یہ نہین ہے
کیونکہ جسطرح ہر نیک و بد فاسق اور صالح مومن اور منافق کو کھانے پینے جاگنے سونے
کی رغبت ہوتی ہی اور اونکا دل اونکی طرف ہمیشہ مائل رہتا ہی خصوصًا جسوقت بھوک
پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو دیکھا چاہیے کہ کیسی خواہش اوسکو
اوسدم ہوتی ہے گو وہ چیز اوسکو بالفعل میسر ہونے والی ہو یا نہو بہر حال اوسکا دل
اودہر لگا رہتا ہے اسیطرح پر ہر نیک و بد کے درمیان شہوت کو پیدا کیا ہی پس
بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو عورت کیطرف خواہش ہوتی ہے اور ہر عورت
کو مرد کیطرف پھر جو بیوہ جوان ہو بالضرور اوسکی خواہش مرد کیطرف ہوگی اور
اسمین اوس سے صریح زناکاری عمل مین آویگی یا اوسکے لوازم کہ ادنی اوسکا
نظربازی کرنی اور شہوت انگیز باتین نکالنی اور سننی ہی اور اگر وہ عورت بہت
صاحب عفت اور عصمت ہی اور اپنی نفس پر قادر تو بھی بمقتضای بشریت کی شہوت کے
کام اوس سی ظہور مین آوینگے اگرچہ بسبب حیا اور شرم کی زبان پر نہ لاوی پس ان ایذؤن سے
بغیر نکاح کے پاک ہونا نہین ہوسکتا اور جب حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا کہ یہ تمھارے
واسطے بہت پاک کرنے والا ہے پھر جو کوئی اوسکو رد کرے اور اپنا ننگ سمجھے تو
وہ شخص کمال خبیث الباطن ہوا کہ سور کیطرح نجاست سی مناسبت اور الفت رکھتا ہے
اور وہ شیطان بہرشتا اپنی تئین اپنی پیشوا ولیے بھی اور کھینچتا ہی اور اپنی حیا اور شرم

گویا اوسنے زیادہ جانتا ہی سو جو کوئی ایسا کرتا ہے اپنی دینداری مین بٹہ لگاتا ہے اور صاف منکر بے ایمان ہو جاتا ہی حقیقت تو یون ہے کہ جسقدر برائی اور فساد ناکتخدا جوان لڑکی سے کہ بیاہی بیٹھی ہی ملحوظ ہوتی ہی اور اوسکے والی کو لوگون کے طعن و تشنیع کا ڈر رہتا ہے اور رات دن اوسکی فکر مین بیکل رہتا ہے اوس سے زیادہ بیوہ جوان عورت کیطرف سے سمجھا چاہیے کیونکہ پہلے بسبب اوسکے کہ وہ مرد کی کیفیت سے واقف نہین اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنے دل کو تھامے رہتی ہے باوجودیکہ جانتی ہے کہ ایکدن وہ خواہش اوسکی بر آویگی برخلاف بیوہ کے کہ ہر قسم کی لذت سے واقف ہو کر ظالمون کے نیچے مین پہنستی ہی اپنے دل ہی دلمین گھٹتی ہے اور غم کھاتی ہی آخر جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا وسواس جی مین گھسا اور ظاہر مین کچھ قابو ملا وہی جو نہین کرنا تھا کر گذرتی ہی اور اپنے والیون کے گال پر کالک کا ٹیکا لگاتی ہے کبھی وہ حرکت اوسکی مشہور ہوتی ہی کبھی چھپے چھپے افعال ناشایستہ بے شرم اور حیا کے پردہ کو پہاڑ کر گنہگار بنتی ہے اور والی اوسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہین بلکہ اگر کہین حمل رہگیا تو خود وے دیوث بنکر اوسکے چھپانے کی فکر مین پہرتے ہین چوتھی وجہ یہ کہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے جانتا ہے اور تم نہین جانتے یعنی اوسکے فوائد جتنے اللہ کو معلوم ہین تمکو نہین پھر جو کوئی اوسمین قبح ظاہر کرے اور برائی دلمین لاوے تو گویا اوسنے اپنے علم کو اللہ تعالے کے علم سے زیادہ جانا اور اللہ تعالے کے کلام مین خطا کا اور اپنے افعال مین درستی کا قائل ہوا اعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ترجمہ پس اگر طلاق دے وہ مرد اوس عورتکو پس حلال نہین وہ عورت اوس مرد کو جب تک کہ وہ نکاح نکرے دوسرے شوہر سے حکم کرتا ہے کہ حلال اسکی یہ ہے جب مرد نے اپنی عورتکو تیسری مرتبہ طلاق دیا تو وہ

اوسپر حلال نہیں جب تک وہ عورت دوسرے سے نکاح نکرے اور وہ مرد پھر اوسکو طلاق نہ دے اگر ایسا ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق میں نکاح سے حلال ہوتی ہے سو اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ترجمہ اور نکاح کر دو بیوہ عورتوں کا اپنے اقربا سے اور نیک بختوں کا اپنی غلام اور لونڈیوں سے اگر محتاج ہوں غنی کریگا اللہ انکو اپنے فضل سے اور اللہ صاحب مقدور والا دانا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کا حاصل مضمون یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کے والیوں کو حکم کرتا ہے کہ اونکا نکاح کر دیں پس اس آیت سے بھی نکاح ثانی کی حلت معلوم ہوئی بلکہ کئی وجہ سے ترغیب لانا نکاح ثانی کا اس سے ثابت ہوا پہلی وجہ یہ کہ وانکحوا کا لفظ جو امر ہے اصل میں موضوع ہے واجب ہونے کیواسطے ہر چند وہ وجوب کی مقام میں نہو لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم میں بڑا اہتمام منظور ہے دوسری وجہ یہ کہ لفظ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ میں اشارہ ہے تونگر دینے کے وعدے کا اگر مفلس ہوا وسمیں بھی اس کام کی بڑی خوبی منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب ہے یعنے اگر فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کر دیگا تم اس سے مت ڈرو اور اللہ پر توکل رکھو پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اوسکی رغبت کیا چاہیے اور اوسکی مانع کے دفع کرنیکو اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈھنا چاہیے اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کا لفظ من فضلہ سے خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی یہ کام کریگا اللہ تعالیٰ کا فضل اوسکے شامل حال ہوگا اور یہ بڑی عنایت ہے پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سبب سے حاصل ہوئی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرُوْهُنَّ الْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلٰوةُ اِذَا جَاءَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا ترجمہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی تین چیزیں ہیں کہ دیری نکرو

اوسمین جنازہ جب حاضر ہو یعنی اوسکی نماز مین تاخیر نکرو اور نماز جب اوسکا وقت
آجاوے یعنی پہلے وقت مین پڑھنا افضل ہے اور بیوہ عورت جب پاوے تو کسی کو
اوسکے لایق یعنی فی الفور اوس عورت کا نکاح کردے اور یہ رسم بیاہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی بیٹیون اور حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی بیٹیون کے اور حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ کی بی بی کے اور بہت سی بیبیون کے عمل کے برخلاف ہوا اور گویا اوس
شخص نے اون بیبیون پر اور اونکے اقربا اون پر عیب لگایا اور اپنے تئین اونسے
افضل جانا ہان ایک یہ بات علیحدہ ہے کہ اوس عورتکو بذاتہ اس کام کی خواہش نہو یا
لڑکون والی ہو اور وہ اپنے لڑکون کی خدمتگاری مین اسقدر مصروف ہو کہ
اوسکا اودھر کبھی خیال نہ آوے تو البتہ ایسی عورت پر اللہ تعالے کا رحم ہوتا ہے
اور وہی اوسکی عصمت کا محافظ رہتا ہے جن بیبیونکا نکاح ثانی ہوا اونکا بیان
بی بی رقیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی پہلا خاوند اونکا عتبہ بن ابی لہب اور
دوسری خاوند اونکے عثمانؓ دوسری لڑکی حضرت ام کلثوم پہلا خاوند اونکا عتیبہ بن
ابی لہب اور دوسرے خاوند اونکے عثمانؓ اور ام کلثومؓ حضرت فاطمہؓ کی بیٹی کا اونکو
چار نکاح کرنیکا اتفاق ہوا پہلے خاوند اونکے حضرت عمر فاروقؓ بعد اونکے جعفر طیار کی
تین بیٹیون نے ایک کی بعد دوسری نے نکاح کیا پہلے عون دوسرے محمدؓ تیسرے عبد اللہ
اور حضرت کی بیبیونسے سوائے حضرت عائشہؓ کے سبکو متعدد نکاح کرنیکا اتفاق ہوا مثلاً
حضرت خدیجہؓ کہ جو سب مین بزرگ اور افضل تھین اونکو تین نکاح کرنے کا اتفاق ہوا
اسیطرح حضرت حفصہ و حضرت زینب و حضرت میمونہ و حضرت ام سلمہ و حضرت سودہ و حضرت
جویریہ و حضرت ام حبیبہ و حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن کے تئین غرض سبکو سوائے حضرت عائشہ
کے یونہین کسیکو دو نکاح کسیکو تین نکاح کا اتفاق ہوا اور حضرت کی اہلبیت مین بھی حضرت
امامہ بی بی زینب حضرت کی بیٹی ہین انکو دو نکاح کا اتفاق ہوا پہلی خاوند انکے حضرت مرتضی علی

کرم اللہ وجہہ اور دوسری خاوند اونکے مغیرہ بن نوفل کہ حضرت مرتضی علی علیہ السلام نے
مرنے کے وقت اس بات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر اس بی بی کو میری خواہش نکاح
ہو تو مغیرہ سے نکاح کروادین اور اشراف مین سے عرب کی جن بیبیونکا نکاح ہوا اون کا نام
ام رومان حضرت عائشہ رض کی مان پہلا خاوند اونکا عبداللہ بن سنجرہ اور دوسرے شوہر اونکے
حضرت ابوبکر صدیق اور اسما بنت عمیس بی بی حضرت صدیق رض کی مان محمد بن ابی بکر کی بہن
حضرت میمونہ زوجہ حضرت علیہ السلام کی اول شوہر اونکے جعفر بن ابیطالب اور دوسرے
خاوند اونکے حضرت صدیق اور تیسری شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اونھین بی بی
اسمانی حضرت فاطمہ رض کو غسل جنازہ کا دیا تھا یہان غسل کا ذکر اسلیے کیا گیا کہ بعضے مرد اور بعضی
عورتین جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کام سے واقف نہین یا اپنی بد باطنی سے
اوسکو برا جانتے ہین جس عورت نے دوسرا نکاح کیا اوسکے پاک اور طاہر ہونے
مین بھی شک لاتی ہین چنانچہ بی بی کا دانہ یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نیاز جو کھانا
پکا دین اوسکو نہین کھلاتین یا بد اونکو حقارت کی راہ سے دو خصمی عورت کہتی ہین سو یہ
بات کھلی ہوی کہ ایسا سمجھنا اون لوگونکا بہت برا اس سے اونکے ایمان مین خلل آتا ہے
ہرگز ایسی بات زبان سے نہ نکالا چاہیے بلکہ اوس بی بی کو کسیطرح ہرگز حقیر اور ذلیل
سمجھا نہ چاہیے اور بعد دفن کرنیکے کسی مسلمان کو نچاہیے کہ کسی مسلمان کی قبر کو پختہ بناوے
اور اوسپر گنبد اوٹھاوے اور چھت لگاوے اور وہان قبر کا مجاور ہو کر بیٹھے اور اوسکی
تعظیم اور توقیر کے لیے مسجد مین گاڑے یا قبر کو مسجد بناوے رات کو چراغان کرے اور
کسی مطلب کے لیے نذر منت مانے اور شیرینی مالیدہ چڑھاوے کیونکہ یہ سب حرام ہے اور ناجائز
عن جابر رضی اللہ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
یجصص القبور وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم کہا جابر رض نے کہ منع فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پختہ کیا جاوے قبر اور بنایا جاوے کچھ اوسپر عمارت سو

یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اوسپر روایت کی مسلم نے اور روایت کی نسائی نے اسطرح کہ منع فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا بڑھایا جاوے اوسپر یعنی مٹی پر اور
کچھ زیادہ کرین جیسا خیمہ شامیانہ چادر یا کچی پاٹ جاوے وہ اور مواہب الرحمن مین اور
فتاوی عالمگیری اور عینی اور شرح کنز اور مستخلص اور بحر الرائق مین بھی ایسا ہی لکھا ہے
پھر جو کوئی خلاف ان حدیثون اور ان روایتون کی ان کامون کے جائز ہونیمین کچھ تقریر کرے
اور لکھے تو وہ ہرگز معتبر نہین

## محرم کے مہینے مین جو کرنا چاہیے اوسکا بیان

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اوس مہینے کو متبرک جان کر بعد حمد اور درود
پیغمبر خدا کے اپنے عقبے اور دنیا کی بہتری کیواسطے دعا مانگے اور عاشورہ کے
دن کو یعنے دسوین تاریخ محرم کی ان کامون اور ثواب باتین عمل مین لاوے جیسا روزہ
رکھنا نمازین پڑھنی غسل کرنا سکتا تو نہین ملاپ کرنا اور کرادینا بیمار کو پوچھنا
یتیم پر مہر کرنا دیندار عالمون سے ملاقات کرنی اللہ تعالی سے دین و دنیا کی خیریت
چاہنی اہل و عیال پر کھانے پینے کی اور دونون سے زیادتی کرنی اللہ کی راہ مین صدقہ
دینا آنکھون مین سرمہ لگانا قرآن تلاوت کرنا اور یہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک ہے
اکثر انبیا اور اولیا کی شدت اور کلفت رنج و غم اس دن دفع ہوا ہے اور اللہ تعالی کے
یہان اونکو بڑا درجہ ملا ہے چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی اوسی طریق قائم بر مظلومیت
اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اور پیغمبر آخر الزمان یعنی اپنے نانا کے خاندان مین کہ
اور سب مرتبہ اور بزرگی وہان موجود تھی مگر شہادت نتھی سو اونکی سبب اوسکا درجہ
بھی ہاتھ لگا تمام درجے علمیت اور محبت اور شہیدیت کے پہنچ گئے اور اس معاملے مین
نتیجہ صبر اور شہادت اور شقاوت کی پوری ہوئی اور دنیا دار فاسقون اور ظالمون
کا حال کھل گیا دینداروں صالح شرع کی پیروی کرنے والون کا استقلال ظاہر ہوا
دونون قسم کی آدمیون کا امتحان عمل مین آیا ایسا لوگون کے عملون سے ثابت ہوا ہے

کر اوس شب کو اور روز کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورۂ فاتحہ کی پندرہ بار
پچیس بار سورۂ اخلاص بامید حفظ الٰہی حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے ادا کرے تو
بڑا ثواب پاوے اور کھانا کھلانا اور شربت پلانا غربا اور مساکین کو اور قرآن
پڑھنا واسطے اماموں علیہما السلام کی جانب سے اوس دن مومنین البتہ زیادہ اجر رکھتا ہے کیونکہ
ایام اور زمان مبارک میں نیکی کا ثواب اور روشنی زیادہ ہوتا ہے باقی اور جتنی
رسمیں ہیں جو فرقے کیا سنی کیا شیعہ عمل میں لاتے ہیں وہ دوستی کے پہچانے
امام علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں کیونکہ اونہوں نے جان تک بھی دی پر
بدعتی کی تابعداری نکی اور یہ سمجھا بدعت کے کام کرکے اونسے دوستی پیدا کیا چاہتے ہیں
اور رضا اور جبر کے مرثیے ہیں اونکی تابا لگاتے ہیں اور ظالموں کے ظلم اور بے ادبی کی
حقیقت اور اونکی بیکسی اور ناچاری کی کیفیت ہر سال نئی وضع سے تمام شہروں کی
گلیوں اور کوچوں اور بازار وغیرہ سوانگ بنا بنا کر ناچنے کودنے بیان کرتے پھرتے ہیں
وہ شخص حقیقی ایسے اعمال کی سزا اونکو دیتے ہیں جو بیماری یا وبا ہیں اور پیر و مرشد و سنی ایسا سلوک
کرتے ہیں اور پھر دعوی اہلبیت کی محبت کا کیے جاتے ہیں اور شب برات میں بھی نیک کام
جیسے غسل کرنا اور نماز پڑھنی اور کھانے کی زیادتی کرنی بلا تعین و تخصیص اہل و عیال پر
اور سرمہ لگانا بہتر ہے کیونکہ یہ شب بھی ایام متبرک سے ہے آدمیوں کے تمام برس کی رزق
اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب کو ہوا کرتی ہے اور لوح محفوظ سے ان کاموں کی
فردیں لکھی ہوئیں فرشتوں کے حوالے ہوتی ہیں کہ اسکے موافق تمام سال میں وہی کام ہوا کریں
سوای اونکی اور کام جو جو بدعتیوں نے نکالا ہے جیسا چراغان کرنا اور حلوا روٹی ہی پکانا
اور آتشبازی چھوڑنی اور بلا ضرورت بدون نیت یا منتوں کے کھانا نہ پکانا اور جدا جدا ایک
کی نام سے فاتحہ دینا بعضے مشابہ کفار ہیں اور بعضے اسراف سے خالی نہیں مسلمان کو چاہیے
کہ ایسی باتوں سے پرہیز کرے دور رہے مشائخوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ جو کوئی شیاں کا

پندرھوین شب کو دوگانہ سو رکعت نماز پڑھے اسطرح کہ بعد سورہ فاتحہ کی دس دس
مرتبہ سورہ اخلاص ہر ایک رکعت مین بلاوے یا دس رکعت پڑھے اور بعد سورہ فاتحہ
کے سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت مین سورہ اخلاص بلاوے تو بڑا ثواب پاوے اب اے بھائیو
اگر مسلمان اور محمدی ہو اور بہشت مین داخل ہو کر گناہون سے نجات اور اللہ تعالے
کی رضامندی کی دولت حاصل کیا چاہتے ہو تو طریقہ اپنا محمدی کرو اور بدعتی فرقونکی
راہ چھوڑو بلکہ جو کوئی کیسا ہی لائق اور فائق ہو اور سنت نبی کا پیرو نہو تو اوسکو
شیطان سے بدتر جانو الٰہی ہمکو اور سب مومن اور مومنہ کو محمدی طریق پر چلنے اور نبی صاحب کی
سنت کی اختیار کرنیکی توفیق دے آمین یا رب العالمین بحرمت محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

## تیسرا باب علم کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ترجمہ کہہ دے اے
پیغمبر لوگونسے کیا عالم یعنے جاننے والے اور جاہل یعنے نجاننے والے برابر ہین یعنے جو
لوگ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کی علم سے اور اوسکے احکام سے واقف ہین
اور جو ان باتونسے آگاہ نہین برابر ہین اونکا درجہ انکے درجہ سے بہت بڑا ہے جیسا
دوسرے مقام مین فرمایا ہے کہ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ترجمہ اندھا اور
آنکھوالا برابر نہین یعنے جسکو سوجھتا ہے وہ تمام حکمون پر اللہ کے چلتا اور اوسکی
رضامندی ہمیشہ ڈھونڈھتا ہے اور جو سوجھتا نہین کہ فقط وہ دین کی باتون سے
اندھا ہے اور دنیا کے کامون مین خوب چوکس رہتا ہے جسمین عیش و آرام حاصل ہو
وہی کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
ترجمہ نہین ڈرتے ہین اللہ سے اوسکے بندونمین سے مگر جو عالم ہین یعنے جو
حقیقت مین عالم ہین وہی اللہ تعالی کی حکمت اور عظمت کی شان اور اوسکی
رضامندی کی احکام اور فرمان سے ڈرتے ہین اور نفس و شیطان کی پیروی سے

اپنے تئین الگ رکھتے ہین دنیا کی دوستی اور اوسکی ناپائدار خوبیون پر نہین بہولتے
اور اللہ کے دشمنون کی تابعداری اور خوشامد مین لگے نہین رہتے اونکی رضامندی
اور صحبت کا دم شب و روز نہین مارتے اونکے بہلے سے اپنا بہلا نہین جانتے اور
اونکی برائی سے اپنی برائی نہین سمجھتے برخلاف اون علماؤن کے جو اپنا شیوہ
ہدایت کا چہوڑکر شیطان کے خلیفے بنتے ہین بلکہ مسلمان دیندارون کی جنہین
حقارت ہو اوسکی پیروی مین لگے رہتے ہین ایسے ہی عالمون کے حق مین اللہ تعالی نے
فرمایا کہ جو گدہے ہین جنپر لدی ہین کتابین سوا بوجہ اوٹھانیکے اونسے کچہہ کام
نہین ہوتا اور بجز فساد اور گمراہی کے اور اچھون کو بدراہ کرنیکے کوئی شیوہ اونکو
نہین سوجہتا اور کتابون کے پڑہنے سے اونکو ہرگز فائدہ نہین پہونچتا بلکہ اپنی فن
مین اور بگڑتے ہین دین کی دولت دنیا کی زینت حاصل کرنے مین کہوتے ہین اور علم
ایسی چیز ہے کہ اگر تہوڑا بہی اوس سے دین بچا رہے تو ہزارون طرحکا فائدہ اپنے تئین
اور دوسرون کو پہونچے اسواسطے ہر مسلمان پر سیکہنا اسکا واجب ہے چنانچہ فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ
لیکن علماؤن نے اس بات مین اختلاف کیا ہے کہ وہ کونسا علم ہے متکلمون نے کہا ہے کہ وہ علم
کلام ہے کہ اللہ تعالی کی معرفت اوس سے حاصل ہوتی ہے اور فقہانے کہا ہے کہ وہ علم فقہ ہے
کہ حلال اور حرام اوس سے پہچانی جاتی ہے اور اہل حدیث کہتے ہین کہ وہ علم
کتاب اور سنت ہے کہ شریعت کا اصل علم وہی ہے اور صوفی کہتے ہین کہ وہ دل کے احوال کا علم
ہے کہ بندے کی راہ حقتعالی کیطرف اوس سے ہے بہر حال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا یہ
سب علم اوسپر واجب نہین ہوتے لیکن اوسوقت واجب ہوتے ہین کہ جب کلمہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنے سمجہے اور اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کی باتین جو ایمان کے
باب مین لکہی ہین حاصل کرے اور سب حقون حقتعالی اور پیغمبر علیہ السلام کی اور آخرت

کے حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ سبحانہ تعالی کی کچھ مطالب ہین کہ بیان سے
رسول علیہ السلام کے لوگونکو معلوم ہوتی ہین جب یہ معلوم کیا تو وہ چیز کا علم اوسپر واجب ہوا
ایک وہ جو دل ہی سے علاقہ رکھتا ہی اور ایک جو بعضا سرایت کرنیکا اور ایک نکرنیکا سو کرنیکا علم
ایسا ہی کہ دن چڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی ٹھہری تو طہارت اور نماز کا علم
جسقدر کہ فرض ہی اوسپر واجب ہوا اور جسقدر سنت ہی سنت ہوا پھر جب رمضان کا آیا
روزہ کا علم واجب ہوا اور جب کبھی دنیا سے مال برس بھر رہا یا دو سو درہم روپیا اس میں ایک برس
رہا پایگا یہی نفیس بکری یا اونٹ اوسکی قاعدہ کی موافق ہی تو علم زکوۃ کا واجب ہوا اور جب
حج کے مہینے آئے اور مقدور ہوا تو حج کا علم واجب ہوا اسیطرح جو کام شرعی آگے آیا اوسکا
علم واجب ہوا اور نکرنیکا علم ہر کسیکے احوال کے موافق ہوتا ہے ایک شخص ہے کہ وہ
ریشمین کپڑے پہنتا ہے یا شراب پینے والونسے صحبت رکھتا ہی کسب حرام سے
مال جمع کرلیتا ہے تو عالمون پر واجب ہی کہ اوسکو اون باتونکا علم سکھادین کہ حرام
ہین یا یہی جو دل سے علاقہ رکھتا ہی وہ دو قسم پر ہی ایک یا اوسکے حالات سے
علاقہ رکھتا ہے اور دوسرا اعتقاد سے جو حالات سے علاقہ رکھتا ہے اوسکی مثال یہ
ہی جیسا کہ کبر اور حسد اور غضب اور جو جو اخلاق رذیلہ ہین یہ حرام ہین اوسکا علم واجب ہی
اور جو اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہے ایسا ہی کہ جب اوسکو کسی بات مین اعتقاد کے شک
واقع ہو تو اوسپر واجب ہی کہ اوسکی حقیقت دریافت کرے اور اس شک کو دل سے نکالے
پس جب معلوم ہوا کہ ہر کسیکو اس بات کا علم جو اوسکے سامنے آوے واجب ہی تو عوام
کو ہمیشہ اس سے خطر ہی کیونکہ ایک کام اونکے آگے آیا اور وے نہین جانتے کہ اسمین
کیا حکمت ہی لیکن اس نجاننے سے وے معاف نہین ہین گے اور اونکا ایسا بیجا
عذر پیش نجائیگا اور پہلی تقدیر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق مین کوئی چیز علم سی
بہتر نہین مگر جو لوگ علم حاصل کیا کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کی کاموں کو رونق

دنیا اور اوس سے جاہ و دولت پیدا کرینا اونکے حق میں بہتر ہی کہ اس نیت سے علم سیکھیں بلکہ
کسی سب پر دل لگاویں کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم سیکھتے ہیں وے شیاطین الانس ہوتے ہیں
ہزاروں اونسے شاگردی کرکے جہنم کے لائق بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے فتنے سے لوگوں کو
محفوظ رکھے چنانچہ اسی پر ایک نقل یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب میں دیکھا بیکار
بیٹھے پوچھا کہ تم تو گمراہی کی دھن میں رات دن لگے رہتے ہو تمہاری بیکاری کا کیا سبب اوسنے
جواب دیا کہ جب سے اس آخری زمانے کے علما پیدا ہوئے ہر ایک میرے رشید شاگردوں سے
بدچالی اور گمراہی کے فن میں پکے ہو گئے جو مجھے کرنا تھا یہ سعادتمند فرزند شب و روز اوسکی
تدبیرات میں لگے رہتے ہیں میری خواہش کے کام بخوبی ادا کرتے ہیں اب میں خوشیاں
کرتا ہوں بیفکر ہوکر اونکی خیریت منانا ہوں پھر پوچھا اوسنے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعضے
انہیں سے نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں جو تجھیں ستاتے ہیں ڈھاری بڑھاتے ہیں
تسبیح ہاتھ میں لیکر چلتے ہیں یہ تو صورت اہل شرع کی ہے کیونکر انسے ایسے کام ہوتے ہیں
جنسے تیری رضامندی حاصل ہوتی ہے اوسنے جواب دیا کہ یہ بھی میں شاگردی اور
پیروی میری ہے کہ ظاہر میں حاجی اور ملا اور عالم اور مشائخ کی صورت بنائے رہنا
اور باطن میں پرلے درجے کے حسد اور بغض اور کینہ اور مکر و فریب و بدخواہی اور طمع اور
بدمعاملگی کے رنگ سے دل کو سیاہ رکھنا کہ سچے مسلمان جو دنیا کے کاموں میں بڑے بیوقوف
ہوتے ہیں وہ انکے جال میں جلد پھنسا لیویں اور اونکی جان اور مال کو ایکدم میں تاراج
کریں کسیکا مال و جان لیں کسیکا جوہر ایمان لیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ
من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم
ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب آدمی مرتا ہے کٹ جاتا ہے
اوسکا عمل یعنی اوسکو ثواب ملنا ہر ایک عمل سے جاتا رہتا ہے جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ

مگر تین عمل سے باقی رہتا ہی ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قایم و دائم ہی جسطرح
کسی مال کا وقف کرنا اللہ کی راہ مین اور خلق اللہ کی نفع کیواسطے بنا دینا جیسا
کنوان حوض مہمانخانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ یا ایسا علم جس سے لوگ انکو فایدہ پہونچے یعنی تعلیم
اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی رو سے یا لڑکا نیکبخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہی اوسکے
واسطے +م+ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نفس
عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن
یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا
والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا
یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت
من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت
علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم
اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم +م+
کہا ابوہریرہؓ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو
کسی مسلمان سے جیسا کہ تنگی کی جیسا کہ قرض اور مصیبت دور کیا اللہ تعالی نے اوس سے
عاقبت کی فکر و غم کو اور جسنے آسان کیا کام اوسکا جو مشکل مین پڑا تھا جیسے قرضدار کو
مہلت دی یا قرض اوسکا ادا کر دیا آسان کریگا اللہ تعالی اوسپر دنیا اور آخرت مین
اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا یا ستر پوشی کی ننگے مسلمان کی چھپا دیگا اوسکے
عیب اللہ تعالی یا پہنا دیگا خاصے کپڑے اوسکو دنیا اور آخرت مین اور اللہ صاحب
مددگاری مین متوجہ رہتا ہی اوس بندہ کی جب تک وہ مددگاری مین رہتا ہی اپنے
بھائی کے نفع پہونچانے مین یا ضرر کے دفع کرنے مین اور جو کوئی اختیار کرتا ہی ایک
راہ اور طلب کرتا ہی اوسمین علم دین یعنی خود علم سیکھتا ہی یا سکھانے کے اسباب

موجود کر دیتا ہے یا اور انکو علم سیکھنے میں اونکی حاجت روائی کرتا ہے مقبول دیتا ہے
واسطے اوسکے اللہ تعالی ایک راہ جنت کی طرف یعنی اوس سے ایسے کام کروا تا ہے
جس سے بہشت میں جاوے اور جمع نہیں ہوتے ہین لوگ اللہ کے گھروں سے
کسی گھر مین اسلیے کہ پڑھین قرآن اور پھر پڑھا کرین اوسکو آپس مین یعنی مسجدون مین
جمع ہوکر قرآن کے سیکھنے سکھانے کا چرچا کرین اور اوسکے امر و نہی سے واقف
ہون اور واقف کرین مگر نازل ہوتی ہے اونپر بے پروائی اور اطمینان قلب کہ
اوس سے دنیا کی خواہشین اونکے دل سے دور ہوتی ہین اور کسیکا ڈر سوای اللہ
نہیں رہتا اور اوسکے حضور کا لطف جس سے حاصل ہوتا اور گھیر لیتی ہے اونکا رحمت
اور طواف کرتے ہین اوسکے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالی اونکا اپنے
مقربون سے یعنے اونکی عبادت کی خوبیونکا بیان فرماتا ہے جس سے آدمیونکو
فخر حاصل ہوتا ہے اور فرشتون کا طعن اونکی نافرمانی پر جو آگے کیا تھا مٹ جاتا ہے
اور جسکے عمل نے پیچھا کیا اوس سے وہ بڑھ نہیں جاتا اپنے نصیب سے یعنے اگرچہ کوئی
عالی نسب ہوا اور اوسنے اللہ تعالی کی رضامندی کے کام نہیں کیے تو صرف
نسب کے سبب سے ہرگز اوسکو درجے حاصل نہیں ہوتے کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ
لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ + ترجمہ اور تحقیق عالم اوسکے
واسطے مغفرت چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان
جو پانی میں ہین اور تحقیق بڑائی عالم کی عابد پر جیسا بڑائی چودھوین رات کی

چاند کو تارون پر اور تحقیق عالم وارث ہین انبیا کے اور بیشک پیغمبرون نے نہین چھوڑا
بعد اپنے درہم اور دینار کو اور چھوڑا ہی اپنے پیچھے علم کو پس جسنے اوسکو سیکھا پایا اوسنے
بڑا حصہ یعنی خوب علم سیکھے تھوڑے پر قناعت نکرے روایت کی احمد اور ترمذی اور
ابوداؤد وغیرہم عن ابی ہریرۃ فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
ان اللہ عز وجل یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا
دینہا رواہ ابوداؤد کہا ابوہریرہ نے اسمین کہ جانتا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہی اس امت کیواسطے ہر سو برس کے سر پر
ایک شخص کو کہ تازہ کرتا ہے وہ اس امت کے لیے اونکے دین کو یعنی ایسا شخص پیدا
ہوتا ہے کہ دین کو تقویت دیتا ہے اور نئے سر سے اچھی باتونکو زینت بخشتا ہی اور بد
باتون کو دفع کرتا ہے عن الحسن رضی اللہ عنہ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من جاءہ الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ
وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی ترجمہ حسن کہتے
ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکی آئی موت اس حال مین کہ وہ
طلب کرتا ہے علم کو اسلیے کہ زندہ کرے اوس سے اسلام کو یعنی دین کے علم کو حاصل
کرتا ہے مسلمانی کی قوت کو نہ اسلیے کہ اوس سے جاہ و مال دنیا کا اور لذات شہوات
نفسانی پیدا کرے مرتے دم تک پس درمیان اوسکے اور نبیون کے ایک درجہ ہوگا
بہشت مین یعنی بہت تھوڑا فرق ہوگا عن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر
دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا کہا ابو درداء نے
سوال کیا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا حد ہی اس علم کی جسکے حاصل ہونے سے

آدمی فقیہ ہوتا ہے فرمایا آپ نے کہ جسنے یاد کین میری امت کے فائدہ کے لیے چالیس حدیثین
اوٹھاویگا اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن فقیہ اور ہونگا مین اوسکا شفاعت کرنیوالا
گناہونپر اور گواہی دینے والا اوسکی عبادت پر انس کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے آیا جانتے ہو کہ تم مین کون زیادہ بہتر ہے اور پسندیدہ بخشش اور سخاوت کی رو سے
کہا لوگون نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اللہ تعالی بخشش اور [illegible]
مین سب سے کامل تر ہے بعد اوسکے آدمیونمین سے زیادہ تر مین ہون اور اونمین سے زیادہ
بعد میرے وہ شخص ہے جسنے حاصل کیا علم پھر پھیلایا اوسکو تعلیم سے یا تصنیف سے یا
کتابت سے بھی آویگا وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کے یا فرمایا کہ آویگا مانند
ایک امت کے یعنے جیسے کوئی ہمراہ امرا وار عزت اور شوکت سے آتا ہے اوس دن
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد و
ابوداود والترمذی وابن ماجۃ [illegible] کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو پوچھا جاوے اوس علم سے کہ وہ جانتا ہے پھر چھپاوے وہ اوسکو لگام
دیا جاویگا وہ دوزخ کی آگ سے یعنی ایک عالم ہے کہ اوسکو دین کے مسئلے یاد ہین
اور ناواقف نے سوال کیا اور وہان دوسرا عالم نہین ہے اور کوئی دلیل
نہ بتانے کی نہین رکھتا پھر جو وہ سائل کو نہ بتاوے تو البتہ وہ [illegible]
ہوگا عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف
بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ
عن ابن عمر [illegible] کہا کعب بن مالک نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ جسنے علم حاصل کیا اسلیے کہ جھگڑے علما سے یعنی بحث کرے اونکے ساتھ [illegible]

یا اسواسطے کرنا دانون مین قضیہ لگا دے اور اونکو شک مین ڈالے یا اسلیے کہ
پھیرے اوس سے آدمیون کے منہ کو اپنی طرف یعنے لوگون سے اوسکے
سبب مال اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی مین خرچ کرے غرض ایسے مطلبون
کے حاصل کرنے کو جو کوئی علم حاصل کریگا ڈالے گا اللہ تعالی اوسکو جہنم مین
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اناسا
من امتی یتفقہون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون نأتی الامراء
فنصیب من دنیاهم ونعتزلهم بدیننا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی
من القتاد الا الشوک وکذلک لا یجتنی من قربهم الا قال محمد
بن الصباح کانہ یعنی الخطایا رواہ ابن ماجۃ + مسلم + کہا ابن
عباس نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ میری امت مین
سے فقیہ ہونگے دین مین اور پڑھین گے قرآن کہنے لگے جاتے ہین ہم امیرونکے پاس
پہونچین گے اور لین گے ہم کچھ اونکی دنیا سے اور الگ رہین گے ہم اونسے اپنی دین کو
اور نہین ہوتا ایسا یعنی دونون جمع ہون لائق ہونا دین مین اور امیرونسے صحبت
رکھنی جیسا نہین پیدا ہوتا کنٹیلے درخت سے مگر کانٹا اسطرح نہین حاصل ہوتا امیرونکی
نزدیکی سے مگر نقصان و وبال و زیان کہ جسکی تقریر سے زبان عاجز ہے کہا محمد
بن صباح نے جو شیخ ہین بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور احمد کا کہ اس حذف سے مراد ہے
گناہ یعنے قرب امرا سے حاصل نہین ہوتا مگر گناہ اور زیان اور وہ اسقدر ہے کہ
زبان اوسکے بیان سے کوتاہ ہے اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عالم دیندار کو ہمیشہ
امیرونکی صحبت سے سوا نقصان دین اور گناہ کی کچھ فائدہ نہین یہ تو مسلمان امیر کا حال ہے
وائے حال ہے اونکی جو اس زمانے مین عالم کہلاکر کفارونسے صحبت اور میل کی آرزو رکھتے ہین
ہزار جان سے اونکی خوبی اور تعریف مین رطب اللسان رہتے ہین اور اونکی موافقت

اور سیل کو اپنا فخر جانتے ہیں اور اونکی تابعداری کو اپنا مطلب خاص سمجھتے ہیں عن
علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم الرجل
الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ
نیک مرد ہی جو کہ فقیہ ہے دین میں یعنے دین کے احکام کا عالم ہے اگر احتیاج لاویں
لوگ اوسکی طرف نفع پہونچاوے وہ اونکو اور اگر بے غرض ہوویں لوگ اوس سے تو بے غرض
کرے وہ اپنی نفس کو اونسے یعنے عالم کو لائق یہی ہی کہ محتاج نکرے اپنے تئیں خلق
کیطرف اور خواہش نکرے اونکی صحبت کی اور طمع نکرے اونسے فائدہ اوٹھانیکی
لیکن اگر لوگ اوسکی طرف احتیاج لاویں اور مضطر ہوں اور دوسرا کوئی عالم نہو کہ
اوس دین کے احکام دریافت کریں تو اوس عالم کو لازم ہے کہ لوگوں سے صحبت
رکھے اور اونکو نفع پہونچاوے اور محتاج نہوں اور استغنا دکھلاویں تو اپنے تئیں
الگ کرے اونسے اور اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول ہووے اور دین کی کتابوں کے
مطالعہ اور تصنیف اور علم کے مشہور کرنے میں مصروف رہے اور بی بی عائشہ رض نے کہا کہ
میں نے سنا حضرت علیہ السلام سے یوں فرماتے تھے کہ اللہ تعالے نے وحی بھیجی
میری طرف کہ جسنے اختیار کی راہ علم کے حاصل کرنے کی لیس آسان کروں گا میں
اوسکے واسطے راہ جنت کی اور جسکی آنکھوں کی روشنی لیتا ہوں میں بدلا دیتا ہوں میں
اوسکو بہشت اور زیادتی علم کی تھوڑی سی بہتر ہی عبادت کی زیادتی سی اور مضبوطی دین
کی ورع یعنی پرہیزگاری ہی نزدیک بعضوں کے ورع کا مرتبہ تقوی سے بڑا ہے تقوی کے
پرہیز کرنا حرام سی اور ورع رہنا شبہہ کی چیز سے اور بعضوں کے نزدیک برعکس
اسکے اور فرمایا علیہ السلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا ایک ساعت رات کو بہتر ہی تمام
شب کے جاگنے سے یعنی عبادت میں کاٹنے سی + م + وعن ابی ہریرۃ رض قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ
مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ
أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ
وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَبَيْهَقِي فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ + کہا ابوہریرہ رضی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرنیکے اوسکے عمل اور نیکیون کا ثواب پہونچتا ہی مومن کو
وہ علم ہے کہ سیکھا اور لکھایا اوسکو لوگون میں اور لڑکا نیک اوسنے چھوڑ گیا
اوسکو اور قرآن مجید کہ رکھ گیا وارثون میں یا وقف کیا اپنی زندگی میں یا مسجد کہ بنایا
اوسنے یا مسافر خانہ یا نہر کہ جاری کیا اوسکو یا خیرات کہ نکالا اوسکو اپنے مال سے اپنی
تندرستی اور زندگی کے وقت سو یہ چیزین ملتی ہین اوسکو بعد مرنیکے یعنی اوسکا ثواب
یا ابی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ
وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا
لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى
هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ
اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ + کہا
عبد اللہ بن مسعود رضی نے اگر حفاظت کرین اہل علم علم کی اور اوسکی قدر پہچانین تو
البتہ رکھیں اوسکو اوسکے لائق کے پاس البتہ سردار ہوجاوین اپنے زمانے کے لوگون میں
لیکن یہ بیچا اوسے دنیا دارونکو کہ حاصل کرین اوس سے دنیا کی چیزونکو پس ذلیل
ہوئے دنیا دارونکے پاس سنا مین نے تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے
کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایکطرف یعنی ہمت باندھے آخرت کیطرف سے لاتا ہی

اللہ تعالی اوسکو مطالب دنیا کی اور جو کوئی باندھتا ہے اپنی ہمت دنیا کی کامون کی طرف
پر وا نہین کرتا اللہ تعالی اوسکی کچھ کہ دنیا کی حالات کی کسی جنگل مین ہلاک ہو جاوے
عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ✦ کہا سفیان نے تحقیق عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا
کعب سے کون ہین اہل علم یعنے کسکو مولوی اور عالم کہیے جواب دیا کعب نے عالم وہ لوگ
کہیے جو عمل کرتے ہین اپنے علم کے مطابق پوچھا عمر رض نے کہ کون چیز ہے کہ نکالتی ہے عالمون کے
دل سے علم کی برکت اور نور کو کہا کعب نے کہ طمع یعنی جس عالم نے دنیا کی دولت اور مال
اور جاہ و حشمت پر نگاہ کی اور اوسکی تلاش مین لگا اوسنے اپنا علم کھو دیا اور لوگونکی
ذلیل اور خوار ہوا عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ
الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ
خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ✦ روایت کی احوص ابن حکیم نے اپنے باپ سے
پوچھا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر سے یعنے بد آدمی یا
شر سے فرمایا آپ نے مت پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے فرمایا اس کلمہ کو
تین بار تاکید کیلئے پھر فرمایا جان لو کہ بدون کی بد تر عالم ہین یا براعیون مین بڑی برائی عالم
کی ہے اور اچھون کی اچھے عالم ہین یا بھلائیون مین بڑی بھلائی عالم کی **فائدہ**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم خلق اللہ کے درمیان سردار اور رہنما ہے اور راہ کے
دکھلانے والے ہین اور عوام دوسرے لوگ اونکے تابعدار اور اونکی بتلائی راہ چلنے والے
اگر عالم دیندار اور شرع کے حکمون پر قائم رہین گے اور خلقت بھی اونکے
نیک سیرت نیک اطوار ہوگی شرع کی اچھی راہ اختیار کرے گی

حکموں سے ڈرینگے ایمان کی راہ پر قائم رہینگے لیے بجا ہوا اب تو زمانہ ایسا آیا ہے کہ جو عالم کہلاتے ہیں وہی عوام ان پڑھے لوگوں سے زیادہ ڈھیٹھ ہوکر بلا خوف وخطر علانیہ سب کے روبرو حرام و ناجائز و بدعت کے کام ہوتے ہیں عمل میں لاتے ہیں مکر و فریب و حسد و بغض اور جو جو برائی کی چالین ہیں اختیار کرتے ہیں علم کو دنیا حاصل کرنے کی ٹٹی بنائی ہے شرعی صورت اور لباس بنا کر آدمیوں کو فریب کے جال میں پھنسانیکی تدبیر ٹھہرائی ہے دن رات اپنی بھلائی کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور دوسروں کی برائی سے کچھ اندیشہ نہیں کرتے حرام اور حلال اونکے پاس یکسان ہے دولت دنیا کے حاصل کرنے میں عقل اونکی سرگردان ہے پس جب ایسے عالم ہوں تو جاہلوں کا کیا حال ہوگا اور جب پیر ایسی راہ پر چلے تو کوئی مرید کیا کرے گا سو یاد رہے یہ آخر زمانہ ہے اسوقت کے عالموں کی خبر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے چنانچہ فرمایا ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاؤُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ کہا علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا لوگوں پر ایک وقت کہ باقی نرہیگا دین مسلمانی سے مگر نام اوسکا یعنی علم تو رہیگا پر عمل نہیں اور باقی نرہیگا قرآن سے مگر نشان اوسکا یعنے الفاظ و عبارات ادا کرینگے بلا غور معنے مسجدیں اونکی آباد ہیں اور وے حقیقت میں اوجاڑ ہیں ہدایت کی راہ سے یعنے لوگ اوسمیں جمع ہوتے ہیں دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالی کی ذکر اور درس و تدریس کو علما اونکے بدترین خلائق زیر آسمان ہیں اونکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ یعنی ہر طرح کی خرابی دین اور دنیا کی اونکی ذات سے پیدا ہوگی کیونکہ اونھوں نے اپنے طریقہ کو چھوڑ کر ظالموں کی مدد

شرارت اختیار کی اونکے برے چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی اور اونھین کیطرف وہ
فتنہ و فساد پلٹے گا یعنی اونکی بدنیتی اور بد باطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی پھیر
پڑیگی یعنی بیخ اور بنیاد اونکی اللہ تعالی ظالموں کے ہاتھ سے کھدوا ڈالیگا اور اونکو دین
اور دنیا مین ذلیل اور رسوا بناویگا جیسے مثل مشہور ہے کہ جو کوئی اللہ کی خلقت کو
آزار دیکر اوسکا نقصان چاہ کر کسی مخلوق کے دل کو خوش کرتا ہے اللہ تعالی اوس
مخلوق کو ظالم کے ہاتھ سے اوسکی سزا دلاتا ہے اور عبرت کرواتا ہے چنانچہ بالکل مضمون
اس حدیث شریف کا اس زمانے مین موجود ہے عیان را چہ بیان آنکھ ہو تو دیکھو کان
ہو تو سنو اللہ تعالی ایسے عالموں کی صحبت سے مومنوں کو دور رکھے اور اونکی گمراہی کے
پھندے سے بچارے سیدھے سچے مسلمانونکو بچاوے عن ابی الدرداءؓ قال ان
من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینتفع بعلمہ
رواہ الدارمی ترجمہ کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے تحقیق بدترین آدمیوں کے نزدیک
اللہ تعالی کے درجے کی رو سے قیامت کے دن عالم ہے کہ فائدہ نہین اوٹھایا اوسنے اپنے
علم سے اور عمل نہین کرتا اوس پر اور بعضوں نے ینتفع مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ عالم کہ جسنے
علم دین اور شریعت کی راہ لوگونکو نہین بتائی وعظ اور نصیحت سے منہ موڑا امر معروف اور
نہی منکر سے باز رہا دنیا کمانے مین رات دن دوڑنے لگا چنانچہ یہی مضمون اگلی حدیث
سے ثابت ہوتا ہے عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مثل علم لا ینتفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللہ
رواہ الدارمی ترجمہ کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول علیہ السلام نے مثل اوس علم کی جس سے
فائدہ نہ پہونچے مثل گنج کے ہے کہ خرچ نہین کیا جاتا وہ اللہ کی راہ مین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعوذوا باللہ من
جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی جہنم

جہنم کل یوم اربع مائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ من یدخلہا قال القراؤن
المراؤن باعمالہم وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون
الامراء قال المحاربی یعنی الجورۃ رواہ ابن ماجۃ + م + کہا ابوہریرہ رضی اللہ
نے فرمایا رسول علیہ السلام نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس جب الحزن سے یعنی غم کے کنوئیں سے
پوچھا لوگوں نے کیا ہی جب الحزن فرمایا ایک میدان ہی جہنم میں پناہ مانگتا ہی اوس سے
جہنم ہر روز چار سو مرتبہ پھر پوچھا اصحاب نے یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمیں فرمایا
قرآن پڑھنے والے ہیں جو لوگوں کے دکھانے کو عمل کرتے ہیں اور تحقیق بڑے دشمنوں سے اللہ کے
وے قاری ہیں جو ملاقاتیں کرتے ہیں اور صحبتیں رکھتے ہیں امراؤں کی طمع اور طلب
دنیا کے سبب کہا ہی محاربی نے جو حدیث کے راوی ہیں کہ مراد امراء سے امراء جابر
اور ظالم ہیں ف منصف دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہیں سب ظالم اور
جابر ہیں کیونکہ کفر اصل ظلم ہی اور قاری سے عالم اور عابد مراد ہی ف یا دین حدیث
روایت کیا دشمنوں نے کہ فرمایا مجکو خبر پہنچی آیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہے اسلام
کی بنیاد کو کہا میں نے نہیں فرمایا گراتی ہی اسکو ڈگنا عالم کا اور جھگڑا منافق کا
ساتھ کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ سرداروں کا یعنی جب عالم نے اپنی راہ چھوڑی اور
بد راہی اختیار کی اور فسق و فجور اور بدعت کے امور کرنے لگا تو اسلام کی بنیاد گری
اسیطرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں میں جھگڑنے لگے یعنی اپنی خواہش
نفس کے معنی نکالنے لگے اور حکام و ولایت کے لوگ ان کو گمراہ کرنے لگے اور حاکم
ظالم اپنی خواہش نفسانی کے موافق جو لوگوں پر حکم جاری کرنے لگے تو دین اسلام
ویران ہوا عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اللہ تعالی
نہیں کھینچ لیتا علم کو بندوں کے دلوں سے کھینچ کر اور لیکن اٹھا لیتا ہی عالموں کو یہاں تک
کہ جب کوئی باقی نہیں رہتا عالم اختیار کرتے ہیں لوگ جاہل سرداروں کو پھر پوچھتے ہیں

وہ اونسے اپنے مطالب فتوا دیتا ہی وہ بغیر علم بیکار ہوتے ہین اور گمراہ کرتے ہین
بخاری اور مسلم نے روایت کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانے
کی پہلے سے خبر دی ہی کہ اوسوقت یہ حال ہوگا عن زیاد بن لبید قال
ذکر النبي صلی اللہ علیه واصحابه وسلم شيئا فقال ذاك عند
اوان ذهاب العلم قلت يا رسول الله وكيف يذهب العلم ونحن نقرأ
القرآن ونقرئه ابناءنا ويقرئه ابناؤنا ابناءهم الى يوم القيامة فقال
ثكلتك امك يا زياد ان كنت لاراك من افقه رجل بالمدينة اوليس
هذه اليهود والنصارى يقرؤن التورية والانجيل لا يعملون بشيء
فيهما رواه احمد وابن ماجه والترمذي والدارمي عن ابي امامة
ترجمہ زیاد ابن لبید رضی اللہ عنہ سے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کسی چیز کا پھر فرمایا کہ یہ اوسوقت ہوگا جب علم نہ رہیگا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ
کیونکر جاتا رہیگا علم ہم پڑھتے ہین قرآن اور جانتے ہین اوسکے احکام اور پڑھاتے ہین
اپنے بیٹونکو اور پڑھاوینگے ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو یہ طور چلا جائیگا قیامت تک سو
فرمایا حضرت نے روئے تیری مان مین تجھے تو زیادہ سمجھدار گمان کرتا تھا
مدینے کے شہر مین بڑا تعجب ہی کہ تو نے میرے کلام کے معنی نہ سمجھے تو نے خیال کیا
کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہی یون نہین بلکہ مراد اوس سے
ہی کہ اوسپر عمل کرے کیا نہین ہین یہود اور نصارا کہ پڑھتے ہین توریت اور انجیل کو
اور عمل نہین کرتے اوپر کسی چیز کے جو اون دونون مین ہی [illegible] ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جسطرح یہود اور نصارا اپنی کتابوں کو ظاہر مین پڑھتے ہین اور اوسکے
احکام پر جیسا چاہیے عمل نہین کرتے اسیطرح بعضے مسلمان ظاہر مین [illegible] قرآن
اور علم کی کتابین پڑھتے ہین لیکن اوسپر عمل نہین کرتے اور انکی اسی پڑھنے سے

صرف یہی ہے کہ جسطرح ہو دنیا حاصل کیجیے دولتمند کہلائیے عیش و آرام کے ساتھ
زندگی بسر کیجیے موافق اس بیت کے ٭ عاقبت کی خبر خدا جانے ٭ اب تو آرام سے
گذرتی ہے ٭ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِیْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ
بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ٭
کہا ابوہریرہ نے کہ نگاہ رکھی ہیں میں نے رسول علیہ السلام سے دو باسن یعنی علم سے بھری دو باسن
پائی سو ایک کو تو پھیلایا میں نے اوسکو تم میں یعنی ایک علم کی باتوں کو کہ علم
احکام اور اخلاق ہے جو خاص و عام سے علاقہ رکھتا ہے تم سے بیان کیا اور دوسرا کہ
علم اسرار ہے جو علماے دین اور عرفا سے اہل تحقیق سے علاقہ رکھتا ہے سو اگر ظاہر کروں تو
کاٹا جاوے یہ گلا یعنی نرخرا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک علم حقائق و اسرار کا
کہ ہر شخص کا فہم اوسکو دریافت نہیں کر سکتا اور اوسکے ثبوت کو پیغمبروں اور اولیاؤں کے کلام
میں اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہیں کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ یعنی کلام کرو تم
آدمیوں سے اونکی عقل کی اندازہ جیسی اونکی سمجھ ویسی بات کہو اس سبب سے بھی وہی بات
سمجھی گئی اور وہی اسرار کی باتیں جب عوام کی عقل تک نہیں پہنچتی ہیں تو کہنے والے کو
متہم کرتے ہیں اوسکے آزار کے درپے ہوتے ہیں اور ظاہر میں وہ اپنی سمجھ کے سبب اس
انکار اور بعضی حرکت میں جو اس کہنے والے کی نسبت اونسے عمل میں آتی ہے معذور
رہتے ہیں اور یہی سبب ہے پوشیدگی کا اب اے بھائیو علم کی حقیقت اور اوسکی خوبی
اور بڑائی سے واقف ہونے چاہیے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ اور اسی نیت سے علم
پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہدایت کا منصب ہاتھ آوے اور اللہ اور رسول کی رضامندی کا درجہ
ملے نہ یہ خواہ خلائق ہو لوگوں میں سردار کہلاؤ ایسے ہو کہ شیطان اور کفار کے
ساتھ فرشتے لعنت کا طوق گلے میں ڈالیں اور اللہ اور رسول کے ...

دوزخیونکے سردار ہنو غضب الٰہی مین گرفتار ہوجاؤ سیکڑونکے ایمان اور جان کو برباد کرو
جس سے اللہ تعالےٰ کے غضب کا شعلہ لہک پڑے اچھے برے ایک کو نچھوڑے سبکو
جلاکر خاک کرے چنانچہ روایت معتبر مین ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن
نوحؑ کے پاس کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سے چالیس ہزار نیک کارونکو اور ساٹھ ہزار
بدکارونکو عرض کیا یوشعؑ نے خداوندا بدکارون کی یہ سزا ہوئی لیکن نیک کارونکا
کیا قصور ہے فرمایا ہماری نافرمانی پر وے اونسے ناخوش نہوئے اور اونکے ساتھہ کھاتے پیتے رہے
الٰہی ہمکو اور جمیع مسلمانونکو ایسے علم اور ایسی نیت اور ایسے افعال سے جسمین اللہ
اور رسول کی ناخوشی ہو محفوظ رکھہ اور وہ علم اور وے افعال اور وہ نیت جس سے
تیری اور تیرے رسول علیہ السلام کی رضامندی حاصل ہو ہمارے نصیب کر اور ہمکو
عنایت فرما آمین یارب العالمین بفضلہ وکرمہ وبحرمتہ محمد وآلہ الامجاد

## چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان مین

قولہ تعالیٰ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپس مین
اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا
کسانونکو اونکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہوگیا پھر ہوجاتا ہے
روندون اور پچھلے گھر مین سخت عذاب ہے عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ
عنہما رسول خدا کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ سے
رحمت اور سلام اللہ کا اونپر ہو جیو کہ جب روز قیامت ہوگا اس زمین کو

نیست و نابود کر دینگے دوسری زمین تانبے اور سونے کی بنا دینگے نیکی بدی
تولنے کی ترازو عرش کے نیچے کھڑی کرینگے پندرہ ہزار برس کی مسافت کا پل دوزخ
کے اوپر بنایا جائیگا وہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار
سے زیادہ تیز ہوگا اور اوپر اماوس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہوگی
دوزخ اوسدم بجلی کی طرح کڑکے گا اور شور مچائیگا تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکٹھے
ہونگے اور قیامت کے ہول و ڈر سے سب بدحواس ہو کر سر آنکھیں نیچے کرکے
ننگے کھلے کھڑے رہینگے یا نفسی نفسی پکارینگے اللہ تعالے سے بڑی عاجزی اور
بہت سی منت اور زاری کرکے دعا مانگینگے اور کہینگے اے پروردگار تو ہی ہمارا
مالک اور صاحب ہے ہم پاک رحم کی نظر کر ایسے سخت عذاب سے جلد ہمکو نجات
دے کہ ہم مرے جاتے ہیں اور اس دکھ سے گلے جاتے ہیں ہمکو اس جگہ سے بچا
اور کہیں لیجا میرے لڑکے بالوں اور خویش و اقربا کے حق میں جو چاہے سو کر پھر
ہم پر مہربانی فرما اے غافلو بیہوش لوگو اپنے اپنے دلوں میں غور کرو خوب
سمجھ کر اوسدن اللہ تعالے آپ عدالت کریگا عرش کے تخت پر اپنی تجلی فرماویگا
کسو سے رشوت کچھ نہ لیگا کسی سفارش کسیکی نمانیگا منت و عاجزی پر
لوگوں کے خیال نہ کریگا نہ وہاں کہیں چھپنے کی جگہ نہ بھاگ جانیکی قدرت
کہ اپنی جان بچاوے اور اوس عذاب سے چھٹی پاوے سوای اسکے بندے نے جو کچھ اپنی عمر بھر دنیا
میں کام کیے ہیں کھایا پیا ہے دیا لیا ہے دو فرشتے کراما کاتبین اوسکے کندھوں پر
بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت سب حقیقت لکھتے جاتے ہیں اور حق تعالی تو
خود عالم الغیب ہے چھوٹی بڑی باتیں دل کے منصوبے اور بھید اوسکے نزدیک چھپا نہیں
وہی لکھا ہوا فرشتوں کا جسکو نامہ اعمال کہتے ہیں اوسدن لوگوں کے ہاتھوں میں دیوینگے کسیکے
داہنے ہاتھ میں کسیکے بائیں ہاتھ میں پیٹھ کیطرف سے پیغمبروں اور نیک لوگوں کا نامہ

داہنے ہاتھہ مین اور گنہگارون اور منکرون کا بائین ہاتھہ مین دیا جائیگا ہزار افسوس
اوس دن کی خجالت اور رسوائی پر ہزار حسرت اوس روز کی ذلت اور پشیمانی پر
مسلمان بھائیو اپنی اس حیات کو غنیمت بوجھو اور اوس دم کی فرصت کو بڑی نعمت
سمجھو ابھی موت کی چنگل مین روح تمہاری پھنسائی نہین گئی ہاتونکو گرنبیے زبان تمہاری
بند نہین ہوئی پھر خاموشی وہی نہین گئی ہوش سنبھالو دل لگاؤ اللہ تعالی کی محبت مین
چالاک ہو جاؤ جو کرنا ہی سو کرلو اتناب دروازہ توبہ کا کھلا ہی اوسکی رحمت اور معافی کا
دریا جوش کھا رہا ہے سر جھکاؤ تابعدار بن جاؤ حکم احکام موافق اوسکی مرضی کے
بجا لاؤ اپنے پیغمبر شفیع کی یعنے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ اختیار کرو
منافقون و دشمنونکی بدراہی سے بچو فرمایا اللہ صاحب نے یٰآیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا
فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
ترجمہ اے مسلمانو داخل ہو جاؤ فرمانبرداری مین اور پیروی نکرو شیطان کے
قدمون کی بیشبہہ وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر اور فرمایا رسول اللہ نے پھر
اوسکے بعد ہر ایک کو حاضر ہونیکا حکم ہوگا دربار مین سامنے لا کر کھڑا کرینگے جسنے
مال حلال جمع کرکے یا وراثت کی رو سے پاکے حرام کام مین خرچ کیا ہی حکم ہوگا
کہ اسکو دوزخ مین ڈالو پھر دوسری کو لاوینگے جسنے مال حرام جمع کرکے خیرات کیا
اور اپنی گذران مین بھی اوسکو لگایا حکم ہوگا کہ اوسکو بھی جہنم داخل کرو پھر اور کو حاضر
کرینگے جسنے اپنے مال کو اچھی جگہ سمجھکر خرچ کیا پر خیال نرکھا کہ اسکا کسقدر حق ادا کرنا
ضرور تھا حکم ہوگا کہ اوسکو دوزخ کی گرمی مین کھڑا کرو اور حساب لو کتنا مال کہان سے
لایا تھا اور کسکو کتنا دیا تھا اسکی حقیقت پوچھی جاویگی شریعت کے حکم کے موجب کو
دیا تھا یا نہین مال سے اپنے تابعدارون غریبون مسکینون کا حق ادا کیا تھا
یا نہین جو کوئی اس حساب سے پاک نکلا اوسکو خلاصی ہوئی عذاب سے چھوٹا

نہیں تو بڑی سختی میں پڑا سیکڑوں طرح کا عذاب ہونے لگا اوسی مال کو گرم کر کے اوسکے
بدن پر داغ دینگے اژدہا بنا کر گلے میں لٹکا دینگے کہ وہ ڈسا کرے اور اپنا زہر
چکھایا کرے اور جن عورتوں نے مناسب مقدور اور دستور کے سوا سے زیور
بنا بنا کے اپنی بڑائی دکھانے کو ڈھیر کیا ہے اور پاس کچھ چھوڑ لیا ہے ان زیوروں کا
سانپ بنیگا پھر اونکے گلے میں دیا جائیگا اوسوقت اللہ تعالے مردوں اور
عورتوں کو یاد دلائیگا یہ وہی روپا سونا زیور ہے کہ جسکو دیکھکر پھولا کرتے تھے غرور
کرتے تھے فخر سے پہنتے تھے اور دولت کی طمع کر کے میری حکم کے بموجب خرچ نکرتے تھے
بہت محبت اور پیار سے بچائی رکھتے تھے اب اوس نافرمانی کا مزہ چکھو اور طرح طرح کی
عذاب میں گرفتار رہو سبحان اللہ آدمی اپنے معبود خالق کو بھولکر دنیا کی محبت میں
کیسے پھنس گئے کہ اس ناچیز زندگی کو حیات ابدی سمجھکر وہانکی سختی اور عذاب کو دل سے
بھلا کر غافل ہوگئے افسوس ہزار افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھوڑی دنکی خوبی پر ہمیشگی کی
خوبی اور دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا کہا نمانا پھر وہاں ذلت اور
خجالت اوٹھائی اور اللہ تعالی کی جناب سے دوری حاصل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ میں دنیا کے مکر اور فریب سے اللہ کی نزدیک پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالے
مجکو اوسکے فریب سے ہمیشہ بچائی رکھے اے دوستو جس دنیا سے تمھاری پیغمبر نے پناہ مانگی پھر
تم کس امید پر ایسی چیز کی آرزو میں اور اوسکے حاصل کرنے میں خدا اور رسول کو
بھول جاتے ہو اور اپنے تئیں خرابی اور برائی کے گڑھے میں ڈالتے ہو یہ بات
تمھاری عقلمندی سے بہت دور ہے کب تک اس دنیا کی محبت میں پھنسے رہوگے اور [illegible]
غفلت اختیار کروگے یہ جگہ آرام اور خوشی کی نہیں کچھ محنت اور دکھ اوٹھا کر خدا کی
رضامندی حاصل کرو پھر ابدالاباد جنت میں آرام سے رہو خوشیاں مناؤ جس دنیا کی
محبت میں تم لگے ہو رات دن اوسکی فکر و تلاش میں سرگردان خاک چھانتے پھرتے ہو

وہ تو خاطر خواہ حاصل نہیں ہوتی اور عمر تمہاری مفت برباد ہی جاتی ہے اگر کچھ بہت سی
پریشانی اور محنت اور بیعزتی اور بیغیرتی سے وہ ہاتھ بھی لگی تو بھی اب گور تک کہ وہ عرصہ بہت
قلیل ہے ایک روز بھی ہو سکتا ہے اور پانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی مگر نہایت بے بنیاد
جسکی کچھ امید نہیں آخر کو کچھ کام نہ آویگی لیکن جسقدر اس عرصے میں اچھے کام اللہ اور
رسول کے فرمانے کے موجب عمل میں لاؤگے وہی کام تمہارے حق میں فائدہ مند ہوگا بھائی
دوست اور اقربا اور بھائی برادری کوئی وہاں کچھ کام نہ آوینگے جسکی خوبی اور آرام کے واسطے
اپنے اوپر اسقدر رنج اور تردد اختیار کیا ہے اور بھلے برے کا کچھ خیال نہیں کرتے
اللہ سے ڈرو اور رسول اللہ سے شرماؤ گور نزدیک حساب کتاب قریب جیسا
کروگے ویسا پاؤگے پھر پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ اوٹھاؤگے ہمنے خبر کردی آگے تم آپ
مختار ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین قسم آدمیوں کے حال پر مجھکو نہایت
تعجب آتا ہے ایک وہ جو دنیا کی محبت میں اور اوسکے پیچھے رات دن مشغول ہے دیوانہ ہوا ہے
اور دین آئین کے کام کو سب بھول جاتا ہے ساتھ اس بات کے کہ وہ خوب
جانتا ہے کہ کبھی مرنا ہے ایک روز موت مقرر آویگی کھینچ لیجاویگی دوسرا وہ
جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہیں سوچتا جو کچھ خاطر میں آوے کرے اور جو سامنے
آوے کھاوے اور جہاں چاہے جاوے ہر طرح سے بیہودگی کے کام کرتا ہے
ساتھ اسکے کہ وہ جانتا ہے کہ دو فرشتے کراماً کاتبین دونوں کندھوں پر بیٹھے ہوئے
نیکی و بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے ہیں اور ہر روز کا نامۂ اعمال درگاہ میں
باری تعالےٰ کے گذرانتے ہیں تیسرا وہ جو ہمیشہ غم و فکر رہتا ہے نہ اوسی فکر دنیا کی
نہ آخرت کی اوسکے بھاویں دونوں جہان ناچیز اور تاریک ہے حیوان کیطرح کھاتا
پیتا ہے اور کھیلیاں مچاتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالےٰ بہت بیزار رہتا ہے
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلدُّنْيَا جِيفَةٌ وَّطَالِبُهَا كِلَابٌ

دنیا بوجھ دار ہی اور چاہنے والے اوسکے کتّے پھر فرمایا علیہ السلام نے

الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَّمَلْعُونٌ مَّا فِيهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ

فرمایا رسول اللہ نے کہ دنیا پھٹکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہی اور جو کچھ اوسمین ہی وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور جو چیز کہ وہ اوسکو دوست رکھتا ہی یعنے اوسکی بندگی اور عبادت اور ثنا ستائی اور معرفت اور جو کام کہ اللہ تعالی نے اوسمین نیک مقرر کیے ہین یا اوسکی بندگی کے لیے ضرور ہون وسکے سوا سب ناچیز اور بری ہی اور فرمایا ہی کہ دنیا کی کچھ حقیقت نہین محض بے بنیاد ہے دنیا کی خوبی اور اوسکے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بیوقوف ہووے اور اوسکی محبت مین وہی دوڑا پھرے جو شرم اور حیا اوٹھا وے اور خدا اور رسول اور عاقبت کو دل سے بھلا دے اور اوسکا کچھ ڈر نرکھے موت کو بھول جاوے حساب کتاب کا منکر ہووے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یون فرمایا ہی کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کیطرح کالا منہ بلی کیصورت بڑے بڑے دانت نکالے ہوئے ہونٹھ نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بدصورت بنا کر نکالینگے جو کوئی اوسے دیکھیگا ڈرکے مارے کانپ جائیگا اوسوقت یون آواز دیگی حقتعالی فرماویگا اے قیامت کے میدان کے لوگو تم اسکو پہچانتے ہو یا نہین جواب دینگے اے پروردگار ہم پناہ چاہتے ہین تیری اسکو نہین پہچانتے حکم ہوگا خوب غور کرکے دیکھو یہ وہی دنیا ہے جسکو تم سمیٹتے بٹورتے پھرتے تھے اور اوسکی محبت مین جھگڑا اور قیامت کو بھول گئے تھے اوسکو پاکر تکبر اور فخر اور بڑائی کیا کرتے تھے مسکینون اور غریبونکو ستاتے تھے یہ وہی دنیا تمھاری محبوب ہی اب اسکو پیار کروگے لگاؤ وہی لوگ جواب دینگے خداوندا ہم بڑی غفلت مین پڑے تھے جو تیرے حکم سے وہان باہر ہوگئے تھے پھر اللہ تعالی فرماویگا کہ اس دنیا کو لیجاکر دوزخ مین پھیر دو دنیا بولیگی خداوندا تو مجکو اسے دوزخ مین

کہیں جاتا ہے تو میرے چاہنے والے دوست سب کہاں ہیں اونکو بھی میرے ساتھ کر
کہ دونون جگہ وے میرے پاس ہیں حکم ہوگا کہ جن لوگون نے دنیا کو بہت مانا تھا
نہایت چاہا تھا اونھین دنیا کے ساتھ کر دوزخ میں ڈالو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا دُوَلٌ لَا یُحْصَلُ اِلَّا بِالدُّوَلِ ترجمہ دنیا مکر اور
فریب ہے وہ نہیں حاصل ہوتی ہے بے مکر اور فریب کے یعنے جب تک بے ایمانی اور مردم خوری
دغابازی اختیار نکروگے ہزارون لاکھون کی دولت تمکو حاصل نہوگی اگر کسو نے
اسیطرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی برباد کی یہان تو کئین
چند روز کے واسطے عزت اور بڑائی ملی لیکن وہان ہمیشہ کے لیے طرح طرح کی
ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی بھائیو اس دنیا کو اللہ تعالے نے اسیواسطے بنایا
اور تمکو یہان بھیجا کہ انسان ہونیکا کمال حاصل کرین جس سے اوس پاک پروردگار کی
رضامندی کے گھر میں رہنے کے لائق بنین یہان کا کھانا پینا پہننا اسیقدر چاہیے کہ
جسمین زندگی رہے ستر پوشی ہووے باقی جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر
اچھا لباس اچھا کھانا جاہ و حشم یہ سب کچھ کام نہ آوینگے بلکہ اونکے حاصل کرنے مین
سواے عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی پشیمانی کے کچھ حاصل نہین دیکھو اسی دولت
اور حکمرانی نے فرعون اور شداد کو غضب الہی میں گرفتار کیا اور اوسی مال کی فراوانی نے
قارون کو زمین کا پیوند بنایا بلکہ ہزارون اسیطرح غارت ہوئے کہ اونکا نام و نشان
باقی نرہا وہ کسو وقت ایک آن مین خاک مین مل گیا اور اب جو ایسے اعمال کریگا دنیا کے
مزون مین پڑے گا اپنے مالک سے غافل رہیگا بیشک اوسکا یہی حال ہوگا کیونکہ
اس جہان کے نام و نشان کا کچھ اعتبار نہین کبھی اس دنیا مین تمہاری زندگی سے پہلے
مٹ جاتا ہے کبھی لب گور پہونچاتا ہے آخر حسرت اور ندامت ہی ہاتھ لگتی ہے ہان
اگر کسیکو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے اوسکا ایمان بچا کر بے تردد اور فکر دولت [illegible]

بخشنی اور اوسکو اوسنے اوسکی رضامندی کے کامون مین خرچ کیا اور بڑے
معرفت سے بچایا تو البتہ یہ بھی اوسکی سنجات کا باعث ہوتا ہے مگر ایسے لوگ
اب بہت کم ہین خصوصًا اس زمانے مین کہ اب صحبت بگڑ گئی بے ایمانون کی
کثرت ہوئی شرع کا ڈر جاتا رہا حاکم کا خطرہ اوٹھہ گیا فسق و فجور علانیہ ہونے لگا
حلال و حرام کا فرق مٹ گیا لوگ اپنے اختیار کے ہوگئے جو چاہا سو کرنے لگے
سو ایسی دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خاوند بھول جاوے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ + جو کوئی
چاہتا ہے دنیا کی کمائی ہم پہونچاتے ہین ہم اوسکو اور نہین ہے اوسکو آخرت مین کچھ
حصہ یعنی جو شخص دنیا کے حاصل کرنے مین بڑی محنت مشقت کرتا ہے جسقدر اوسکے
نصیب مین لکھا ہے پاتا ہے لیکن وہان خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو شخص اپنی عاقبت
کی خیر چاہتا ہے اور مالک کی رضامندی کے کام مین مشغول رہتا ہے آخرت مین بڑی
دولت کا مالک ہوتا ہے اور یہان بھی جتنا اوسکی قسمت مین ہے پاتا ہے فرق
یہی ہوا کہ وہ مردود ٹھہرا اور یہ مقبول نقل ہے کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایکروز
ہارون رشید بادشاہ کی ملازمت کو گیا وہان دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات
اچھے ستھرے بڑے بڑے لعل و یاقوت ہر طرح کے جواہر لگا کر بنائی ہین یہ دیکھکر فرمایا
کہ اے بادشاہ تو نے دنیا کے رہنے کے مکان خوب بلند اور کشادہ و صاف ستھری جواہر نگار
بنائے ہین بعد مرنے کے اگر تیری گور بھی ایسی کشادہ اور دلکشا ہوتی تو کیا خوب
ہوتا ہارون رشید یہ سنکر ہیبت زدہ ہوا اور رو کر اوس سے یون کہا کہ اے مسلم
تو مجکو نصیحت ایسی کر کہ جس سے میری عاقبت بخیر ہووے اور اوس جہان مین کام
آوے اوسنے کہا کہ اے بادشاہ اگر تو ایسے میدان مین ہو کہ وہان پانی میسر نہو اور
پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہووے او سوقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی لے کر تیرے پاس

بیچنے کو لاوے تو تو کس قیمت کو لیوے بادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے
آدھا دیکر مول لون اور اپنی جان بچاؤن پھر اوسنے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا
پیشاب بند ہو جاوے اور جان کندنی کی نوبت پہونچے تو اوس بیماری ہٹنے کا
علاج کتنی قیمت پر لیوے بولا کہ آدھی دولت اور مال دیکر لون اور صحت حاصل
کرون تب مسلم نے کہا اے بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر جو ایک پیالی پانی اور
پیشاب بند ہونے کی دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال ملک جاتا رہے اب تجھے
لازم ہے کہ وہ کام کرے جس سے ہمیشگی کی بے زوال بادشاہت حاصل ہووے
بادشاہ یہ سنکر بہت متفکر اور شرمندہ ہوکر بولا مین نے اب جانا کہ دنیا محض بیفائدہ ہے
اور بہت ناچیز آج سے مین نے اسکو چھوڑا اور اسکی محبت کو دل سے اوٹھا دیا خدا تعالیٰ
کی عبادت اور یاد مین مشغول ہوا پھر جبتک جیا اسی عہد پر اپنے قائم رہا دوسری
نقل ایکدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیونکو اپنے ساتھ لیے جاتے تھے راہ مین
دیکھا کہ دو اینٹین سونے کی پڑی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساتھیون سے
پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے تم جانتے ہو اونھون نے کہا اینٹین ہین حضرت نے فرمایا یارو
یہی دنیا ہے اسکے گرد نجاٹیو یہ بڑی مکار ہے اپنے چاہنے والون کو فریب مین
ڈالکر ہلاک کرتی ہے یون نصیحت کرکے آگے بڑھ گئے ساتھیون نے حضرت کی
آنکھ بچاکر اینٹین اوٹھا لین آگے ایک گانون کے نزدیک جاکر رکھدین بھوکے تھے
آپس مین سے ایک کو کچھ سودا لانے کو بھیجا پیچھے یون سوچنے لگے کہ آؤ ہم دونون
حصہ کرکے ان اینٹون کو بانٹ لین تیسرا جب آوے کچھ قضیہ مچاکر اوسکو
مار ڈالین پھر ہم دونون بے کھٹکے ہوکر خوب خوشی خورمی کرین ہین اوڑاوین
اودھر وہ آدمی جو بازار مین گیا تھا اوسنے اپنے دلمین اور ہی منصوبہ گانٹھا کہ
کھانے کی چیزون مین زہر ملاکر اون دونونکو کھلادین جب وہ مرجاوین دونون اینٹین

کالا لکسا آپ ہی چون پڑا اوسے شکایت کرکے کسی جزیرے میں پہر ملا کر لایا جہان وے دونون
شخص پڑے تھے اوسکے ساتھی کچھہ باتین بنا کر طشتی نکال کر جھگڑا مچا کر اوسکو مار لیا
پھر خاطر جمع ہوکر وہ جہر پیر پہر ہی آپ کھا گئے وہ دونون تھوڑا یہون ہوئے اینٹ
جہان کی تھان پڑی رہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر پلٹ کر تشریف لائے دیکھا
کہ تینون مرے پڑے ہین اینٹین اپنے ٹھکانے پر دھری ہین تاسف ہوکر فرمانے لگے
کہ یہی ہے دنیا ایسے ہی اپنے پیارون چاہنے والون سے سا جھگڑا ایسا ہی ہوا کر
کرتی ہے اوسکے طالب کو یہان خرابی اور بلا کی ہے اور وہان عاقبت مین سختی اور
رسوائی ہے ایک روایت یون ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جمعے کے دن خطبے کے وقت بعد حمد وثنا پروردگار کے فرمایا کہ لے لوگو اپنا دل
دل لگا کر سنو میری نصیحت پر کان رکھو تمہاری بھلائی اور خیر خواہی کی راہ سے
یہ باتین کہتا ہون اور طرف اللہ کی راہ کا ہی کہتا ہون کہ ہر مومن کو دو
لازم ہے ایک تو یہ کہ جو [illegible] پہونچی ہی اگر اوسمین کچھہ نیک کام نہین کیے ہے
کام کیا ہو تو اوسکی [illegible] دن رات ڈرتا رہے اور اللہ تعالے کی جناب مین
استغفار کرتا رہے کہ [illegible] باقی ہے اوسکو ضائع کرے اچھے عملونکی ہی پیچھے
لگا رہے دوسری یہ کہ آخرت کے سفر کا توشہ یہین ہاتھہ آوے وہ کرے اور
خدا کے عذاب سے ہر گھڑی ڈرے شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرماوے پچھلے سب
گناہ معاف کرے آگے کو اچھی راہ بتاوے بری راہ سے بچاوے ایہاں دنیا
کمانے کی جگہہ ہے اسکو اچھی کھیتی جھو جہانتک ہوسکے یہان کچھہ جو بوؤ جیسا اچھا
پھل کا تو بوے گا وہی پاوے گا جو نہ بوویگا وہ بہت روویگا ایسی فرصت
پھر نہ پاؤ گے جو کرنا ہے سو کرلو نہین پچھتاؤ گے وہ قیامت کا میدان ایسا ہے
کوئی کسیکو نہ پوچھیگا بھائی بند دوست آشنا جورو لڑکے کچھہ کام نہ آوینگے جو کیا

عمل ساتھ لیجاؤ گے وہی تمھاری سختی کے وقت کام آویگی عذاب سے چھڑاویگی یہان کے
عیش و آرام کو خاطر مین نلاؤ ایسے دھوکے کی ٹٹی پہ نہ بھولو وہان کی ہمیشگی کی راحت کو
ہاتھ سے نہ دو اپنے حقیقی دوست یعنے اللہ اور رسول کو رنجیدہ نکرو دل سے
نہ بھلاؤ کہ جسمین تمھارا نفس اور دشمن قوی یعنے شیطان کو خوشی حاصل ہووے
اپنے محبوب کو ناخوش اور اپنے دشمن کو خوش رکھنا عقلمندون کا کام نہین ہے بڑی
ناشکری ہے کہ کھاتے اور کا اور گاتے اور کا وہان چھپاتا اور گڑگڑاتا کچھ
کام نہ آویگا کوئی کسیکو نہ بچا سکیگا سوا اپنے عمل کے اور اپنی کمائی کے کسیکا بھروسا
نہین اگر دل سے اللہ کی محبت رکھی ہے اور اوسکے حکمون پر چلا ہے اس پر بھی اگر
بھولے چوکے کوئی قصور ہوگیا اور زندگی مین معاف کروا لینے کی نوبت نہ پہونچی
تو امید ہے کہ اوسکی نیک نیتی کے سبب سے اللہ کا کرم اوسکا چارہ ساز ہوگا اور رسول اللہ
کی شفاعت کام آوے غرض ہر دم اپنے پروردگار کی یاد مین رہنا اور کبھی اوسکو کسی
کام مین نہ بھولنا یہی شرط بندگی ہے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے نقل ہے فرمایا
اونھون نے کہ مین نے توریت اور زبور مین لکھا دیکھا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ اے فرزند آدم تم مجکو بھول جاتے ہو حالانکہ مین تمکو نہین بھولتا ہون ہر روز تمکو اپنی طرف
بلاتا ہون اور تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اسکے کہ وہ تمھاری گردن پر
سوار ہے اے فرزند آدم قیامت کے دن تولنے کے وقت نیکی تھوڑی نظر آویگی
اور بدی بہت اے فرزند آدم اچھے عادتون پر ہمیشگی کیا کرو اور اسمین ترقی کرتے
بڑھاتے رہو اور برے عملون سے دور دور بھاگو اگرچہ تھوڑا ہو اے فرزند آدم
آخرت کو ڈھونڈھو اوسکی تلاش مین رہو کہ وہی پایدار ہے اور باقی اور دنیا کو چھوڑدو
بھول جاؤ کہ یہ محض ناچیز ہے اور فانی اے فرزند آدم مرنا حق ہے اس راہ مین
سب کو چار و ناچار آنا ہوگا اور یہ شربت ناگوار ہر ایک کو پینا ہوگا اے فرزند آدم

امید تمھاری بہت بڑی اور عمر تمھاری نہایت چھوٹی آج تو باتین خوب بنا بنا کر
کہتے ہو دل خوش کرتے ہو نہین جانتے کہ کل کیا ہوگا زبان چلے گی یا نہین بات
کرنے پاؤگے یا نہین پھر ایسی زندگانی بے بنیاد پر کیون مغرور ہورہے ہو اور اپنے
نفس اور خواہشون کی پیروی مین لگ رہے ہو یہ نہ جانو کہ جسطرح یہان جو چاہا
کیا کسی نے نہ پوچھا وہان جو جو کل حساب ہوگا گواہی شاہدی سے تمھارا گناہ تمپر
ثابت کیا جائیگا انکار کی جگہ نرہے گی تھوڑی بہت چھپی لگی سب بات کھل جائیگی
سب سے بڑے گواہ اور ہر وقت پاس رہنے والے اور سب کا مونس خبردار کراماً کاتبین
دو فرشتے تمھارے کندھو پر ہر دم موجود ہین جو جو تم کرتے ہو سب لکھے جاتے ہین
یہانتک کہ جسوقت تم زمین پر چلتے ہو اور تمھارا پانون کا پڑتا ہے اوسکو بھی وے
لکھتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ زخرف مین أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ترجمہ کیا خیال کرتے ہین وے
کہ ہم نہین جانتے اونکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے ہوئے ہین اونکے
پاس لکھتے سو اب خبردار ہوجاؤ ہوشیاری سے چلو ایسا نہو کہ موت آجاوے اور پچھتانا
پڑے پھر کچھ بن نہ آوے رونا پیٹنا فائدہ نکرے خوب غور کرو کہ یہ دنیا جانے والی
نیست ہونے والی ہے یہانکی دولت یہین چھوٹے گی اگر تمھارے قبضہ مین تمام
دنیا آجاوے اور اوسکی حکمرانی تمھارے ہاتھ لگے لیکن جب وہ موت کیوقت کچھ
کام کی نہوا اور اوسدم کی تکلیف سے نہ بچاوے تو بھی افسوس آویگا کہ اگر مین ایکدم سے
زیادہ دنیا مین نرہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دکھ درد مین نہ پڑتا جانکندنی کی
حالت مین پریشانی نہ اوٹھاتا حضرت علی علیہ السلام پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جب
مومن مرتا ہے آسمان سے تین آوازین آتی ہین اے فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے
تجھکو چھوڑا تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا تو نے دنیا کو

سمیٹا یا دنیا نے تجکو سمیٹا اور جب غسل دلاتی ہین تین آوازین آتی ہین اب کہان
گئی وہ قوت تیری اور کسنے تجکو بے زور کیا اور کہان گئین وہ باتین تیری اور کسنے
تجکو گونگا بنایا اور کہان گئے وہ ساتھی تیرے اور کسنے تجکو تنہا کیا جب
کفن پہناتے ہین تو یہ آواز آتی ہے اے فرزند آدم اگر تونے نیک کام کئے ہین تو
یہ غسل کرنا اور کپڑا پہننا تیرا کفارہ کریگا اللہ تعالی خوش ہوگا اور جو گنہگار ہوا ہی
تو یہ ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ کی ناخوشی ہوگی آج سے تو خوش ہو اگر تجپر
بہشت کے دروازے کھلے وین اور افسوس و غم کہا اگر دوزخ کے دروازے کھلے وین
اور جب جنازہ اوٹھاتی ہین آسمان پر سے یہ آواز آتی ہے اے فرزند آدم اب تو آیا
ایسی منزل مین کہ پہر یہانسے نجاویگا اور پہونچا ایسے مقام مین کہ دنیا کی طرف یہان
کچھ نجاویگا پہر جب قبر کے پاس لاوینگے یہ آواز آویگی اے فرزند آدم کہان گئے وے دوست
آشنا جو تجھسے دوستی کا دعوی کرتے تھے کدہر گئے وہ پیارے عزیز کہ ایک دم
تجھسے جدا نہوتے تھے اب وہی دوست عزیز تجھے جنگل مین پھینکنے کو آئے ہین مین
گاڑنے پر مستعد ہوئے ہین بعضے اپنی بے آرامی اور ناچاری کو دہیان کرکے روتے ہین
بعضے غیرون کے مال کہا جانے پر غم کہاتے ہین بعضے ظاہر مین منہ بناتے ہین دلمین
خوش ہوتے ہین بعضے اورون کا حصہ ہضم کرنے کو تدبیرین کرتے ہین غرض ہر ایک
اپنی اپنی فکر و بندوبست مین لگ رہا ہے پہر کیا گذریگی اور کیا معاملہ پیش
آویگا اسکا کسیکو خیال نہین اے فرزند آدم اسوقت جو کمائی تیری ہے وہی
آگے آویگی دنیا مین حلال و حرام پر لحاظ نکرکے جنکو پرورش کرتا رہا اونکی محبت
تجھے دکھ سے نہ بچاویگی پہر جب گور کے اندر اوتارینگے آواز آویگی اس اندھیرے
مکان کے واسطے کیا روشنی لایا اس تنہائی کے گڑھے مین کسکو ساتھ لایا جب مٹی دینگے
گور سے آواز آویگی زندگی مین تو میری پیٹھ پر خوشیان کرتا اٹکھیلیان مچاتا ہر طرح کی

باتیں بنا بنا کر دل کو اپنے خوش کرتا تھا اب کیوں غمزدہ پڑا ہے یہاں جو کچا بڑائی اور بزرگی
کی باتیں کیوں نہیں کہتا۔ تجھ کو گاڑ کر لوگ چلے جاوینگے یہ آواز اوسکی سنتے بندے
اب تیرا مونس اور غمخوار یار وفادار کوئی نہیں تو اکیلا ہو گیا اب میرا فضل اور کرم ہی
مدد کرے تو ہو تیرا چھٹکارا الہی ملے فائدہ جب سوائے اوس پاک پروردگار کے
کوئی تمھارا یار و مددگار ایسے کٹھن وقت میں نہیں اور سوا اپنے عمل کے کوئی پوچھنے والا
نہیں پھر کیسکے واسطے دنیا میں ایسی خرابیوں میں پڑتے ہو جو نہیں کرنا وہ کرتے ہو
بے فائدہ و کم پھرتے ہو ضرورت کی چیزیں بہت تھوڑی ہیں ادنی محنت سے موجود
ہو سکتی ہیں الا یہ بہت ہے کہ جسقدر چیز بہت ضرور ہو اوسکے حاصل کرنے میں سعی
کرسکے بالکل محو عاقبت کی کرو یہاں کے گھر کے سنوارنے کی تدبیر میں لگو کیونکہ اللہ تعالیٰ
تمکو بہت دوست رکھتا ہے کیا کیا نعمتیں اور آرام کے مقام اوسنے تمھاری خاطر
مقرر کر رکھے ہیں جیسا باپ بیٹے کے واسطے ہر دم آرام چاہتا ہے اسیطرح
تمھاری بھلائی پر وہ ہر دم متوجہ رہتا ہے دعاے سریانی میں فرمایا ہے جسکا ترجمہ
عربی میں یہ ہے انا الحی ارحم من اخیہ ومن ابیہ فاطلبنی تجدنی
یعنی میں اپنے بندے کا ماں باپ بھائی بیٹے سے بھی زیادہ دوست ہوں سو تو مجھے
ڈھونڈھے پاویگا مجھکو جاننا چاہیے کہ زہد یعنے دنیا سے الگ ہونا کئی طرح پر ہوتا ہے
ایک زہد حرام کی چیزوں سے یہ فرض ہے اس سے بچنے کا یہ پھل ہے کہ عذاب سے
آخرت کے چھوٹیگا اور اس بچنے کا ثواب بھی وہاں پاویگا دوسرا زہد مکروہات
سے یہ سنت موکدہ ہے تیسرا زہد شبہات سے یعنی جو چیز شبہہ کی ہو اوس سے اپنے تئیں
بچاتا او دین کی حفاظت اور جان کی عزت ہے جو کوئی شبہہ سے اپنے تئیں
نہ بچاویگا حرام میں جا پڑیگا چوتھا زہد مباح چیزوں میں ہے جو بہت ضرور نہو
اور حاجت شرعی اوس سے علاقہ نرکھے پس مومن کو چاہیے کہ حرام سے اسطرح بھاگے

جیسا کوئی شہر ہے اور کتنا ہونے اسقدر دور ہے جیسا کوئی آگ کی شعلے سے کیونکہ
گناہ سے آدمی قابل دوزخ کے ہوتا ہے اور وہاں کی آگ کے لائق بنتا ہے تو اب
اچھا طریقہ مسلمانی کا یہی ہے کہ مباح چیزوں میں بہت اختیار کرے سوائے ضرورت کی
چیزوں کی کسی چیز پر دل نہ دوڑاوے ایمان کا نشان یہ ہے کہ جو چیز کہ اوسکے کام
نہ آوے اگرچہ مباح ہو چھوڑ دے اسلیے کہ خوب جانتا ہے کہ قیامت کے دن ہر
اوڑھنے اور دیکھنے اور سننے وغیرہ سے سوال ہوگا اور تھوڑی بہت نیکی کا حساب
لیا جاویگا جسکا کام جتنا تھوڑا ہوگا اوتنا ہی اوسکا اوسکے حساب سے جلد چھٹکارا
ملیگا اور جسکے کام بہت ہیں اوسکے حساب میں اوسیقدر توقف پڑیگا تو لائق
یہی ہے کہ اپنی اوقات کو بے ضرورت کی چیزوں میں ضائع نکرے اور اپنے وقت کو
ایسے کاموں میں نہ دوڑاوے اور جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب
پاوے اور جو لذت بے حکم شرع کے ہے بے شبہہ اوسمیں غضب الٰہی شامل ہوگا اور
جو خوشی بے مقام ہے ضرور اوسمیں رونا پڑیگا پس مومن کو چاہیے کہ دنیا کی
لذتوں پر حریص نہووے جسقدر پہنچے بشرط موافق شرع کے ہاتھ آوے اوسپر
راضی رہے اور یہاں کی ہستی اور نفس کا آرام ڈھونڈے اوسکی فکر میں لگا نہ رہے
وہ کیا آرام ہے جو جلد زائل ہو جاوے اور وہاں اوسکا مدت تک قائم ہے اسی پر
فرمایا رسول علیہ السلام نے الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ دنیا بندیخانہ ہے
مومن کے حق میں اور بہشت ہے کافر کے حق میں جسطرح قیدی لوگونکو قیدخانے میں
نہ آرامی ہر بات کی ہوتی ہے دل کی آرزو میسر نہیں آتی اسی طرح کی مومن کو دنیا
میں تکلیفات درپیش ہوتی ہیں تا کہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت آخرت کی
بخوبی انجام ہوں اور کافر کے حق میں آرام کی جگہ یوں ہے کہ عاقبت کا خطرہ نہیں
رکھتا اسلیے اپنی خوشی اور خواہش کے کام عمل میں لاتا ہے بے فکر چین سے

رہتا ہے باقی رہا یہ کہ اگر حقتعالی بے مشقت اور محنت اور دولت دنیا دیوے تو
اصل زہد یہی ہے کہ دلکو اپنے دنیا کی محبت چیز و لینے پاک رکھے حرام کو چھوڑے
حلال مین شکر بجا لاوے پھر جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنے مین خرچ کرے
فائدہ اوٹھاوے یعنے صرف اوسکا ایسے مقام مین کرے جسمین اللہ و رسول کی
رضامندی حاصل ہو تو البتہ موجب ترقی مرتبت ہوتی ہے اور تونگری اوسکی
نقصان نہین پہونچاتی رسول علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے تونگری اور مفلسی
دونون کے فتنہ سے تونگری کا فتنہ یہ ہے کہ خرچ کرنے مین جابیجا کا لحاظ نرکھے مال کے
سبب متکبر ہو جاوے لوگو پر ظلم کرے بخیل بنے دولت کا شکر بجا نہ لاوے
حقداروںکا حق ادا نکرے اور درویشی کا فتنہ یہ ہے کہ خالق کی مرضی پر راضی
نرہے دکھ مین بے صبری کرے حرام اور حلال کا لحاظ نرکھے انیس الواعظین مین
لکھا ہے کہ مومن سے مرنے کے بعد چالیس ہدیے تحفے طلب کرینگے چار ہدیے حضرت
عزرائیل علیہ السلام کے لیے ہین دشمنونکو خوش رکھنا دوستونسے سلوک کرنا
ہر کسی کا حق دینا موت کو یاد رکھنا چار ہدیے گور کے لیے ہین برے کامون سے بچنا
لڑائی جھگڑے سے دور رہنا تن بدن کو ناپاک چیز سے بچانا قرآن اور نماز اور وظیفہ
کو راتکو تنہائی مین ادا کرنا چار ہدیے منکر نکیر کے لیے ہین کسیکے حق مین پیٹھ پیچھے
برا نکہنا کسیکے اوپر کچھ عیب لگانا حق بات کو ظاہر کردینا کسیکو آپ سے برا
نہ جاننا چار ہدیے میزان کے لیے ہین ہمیشہ نیک کامونمین مشغول رہنا اپنی مالک
حقیقی کے فرمان کو بجا لانا غریبون یتیمون پر مہربانی رکھنی کسی پر اپنی بزرگی
نہ رکھنی چار ہدیے پل صراط کے لیے ہین غصہ اور غضب کے وقت آپکو سنبھالنا بدکامون
سے دور بھاگنا نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے رہنا مسلمان بھائیونکی مدد کرتی رہنا
چار ہدیے مالک کے لیے ہین پیغمبرونکو سچا جاننا حقتعالی کے غضب سے کانپتے رہنا

اپنے گناہون کو یاد کرکے رویا کرنا ماں باپ کو ہر طرح سے خوش رکھنا چاہیے
رضوان کے لیے ہین حقتعالی کے ذکر مین مصروف رہنا دکھہ سکہ مین صبر اور شکر
بجالانا حقتعالی کے دوستونکو دوست رکھنا اوسکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھنا
چاہیے پیغمبر خدا کے لیے ہین اونکی جناب پاک سے محبت رکھنی اونکی سنتون کے
موافق چال چلنی اور آل اور اصحاب کی پیروی کرنی اون سب پر درود اور اللہ کی
رحمت بھیجنی چاہیے روح کے لیے ہین تھوڑا کھانا تھوڑا سونا تھوڑا بولنا
تھوڑا ہنسنا چاہیے اوس خالق دوجہان کے لیے ہین جس کام مین وہ خوش ہو
وہی کرنا اورون کو نیک کام سکھانا برے عملون سے ڈرانا اوسکے دوستون سے
محبت رکھنی اوسکے دشمنون سے عداوت کرنی ثعلبی نے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
اَفْوَاجًا کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اصحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس فوج کا حال جسکا اس آیت مین ذکر ہے پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ میری امت
دس فوج ہوکر قیامت کے میدان مین آویگی جسنے ایک کی چغلی دوسرے کے پاس کھائی ہے
اونکا گروہ بندرون کی صورت بنیگا اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہے وہ
فرقہ سؤرون کی صورت بنیگا اور جو سود لیا کرتے تھے اونکو اولٹا کرکے سر نیچے پانؤن
اوپر فرشتے کھینچ لیجاوینگے اور جو لوگ قاضی اور مفتی ہوکر جھوٹھے فتوے دیتے تھے
اندھون کی صورت بنکر اوس مقام مین آوینگے اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے اور
آپکو سب سے اچھا جانتے تھے وہ گونگے اور بہرے ہوکر آوینگے اور جو عالم اور مشائخ لوگونکو
کہتے اور سمجھاتے تھے کچھ اور آپ عمل کرتے تھے کچھ اونکا یہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی
کاٹینگے اور منہ سے اونکے پیپ لہو بہیگا ایسا کہ محشر کے لوگ دیکھکر کراہت کرینگے اور جو
لوگ ابتول جانورون کو بے سبب دکھہ دیتے اور ہمسائے کو ایذا پہونچاتے تھے اونکے
ہاتھہ پانؤن کاٹکر وہان لاوینگے اور جنھون نے آدمیونکا بھید ظالمون سے

کہا اونکو رنج مین ڈالا تھا اونکو آگ کی سولی پر چڑھا کر پہونچاوینگے جو لوگ اپنے نفس کی
تابعداری مین پڑے رہتے تھے اور اوسکے سکھ پہونچانے کو کیا کیا جتن نہین کرتے تھے
اور اپنے مال سے اللہ تعالی کا حق ادا نکرتے تھے صرف اپنے نام اور آرام کیواسطے
خرچ کیا کرتے تھے اونکو اسطرح سے لاوینگے کہ اونکے بدن سے ایسی بدبو نکلے گی
کہ وہانکے لوگونکو بڑی تکلیف پہونچے گی اور جو لوگ اکڑ کر چلتے اور اپنی بزرگی کے
سبب کسی کے ساتھ ملنساری نکرتے خلق اخلاق نکرتے اونکو لنڈا کر گدھا کا
چلتا پلتا پہنا کر اوس مقام مین حاضر کرینگے یارو یہ حال بدبخت روسیاہ گنہگارون کا
اس امت کی ہوگا اور جو اپنے خاوند کی تابعداری دل وجان سے رات دن کیا کرتی ہین
اونپر مستعد رہتے ہین اونمین سے بعضونکی صورت چودھوین کے چاند کی سی اور بعضونکی
ستارون کی طرح چمکتی ہوگی بعضے نور کے منبر پر بعضے سنہری جڑاؤ کرسیون پر
بعضے مشک و زعفران کے چبوترے پر بڑی شان و شوکت سے بیٹھے ہونگے سوالے
بیبیو اب وہان کی تیاری کرو بڑا سفر کٹھن راہ درپیش ہے پچاس ہزار برس کا ایکدن
آویگا بڑی بڑی دکھ اور مصیبت مین ڈالیگا اس دم کی فرصت مین جو ہو سکے
دوڑ دھوپ کرکے دنیا کے کھیت مین اچھے اچھے میوون کے درخت لگاؤ اور ریاضت
اور محنت کے پانی سے جلد اوسکو سینچو پھر وہان پہونچکر اوسکے طرح طرح کے میوے
کھاؤ اور جسکو چاہو بانٹو خوشی خرمی سے کاٹو آرام چین سے اپنی گذران کرو اپنے
خاوند کے دیدار کی لذت سے مالامال ہو جاؤ کروڑہا برس تک اسطرح عیش و عشرت کے
ساتھ بسر کرو بلکہ روز بروز تمھاری ترقی ہوا کریگی وہانکی مرتبون کی بزرگی
اور بھلائی تمکو ملے گی اور جو ان باتون کے برخلاف عمل مین لاؤگے بری باتونکو
اختیار کروگے شرک اور بدعت کے کام کروگے جاہلیت کی رسوم بجالاؤگی باپ دادو
کی رسمون پر جو سنت نبوی کے خلاف کرتے تھے چلوگے شیطان اور نفس کے بہکانے سے

راہ مستقیم کو چھوڑ دوگے تو بڑی شرمندگی اوٹھاؤگے دکھ پاؤگے بلکہ سیدھے جہنم مین چلے
جاؤگے کبھی کسیطرح جسی وہانسے نکلنے نہ پاؤگے دن بدن عذاب کی سختی بڑھتی جاویگی
کسی کی سعی سفارش کام نہ آویگی الٰہی تو ہمکو اور سب مسلمانون کو نیک کر اور نیکی کے
کامون پر چلا اور برائی سے بچا دنیا کی محبت ہمارے دل سے دور کر اپنی اور اپنے
محبوب کی محبت سے معمور کر آمین بحرمت نبی کریم و آلہ و اصحابہ اجمعین

## پانچوان باب قیامت کے بیان مین

جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت اسرافیل علیہ السلام پہلی دفعہ صور
پھونکین گے سب لوگ مرجاوینگے پھر جب دوسری دفعہ پھونکین گے تو تمام خلائق گور
کے پھٹنے سے سر پا برہنہ نکلین گے گنہگار لوگ ننگے بھوکے پیاسے قبرونسے اوپر آوینگے تین سو برس تک
قیامت کے میدان مین عذاب کی گرمی سے جلین بھنین گے حیران پریشان پڑے
رہین گے چہرہ اونکا مارے طپش کے سیاہ بن جائیگا آہ و نالہ کرکے اتنا روینگے کہ جو بدن اونکا
خشک لکڑی ہو جائیگا آخر کو آنکھون سے لہو ٹپکیگا آفتاب سر پر قریب ایک بالشت کے
آکر کھڑا ہوگا ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے اندازے پر پسینے مین ڈوب جائیگا کوئی ٹخنون تک
کوئی پنڈلیون تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک کوئی سینے تک کوئی گلے تک کوئی منہ تک
کوئی سر تک اوس مقام مین سب انسان اور جن اور جانور دنیا کے ابتدا سے آخر تک
جو پیدا ہوئے ہین جمع ہونگے یکبیک اوپر سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے
زور شور کی آویگی کہ اوسکی دہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہوکر اوندھے منہ گر پڑیگا
تارے ٹوٹ پڑینگے آسمان پھٹ جائیگا بعد اسکے حقتعالےٰ کے حکم سے پہلے آسمان کی فرشتے
زمین پر اوتر آوینگے اتنے ہونگے کہ تمام جن اور انس و حیوانات کی خلقت کو صف باندھکر
گھیر لینگے پھر دوسرا آسمان پھٹیگا اوسکے فرشتے بھی اسیطرح سب کے

گرد آکر کھڑے ہونگے یہانتک کہ ساتون آسمان پھٹ جاوینگے اور ہر ایک آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوجاوینگے تب اللہ تعالی کا حکم ہوگا کہ دوزخ کو حاضر کرین ہزارون فرشتے کھینچتے ہوئے اوسکو لاوینگے پھر وہ بڑی آواز سے شور و غل مچاتی ہوئی اوسجگہ آویگی کہے گی کہ جلد میرے پیٹ کو بھرو جو وعدہ مجھسے کیا ہے اوسے پورا کرو اللہ تعالے فرماوے گا اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ترجمہ کیا اقرار نہین لیا تھا مین نے تم سے اے بنی آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر اور پوجیو مجکو یہی ہے راہ سیدھی گنہگار لوگ اوسدن پشیمان ہونگے اپنے کیے پر شرمندگی اوٹھاوینگے بڑی روسیاہی وہان اونکو حاصل ہوگی خجالت کے سبب کچھ جواب دینے کی طاقت نرہے گی اوس روز اللہ تعالے آپ قاضی ہوگا انصاف چکانے پر لوگون کے توجہ فرماویگا ہر ایک سے حساب لیا جائیگا سب کے عمل کی پرسش ہوگی پل صراط پر سے گذرنا ہوگا نیکی بدی تولی جائیگی چھپی کھلی بات سب آگے آویگی بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ مین ڈالا جائیگا حضرت جبرئیل علیہ السلام پکار کر کہینگے فلانا فلانے کا بیٹا تقصیروار ہوگیا اوسپر گناہ ثابت ہوا اوسکو یہان سے لیجاؤ جہنم مین داخل کرو اوسی دم فرشتے کھینچتے ہوئے بڑی خرابی اور ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لیجاوینگے دوزخ مین گراوینگے ہزارون طرح کے عذاب مین گرفتار کرینگے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا جل بھنکر کباب ہوگا اللہ تعالی کی قدرت سے پھر جسم درست ہوگا نیا چمڑا بدن پر چڑھے گا پھر عذاب ہوگا اسیطرح سے عذاب ہوتا رہیگا کبھی چھوڑے نجاوینگے ایک دم فرصت نپاوینگے فرشتون سے فریاد کرینگے ہمپر مہربانی کرو ذرا فرصت دو فرشتے یہی جواب دینگے ای بدبخت و سیاہ تیرے اعمال نے تجکو یہان پہونچایا خداوند کی نافرمانی نے یہ مقام

دکھلایا اگر تو خالق کی خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا یہ دکھ اور
رنج کبھی نہ اوٹھاتا اب دیکھکر غم کھانا اور پچھتانا کچھ کام نہ آویگا اور اللہ تعالے کے
غضب سے اس گرفتاری کیوقت تجھے کوئی نہ چھڑاویگا کسیکی کیا طاقت کہ اوسکے
عذاب سے کسیکو بچاوے یا اوسکے قہر کے پنجے سے چھڑاوے ہم تو تابعدار ہین
اوسکے حکم پر چلتے ہین اوسکی خوشی چاہتے ہین ہم سے مہربانی کی توقع نرکھہ اپ
اپنے کیے کی سزا چکھہ سب مومنون کی مان حضرت بی بی عائشہ راضی ہوا اوس سے اللہ
کہتی ہین کہ مین نے ایکدن جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے
روز دوست دوست کو یاد کریگا یا نہین فرمایا کہ تین جگہ ہر شخص ایسی مصیبت مین گرفتار
ہوگا کہ کسیکو یاد نرکھیگا ایک تو جہان ترازو کھڑی ہوگی نیکی بدی تولی جاویگی
دوسرے جب نامہ اعمال لوگون کے ہاتھہ مین دیا جاویگا اوسوقت مارے پریشانی کے
ایسے بیہوش اور بیدم ہوجاینگے کہ کسیکی خبر کسیکو نرہیگی تیسرے جب کہ
دوزخ کے پہاڑ سے نعرہ مارکر بڑی خفگی اور جھنجھلاہٹ سے لوگون کیطرف یہ کہنے کو
دوڑینگے جن لوگون نے اللہ کو واحد نسمجھا تھا اور اوسکی عبادت اور قدرت اور علم مین
دوسرونکو شریک کرتے تھے اور مشکل کیوقت اورون کو پکارتے تھے تو بیہودہ کہنیوالون
کو دکھ دیتے تھے غرور اور تکبر سے کسیکو خاطر مین نہ لاتے تھے اونکو زنجیرون مین
باندھکر کھینچتے ہوئے لیجاوینگے اور بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ
سے اللہ کی رحمت ہووے اونسے پوچھا کہ پل صراط کا احوال بیان کیجے فرمایا
کہ وہ ایک پل ہے دوزخ کی راہ پر پندرہ ہزار برس کی راہ اوسپر سے سبکو گذرنا
ہوگا بال سے باریک تلوار سے تیز اپنے اپنے عملون کے موافق کوئی بجلی کی طرح
کوئی ہوا کی طرح کوئی دوڑتے گھوڑے کی طرح کوئی آہستہ آہستہ اوسپر سے
چلا جاویگا سب کے پہلے اللہ تعالے کے فضل سے مین پار ہوجاونگا پھر اوسوقت

ہیری ات کے بائین دہنے دو فرشتے کھڑے ہوکر بڑی عاجزی سے پکار کر یہ دعا
مانگین گے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ یعنی اے پروردگار تو رحم کر حضرت محمّد کی اُمت پر
جو گنہگار ہوگا پار نہ اوتر سکیگا پانوں کانپ جاوینگے اوندھے منہ نیچے دوزخ مین گر پڑیگا
اور فرمایا کہ پل صراط پر ایسی اندھیری ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نسوجھے گا جسکو ایمان کی
روشنی ہوگی وہ اوس روشنی مین موافق اپنے مرتبے کے آہستہ یا دوڑتا ہوا چلیگا
گنہگارون کو کچھ روشنی نہ ملے گی تا چار ہوکر دوسرون سے روشنی مانگین گے
جواب پاوین گے کہ روشنی حاصل کرنیکی جگہ دنیا تھی یہان کہان ملے گی پھر وہین جاؤ
کما کر لاؤ جسکو تو لاؤ اور فرمایا کہ اوس پل کی راہ بڑی کٹھن ہے پانچ ہزار برس کی راہ اوپر
چڑھنا ہوگا پانچ ہزار برس تک برابر جانا ہوگا پانچ ہزار برس تک نیچے اوترنا ہوگا
اور وہان سات مقام مین اٹکاؤ ہوگا پہلے مقام مین ایمان سے سوال کرینگے جسکا
ایمان ثابت ہوگا وہان سے رہائی پاویگا اور جسکا ایمان شرک اور نفاق اور بدعت
سے بھرا ہوگا وہان سے چھٹ نہ جاوے گا دوزخ مین گرایا جاوے گا دوسرے
مقام مین نماز سے پوچھین گے جسنے اپنی نماز ارکان و آداب کے ساتھ وقت پر ادا کی ہے
وہان سے چھٹیگا نہین تو دوزخ مین پڑیگا تیسرے مقام مین زکوٰۃ سے پوچھین گے جسنے
زکوٰۃ کا مال حساب سے نکالکر حقدارون کو دیا ہے وہان سے بچ نکلے گا نہین تو اوسیدم
آگ کے گڑھے مین ڈھکیلا جاویگا چوتھے مقام مین رمضان کے روزون سے پوچھینگے
جو کوئی تیسون روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہے وہ سرخروئی
حاصل کرے گا نہین تو رسوائی کے ساتھ جہنم مین ڈالا جاوے گا پانچوین مقام مین
حج سے پوچھین گے اگر حج کیا ہے تو مخلصی پاوے گا اور جو مقدور ہوتے دنیا کی
آرام کو چھوڑکر نہین گیا تو بڑے سخت عذاب مین پھنسایا جاویگا چھٹے مقام مین
طہارت کی حقیقت کا سوال کرینگے اگر جنابت کی حالت سے غسل کرکے پاک ہوتا رہا ہے

تو وہان سے رہائی ملیگی نہین تو اوسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دکھہ
مین پڑے گی ساتوین مقام مین ہمسایہ کے حق ادا کرنے کا سوال کرینگے اگر دکھہ
مین اوسکا شریک ہوا ہے اور اپنے مقدور کے موافق اوسنے سلوک رکھا ہے تو وہان
سے نجات پاویگا نہین تو بڑی خرابی اور ذلت سے دوزخ مین ڈالا جائیگا
غرض ان ساتون مقام سے جب خیر و خوبی کے ساتھہ نکلا تو اوس پل سے پار اوترگیا
نہین تو دوزخ کے منہ کا لقمہ بنا اور فرمایا رسول اللہ نے کہ قیامت کے دن ایک گھڑیکا
عذاب ستر برس کی جانکندنی کی سختی سے زیادہ تر ہے اوسدن پیغمبرون اور اولیاؤن
اور شہیدون کو بھی ایسی فکر ہوگی اور مصیبت پہونچیگی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور
شہادت کے دعوے کو بھول جائینگے بڑی گھبراہٹ اور حیرانی سے سجدے مین
گر پڑینگے اور ونکا حال اسی سے سمجھا چاہیے کہ اونکے اوپر کیا کیا گذرے گا سب یہی
فریاد کرینگے اور عاجزی سے دعا مانگینگے خداوندا اور کچھہ ہماری آرزو نہین ہے
اتنا کرم کر کہ ہمکو اس عذاب سے نجات دے ہر ایک پیغمبر جلیل القدر اوس روز بیقرار
اور بیحواس ہو جائیگا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس حالت مین اپنے
دلکا کچھہ خیال نکرینگے امت کی مخلصی اور رہائی چاہینگے اونکی شفاعت کے واسطے اوس
پاک پروردگار کی جناب مین نہایت عجز اور انکساری سے سجدے کر کے دعائین
مانگینگے حضرت عبداللہ ابن عباس پیغمبر صاحب سے نقل کرتے ہین کہ اوسدن لوگ
چار گروہ ہونگے جو گروہ سب سے بہشت مین داخل ہونگے وے فرشتے ہین
اور جو گروہ تمام دوزخ مین پڑینگے وے شیطان ہین اور اونکی تابعدار اور ایک گروہ مین
سے بعضے ثواب حاصل کرینگے اور بعضے عذاب وے آدمی اور جن ہین اور ایک
گروہ چارپایون کا ہوگا کہ زندے ہو کر پھر خاک ہو جائینگے غرض جو کچھہ وہان کی سختی
اور رسوائی ہے سو آدمیون کے واسطے ہے چارپائے اوسوقت خوش ہو کر شکر الہی

پچھتاویگی کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہوئے اس عذاب مین پڑتے حضرت امیر المومنین
علی علیہ السلام سے روایت ہیکہ جب نیکی بدی آدمی کی تولی جائیگی پھر نیکی اتنی ہوگی
کہ اگر ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہو اوسوقت اللہ تعالے کیطرف سے حکم ہوگا کہ
اے بندے تھوڑی نیکی اور ہو تو بچانگے عذاب سے چھوٹ جاوے بندہ عرض کریگا
خداوندا ایک نیکی تو میرے پاس نہین ہے اگر مجھکو ایک لحظہ کی فرصت ملے تو اوس
میدان مین جاکر اپنے لوگون سے جنکے ساتھ دنیا مین مین نے بہت سی نیکی کی ہے اور
انکی خاطر بڑے بڑے دکھ اوٹھائے ہین ذرہ بھر نیکی مانگ کر لے آؤن حکم ہوگا
کہ اسکو جانے دو نیکی لاوے وہ وہانسے نکلکر بدحال اور سرگردان ہوکر اوس
میدان مین آویگا ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہلے باپ کو پاویگا دیکھکر اوسکے قدمین
پڑا پھر سمجھیگا کہ اب میرا بیڑا پار لگا سامنے آکر کہیگا اے باپ مین تیرا فرزند ہون
جگر گوشہ ہون دنیا مین سب سے مجھکو تو زیادہ پیار کرتا تھا ہر ایک چیز سے بہت دوست رکھتا تھا
خوشی اور آرام میرا ڈھونڈتا تھا ہر طرح کی آفتون سے نگہبانی کرتا تھا اسوقت ایک ذرہ بھر
نیکی کا محتاج ہوکر تیرے پاس آیا ہون اگر مہربانی کرے اور ایک ذرہ بھر نیکی مجھے بخشے
تو میرا اس قیامت کی سختی سے نجات پاؤن نہین تو جہنم مین ڈالا جاؤنگا باپ یہ بات
سنکر کہیگا تو کون ہے مین نہین پہچانتا ہون تیرا باپ نہین تو جا اور کہین ڈھونڈ لے تب
وہ بیچارا مایوس ہوکر ماں کو ڈھونڈتا پھریگا جب وہ نظر آویگی اوسکے پاس جاکر
کہیگا اے ماں تو میرے پیدا ہونیکے لیے ہمیشہ دعا مانگتی تھی پھر میرے پالنے مین بڑی
بڑی تکلیف اوٹھاتی تھی راتدن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا راحت کیواسطے میری
بھول جاتی تھی اب مین ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج بنکر تجھہ پاس پہونچا ہون اگر وہی نظر
مہر کی مجھپر کریگی تو مین آج کی سختی سے بچونگا جنم بھر تیرا گن گاؤنگا نہین تو دوزخ مین
ڈالا جاؤنگا ماں جواب دیگی کہ مین نے تجکو نہین جنا تو کون ہے مین نے

نہین پہچانا اپنے حال مین مین خود حیران ہون کسیکو کیا دے سکون اوسوقت
یہ شخص جب مان باپ کے کلام سنکر نا امید ہو جاویگا دل مین بہت پچتانے لگیگا
کہے گا ہای اب کہان جاؤن کس سے اس مصیبت کے وقت مدد مانگون مان باپ کے
برابر دوست کون ہی کہ اوسے اپنی بپت جا سناؤن جو وہ ایسے وقت مین
کام آوے مجھ غریب عاجز کو اس بلا سے چھوڑاوی بھلا بہن کے پاس تو چلون
دیکھون وہ مجھ سے کیا سلوک کرتی ہے ڈھونڈتی ڈھونڈتی بہن مل جائیگی دیکھکر
کہیگا ای بہن دنیا مین تو تو مجھے بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی دکھ
کیوقت چھاتی سے لگاتی تھی میری تندرستی اور آرام منایا کرتی تھی اب یہان قیامت کے
حساب مین پھنسا ہون ایک ذرہ بھر نیکی ملے تو اوس مصیبت سے مخلصی میری ہاتھ آوے
بہن کہیگی اے آدمی تو کون ہی کیا بکتا ہی اسوقت مجھ سے نہ بول مین اپنی پریشانی مین
آپ گرفتار ہون کیونکر دوسرے کی مدد کرون آخر وہان سے بھی مایوس ہوکر بھائی کو
ڈھونڈھنے لگے گا کہ اتنے مین وہ بھی نظر آجاویگا کہیگا ای میری پیاری بھائی دنیا مین ہم تم
اکٹھے رہا کرتے تھے ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے آپسمین پیار و محبت کی ساتھ
گذران کرتے تھے میری خوشی سے تجھے خوشی تھی میری بیکلی سے تجھے بیکلی تھی اسوقت
حساب کی جگہ مین مجکو لائے ہین نیکی تولی جاتی ہے ایک ذرہ بھر نیکی ہو
تو میرا حساب پورا پڑے اس دکھ درد سے نجات ملے بہشت مین جاؤن دوزخ
سے بچون بھائی بھی وہان بھائی گری سے منکر ہو جائیگا اوسکی منت و زاری پر
کچھ خیال نکریگا پھر جورو کے پاس جائیگا کہیگا ای یار جانی و ای دوست روحانی مین
تیرا اچھا ونہ ہون دنیا مین تیری خوشی کے واسطے اپنے بیگانون سے لڑتا تھا تیرے
آرام کے لیے کیا کیا دکھ نہین بھرتا تھا مان باپ کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ ہو رہا تھا
جسمین تو راضی ہی وہی کیا کرتا تھا اب نیکی کا حساب ہوتا ہی ایک ذرہ بھر نیکی

کم ہوئی ہے اگر تو اپنے پاس سے دے تو مین تیرا بڑا احسان مند ہوؤن اور تیرے
سبب اس عذاب سے چھوٹون جورو کہے گی دنیا مین مین نے خصم نہین مین تیری
جورو نہین بنی تو بڑا جھوٹا ہے بہلانے چلا ہے ایسے فریب کی باتون سے تجھے
نہ پھسلا پھر بیٹا بیٹی بھی اسی طرح منکر ہو کر اپنا پیچھا چھوڑا وینگے غرض سب اوسکی
ہر طرف سے آس ٹوٹیگی اور نا امید ہو کر شرمندہ ہو اللہ تعالی کی درگاہ مین جا لٹکیگا
کہیگا افسوس مین کیا منہ دکھلاؤن خاوند کے پاس خالی ہاتھہ کیونکر جاؤن جن جن سے
امید رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا میری اس مصیبت پر کسی نے رحم نکھایا ہای مین کدھر
جاؤن اپنے جلے دل کا دکھہ کسے سناؤن سوا اوسی خاوند کے جو میرا خالق اور
مالک ہے کون اس حال مین مجھپر نظر کریگا بس غم کے دریا سے مجھہ ڈوبتے کو کون پار
لگاویگا یہ کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا غمگین ہو ہاتھہ اوٹھا کر اوس پاک پروردگار
کی جناب مین عرض کریگا اے میرے خاوند تجھسے کچھہ نہین چھپا جتنا مجھسے ہو سکا
خوب دوڑا کہین کسی نے نہ پوچھا ماں باپ جورو لڑکے بھائی بہن کوئی کام نہ آیا
سب نے صاف جواب سنایا اب تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہے تب اللہ تعالی کا حکم
ہوگا کہ ای بندے جن جنکی رضامندی مین اپنی عمر گنوائی جن جنکی خاطر بڑی بڑی تکلیف
اوٹھائی حلال حرام کا کچھہ خیال نکیا بھلے بری کا دھیان نرکھا اللہ و رسول کے
حکمون کو جنکی خاطر چھوڑ دیا اونھین کی خوشی پر دوڑا کیا خلاف شرع حرام اور بدعت کے
کام سب کرتا رہا اب وے کہان ہین کیون نہین ایسے بری وقت مین کوئی تیرے کام آتا
تب وہ بیچارا انجالت اور شرمندگی سے چپ ہو جائیگا اللہ تعالی فرماویگا دنیا مین حکم ہوا تھا
کہ میری عبادت کیجیو تو نے اپنے لوگونکی خوشی چاہی اونکے کامون مین حاضر رہا عبادت سے
غفلت کی اگر تو مجھے رحیم اور کریم دل سے جانتا ہرگز میری حکم مین سستی نکرتا ہر دم
میری ہی خوشی ڈھونڈھتا وہی خوشی اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے

تجھکو چھوڑا تی اب میرا اختیار ہے چاہون بخشون چاہون سزا دلاؤن چنانچہ ایسا ہی
ہوگا جسکو اللہ تعالے چاہے گا گناہون کے ساتھہ بھی اپنے ہی فضل سے یا کسی کی
سفارش سے بخشدیگا چاہیگا سزا کو پہونچا دیگا الٰہی ہمکو نیکی کر نیکی توفیق دے
کہ اسکی محبت دل سے بھلا کر تیری محبت مین رہین تیری اور تیرے رسول محبوب کے
کہنے کی پیروی کرین اور اونکے فرمانے پر جان و دل سے حاضر رہین تا کہ
قیامت کے میدان مین خجالت نہ اوٹھاوین آمین یا رب العالمین بحرمت محمد و آلہ الامجاد

## چھٹا باب دوزخ کے بیان مین

اللہ صاحب نے فرمایا ہی وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوۡعِدُھُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ لَھَا سَبۡعَۃُ اَبۡوَابٍ لِکُلِّ
بَابٍ مِّنۡھُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہی اون سبکا اوسکے سات دروازے
ہین ہر دروازیکے لیے اونمین سے ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابو ہریرہ رض نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہزار برس تک دوزخ دھونکا گیا تو سرخ ہوا پھر
ہزار برس تک دھونکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس تک دھونکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت
تک وہی سیاہ رہیگا جیسے اندھیری رات ایکروز رسول علیہ السلام نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہی جو کبھی مین نے میکائیل ع کو ہنستے نہین دیکھا حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے جوابدیا کہ یا رسول اللہ جو کہتے ہو سچ ہی جس روزسے دوزخ کی
آگ پیدا ہوئی ہی اوس روزسے میکائیل کے دلمین اوسکی ہیبت سما گئی ہی مارے خوف کے
ڈرتے رہتے ہین پھر ہنسی کیونکر منہ سے نکلے سبحان اللہ جو ایسے مقرب فرشتے ہین اونکے
دلمین دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہے کہ ہوش و حواس جاتے رہے اس فکر مین پڑے
رہتے ہین کہ خدا جانے کسکو حکم ہوا وسمین ڈالنے کا وہ مالک مختار ہے سبکا چھوٹے
بڑے سب اوسکے بندے ہین عاجز جو چاہی جب چاہی کرے اور یہ آدمی ذرا ایسے مغرور

اور سرکش ہین دنیا پر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اس مقام کا
اونکو کچھ خیال نہین دن رات اپنے آرام اور نام کے کام مین لگے رہتے ہین دوزخ کے
عذاب سے کچھ نہین ڈرتے وہان کیا حال ہوگا کیسی بلا مین گرفتار ہونگے کہ جسکا
کچھ چارہ و پایان نہین اور سوائے نالہ اور فریاد کچھ کام نہ آویگا معذرت اور گڑگڑانا کسی کا
کچھ نہ سنا جاوے گا کہتے ہین کہ جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے دوزخ مین بھیجے
جاوینگے روتے روتے چلاتے چلاتے حیران ہونگے کوئی اونکی نہ سنیگا کہینگے
دنیا مین جب ہمپر مصیبت پڑتی تھی منت وزاری سے کوئی بچاتا تھا یا صبر کرنے سے کم
ہو جاتا تھا یہ کیسی مصیبت ہے کہ ہزار برس گذرے نہ کوئی بچانے والا نظر آیا نہ یہ دکھ کم
ہوا ہائے یہ دکھ کس سے کہین کدھر جاوین یہی کہینگے سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ
صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ترجمہ اب برابر ہے ہمارے حق مین ہم بیقراری کرین یا صبر کرین
ہمکو نہین خلاصی جب ہزار برس اور گذر جاوینگے تب ایک سفید ابر پیدا ہوگا یہ دیکھکر
خوش ہونگے قیاس کرینگے شاید اللہ نے ہمپر رحم کیا جو پانی بھیجا اب پیاس کے
رنج سے مخلصی پاوینگے اوسوقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالے یون پوچھیگا
یہ گنہگار کیا کہتے ہین عرض کرینگے تو خود شنوا اور بینا ہے تجھپر کچھ پوشیدہ نہین
یہ پانی چاہتے ہین حکم ہوگا کہ جو اس ابر مین ہے برسے وہین ابر سے بچھو برسینگے ایک
ایک اونٹ کے برابر ایسے زہردار کہ جنکے کاٹنے سے ہزار برس تک جلن اور سوزش
رہیگی پھر ہزار برس تک غل اور فریاد مچاوینگے پانی مانگینگے تب ایک کالی بدلی
ظاہر ہوگی اوس سے سانپ برسینگے جنکے کاٹنے سے دو ہزار برس تک بیتابی
اور بیقراری اونمین رہیگی فرمایا اللہ صاحب نے زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ترجمہ بڑھایا اونپر ہمنے عذاب پر عذاب بدلا
اوسکا جو شرارت کرتے تھے غرض انواع طرح کے عذاب پے درپے گنہگارون

کیواسطے دوزخ میں موجود ہیں ایکدم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف کبھی وہاں نہ ملیگی
اے بھائیو اگر اللہ اور رسول علیہ السلام کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت
کے عذاب سے ڈرو اپنی عمر اللہ تعالے کی عبادت اور بندگی میں کاٹو رسول اللہ
کی پیروی میں رہو دنیا کی الفت چھوڑو شہرت اور طمع کے کاموں سے دور بھاگو
سرکشی اور گمراہی اختیار نکرو اوس منتقم حقیقی کے عدل پر خیال رکھو اوسکی قہاری
اور جباری کے غضب سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ
بدکاروں کو اور نافرمانوں کو دوزخ میں ڈالیگا دوزخ کو اولنے بھرینگا سچ ہے
بدکاروں کی وہی جگہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہیں اوسکی حکم برداری
کرتے ہیں وہی بہشت میں داخل ہونگے یوں روایت ہیکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا
جسم بنانے کے واسطے مٹی خمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک ذرہ
آگ دوزخ سے لاکر زمین میں رکھی سات طبق زمین کو اوسنے جھلس دیا جلا مارا آخر
وہ آگ دنیا میں نرہ سکی پھر جب حضرت جبرئیل لائے یہی حال ہوا غرض سات مرتبہ
آگ لائے جب یہاں وہ نہ ٹھہری تب جناب باریتعالیٰ میں عرض کی صدا و ندا دوزخ
کی آگ کسی طرح دنیا میں قرار نہیں پکڑتی حکم ہوا کہ اے جبرئیل آدمی کیواسطے میں نے
دوسری آگ بنائی ہے اوسکو لو ہے پتھر لکڑی میں رکھی ہے اوسے لیجاؤ
حضرت جبرئیل بموجب فرمان کے وہی آگ لائے کہ آدم علیہ السلام کے جسم مبارک
میں لگی روایت ہیکہ حضرت رسالت پناہ نے ایکدن حضرت جبرئیل سے پوچھا
کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہے ذرا اوسکو بیان کرو حضرت جبرئیل نے فرمایا
یا رسول اللہ قسم ہے مجکو اوسکی جسنے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کے
ناکے برابر دنیا میں لاؤں تمام آسمان و زمین اور جو اونکے درمیان ہے سبکا
جل بل کر کباب ہو جاوے اور اگر ایک قطرہ دوزخیوں کے بدن کا عرق

یہان پہونچاوین دنیا کے تمام لوگ اوسکی بدبو سے ایسی اذیت پاوین کہ جان سے ہاتھہ
دھو بیٹھین اور ایک زنجیر دوزخیون کی جکڑنے کی اگر مین یہان لاؤن اوسکے بوجھہ سے
آدمی تو کیا پہاڑ دب کر چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول اللہ اگر کسیکو دوزخ کے ایک
کنارے پر جسکی کچھہ انتہا ہی نہین ہے عذاب کرین دوسرے آدمی اوسکی طپش سے جل بھنکر
کوئلا بن جاوین اور غار اوسکا اسقدر ہے کہ اگر کوئی ایک پتھر اوسمین ڈالے ہزار برس تک
نیچے چلا جاوے پھر بھی اور جھوڑنے لگے لکڑی اوسکی اور پتھر خوراک اوسکی آدمی اور
پھر وہان کے رہنے والونکو پانی کی جگہ دوزخیون کا پیپ لہو اور کھانے کو
زقوم کا درخت جسکو سیہنڈ کہتے ہین اور اونکو کپڑا پہننے کا دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ
ملیگا فرمایا اللہ تعالے نے سورہ دخان مین اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ
کَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ترجمہ بیشک درخت سیہنڈ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے
پگھلا تانبا کھولتا ہے پیٹون مین اور دوزخ مین سات دروازے ہین ایک
دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ ہے اور چوڑائی بھی
اوسکی اوسیقدر ہے ایک دروازہ ایک ایک گروہ کے لیے مقرر ہے اور ہر ایک
دوزخ اپنے اوپر کے دوزخ سے ستر درجے گرم اللہ تعالے کے دشمن اور نافرمان اوسمین
ڈالے جاوینگے اونکی گردنون مین بھاری بھاری آگ کے طوق اور ہاتھہ پاؤن
مین لوہے کی ہتھکڑیان اور بیڑیان ڈالی جاوینگی دونون ہاتھونکو پیٹ کیطرف سے
نکالکر پیٹھ کیطرف باندھینگے آگ کے کوڑے مارینگے یہ حال سنکر جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت متفکر ہوئے روتے لگے پھر پوچھا کہو بھائی جبرئیل کس
طبقے مین دوزخ کے کون لوگ رہینگے جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا یا رسول اللہ سبکے
نیچے کے طبقے مین منافقون کی جگہ ہے جو ظاہر مین مسلمان کہلاتے ہین اور باطن مین
جو کفر اور شرک کے کام ہین کرتے رہتے ہین اللہ اور رسول کی محبت دل مین

نہین رکھتے قیامت سے ہرگز نہین ڈرتے منہ مین کچھ دلمین کچھ منہ کے سچے دل کے
جھوٹے اور فرعون اپنی قوم سمیت وہین ہینگا اوسکا نام ہاویہ ہے اوسکے اوپرکے
طبقے مین مشرک رہین گے جو اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے پھر اور ونکو بھی اپنی مشکل کیوقت
پکارتے تھے اونکی منت مانتے تھے خدا کے کارخانے مین شریک اور مختار
ٹھہراتے تھے اور وہی عبادت کے آداب اونکے ساتھ بجالاتے تھے اوسکا نام
جہنم ہے اوسکے اوپرکے طبقے مین یہود و نصارا جو آخری زمانے کے پیغمبر کو اونکی
کتابون سے اونکی پیغمبری صاف ثابت ہے جسکا حال سنت کے باب سے معلوم کر چکے
ایمان نہ لائے رہین گے اوسکا نام سقر ہے اوسکے اوپرکے طبقے مین شیطان اور
اوسکے ذریات اور جسنے اوسکی پیروی کی رہین گے اوسکا نام لظی ہے اوسکے
اوپرکے طبقے مین سود کھانے والے رہین گے اوسکا نام حطمہ ہے ان چھ طبقون کا
حال بیان کرکے حضرت جبرئیل علیہ السلام چپ ہورہے تب جناب رسالت مآب نے
پوچھا کہ چھ دوزخ کا بیان جو تمنے کیا معلوم ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ
اوسکے رہنے والے کون ہین بولے یا رسول اللہ یہ خبر نہ پوچھو حضرت نے فرمایا
کیون نہین اوسکی حقیقت بھی سنائیے حضرت جبرئیل نے جناب پاک کا سر اپنی چھاتی
سے لگایا چوم کر کہا آپ نیچے آنکھین کرکے دیکھیے حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے
عورت اور مرد اوسمین بھرے ہین حضرت جبرئیل سے پوچھا یہ کسکی امت ہین
حضرت جبرئیل نے بیان کیا کہ تمھاری امت کے لوگ ہین جنھون نے دنیا مین بڑے
بڑے گناہ کیے تھے اور سرکشی اور تکبری کے ساتھ رہتے تھے اور بے توبہ
دنیا سے گذر گئے حضرت یہ سنکر مارے غم کے بیہوش اور بیتاب ہوگئے حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کے سر مبارک کو چھاتی سے لگا کر بوسہ دیا حضرت
صلعم وہین ہوش مین آئے فرمانے لگے اے بھائی اب سخت مصیبت اور بڑی

پریشانی مجکو حاصل ہوئی یہ کہکر روتے روتے اپنے حجرے مین تشریف لیگئے جا نماز
کرکے آہ وزاری کرنے لگے اپنے خداوند کریم ورحیم کی عبادت مین مشغول ہوئے
سجدے پر سجدے کرتے دعا پر دعا مانگتے سات دن تک یہی حال رہا کسیکو اس باتکی
خبر نہوئی کہ حضرت کہان تشریف فرما ہوئے آخر کو سب اصحاب ملکر حجرے کے
دروازے تک آئے حضرت نے پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو وہان بٹھلا دیا تھا اور
فرمایا تھا کہ اگر کوئی آوے تو اوسے بجیتر آنے نہ دیجو جب یارون نے قصد کیا حجرے مین
جاوین بلال نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہی کہ اندر کوئی نہ جاوے یار سب بیقرار ہوئے
نالہ اور فریاد کرتے کرتے آخر کو سب اپنے اپنے گھر گئے اور یہ گمان ہوا کہ شاید آپ نے
رحلت فرمائی بعد اوسکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین جا کر یہ
سرگذشت مفصل بیان کی حضرت بی بی کو کئی دن سے جو موافق معمول کے حضرت نے
کھانے کے وقت نہین بلایا تھا اسکا غم تو تھا ہی یہ حال سنتے ہی بڑی بیتابی
ہوئی نہایت بیقراری سے روتی ہوئین حجرے کے پاس آئین دیکھا کہ بلال بیٹھے ہین
فرمایا کہ اگر دروازہ کھولدو تو مین حضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھکر سعادت حاصل
کرون دونون جہان کی دولت سے فائدہ اوٹھاؤن بلال نے کہا کہ حضرت نے
منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آوے یہ بات سنکر ازبسکہ غمگین ہوئین پاک پروردگار کی
جناب مین عرض کرنے لگین خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس دروازہ کو کھولدے
تو مین اپنے باپ کا چہرہ دیکھون زیارت کرون دین و دنیا کی نیکبختی حاصل کرون
وہین اللہ تعالے کی قدرت سے وہ دروازہ کھل گیا حضرت بی بی بھیتر چلی گئین
دیکھتی کیا ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جا نماز بچھا کر سجدے مین
پڑے ہین روتے روتے آنکھین آپ کی سوج گئی ہین چہرہ مبارک زرد اور جسم شریف
دبلا ناتوان ہوگیا ہی ہاتھ باندھکر عرض کیا یا ابوی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کیسا غم اور کیسا الم ہے یہ کسطرح کا دکھ اور ماتم ہے جو آپ نے اختیار کیا ہے مجھکو
اور سب چھوٹے بڑوں کو ایسی سخت مصیبت میں ڈالا ہے زبان مبارک سے کچھ
فرمائیے اس عاجزہ کو اپنے راز سے تک آگاہ کیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے جب کسیطرح سر اوٹھا کر دیکھا کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نہایت عاجزی اور بیقراری سے
کھڑی ہیں فرمایا کیا کہوں لخت جان بابا کیا بولوں ای فاطمہؓ آج سات دن ہوئے ہیں
کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر ایک خبر وحشت رسا دی ہے جسکے سننے سے میرے دل پر
بیقراری چھا گئی کلیجے میں تھرتھری لگ گئی اوس خالق کی جناب میں پڑا ہوا کارسازی
کی خدمت کر رہا ہوں جب تک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نکرے کون میری
خبر لے کس سے یہ مصیبت دفع ہو سکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ واردات
سنکر باپ کے ساتھ دعا میں مشغول ہوئیں رو رو کر مناجات کرنے لگیں ابھی ایک ساعت
گذری ہوگی کہ وہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور بہشت سے آئے فرمانے لگے
یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے تمہاری امت بخشی تم کیا خوشی کرو بہشت تمکو
حضرت نے یہ خوشخبری سنتے ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پھر پوچھا کہ میری امت کے گنہگار
کس صورت سے دوزخ میں جاوینگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا مردوں کی
داڑھی عورتوں کے سر کے بال پکڑ کر داخل کیے جاوینگے مگر اور امت کے گنہگاروں کی
طرح سے منہ اونکا سیاہ اور چہرہ نیلی کیا جاویگا طوق زنجیر گلے میں ڈالا نہ جاویگا
اتنی بات سنکر حضرت کی کچھ تسلی ہوئی روایت ہے کہ جس وقت پیغمبر صاحب کی گنہگار
امت کو دوزخ میں لیجاوینگے مالک وہاں کے داروغہ پوچھینگے یہ کسکی امت
کون قوم ہیں جو اور گنہگاروں کی طرح اونمیں لائی فرشتے کہینگے ہمکو ایسا ہی
حکم ہوا ہے پھر مالک پوچھینگے اے گنہگارو تم کسکی امت ہو سچ بتاؤ وہ بولینگے
ہم اونکی امت ہیں جن پر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اوترا تھا مالک یہ سنکر

کہیں گے کہ یہ دونوں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اور ۱
تھے جب دوزخی یہ نام سنیں گے رو رو کر بیان کرینگے کہ ہم اوسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی امت میں ہیں پھر اونکی نظر دوزخ کیطرف پڑیگی دیکھیں گے کہ زبانیہ یعنے
دوزخ کے پیادے سپیدہ ناک بھیانی صورت سے کھڑے ہیں اور انواع طرح کے عذاب
وہاں دکھائی دیتے ہیں پیٹ پیاس اور مضطر ہوکر مالک سے کہیں گے اگر ہمکو حکم ہو تو
ہم سب اپنی اپنی مصیبت پر خوب رولیں اور فریاد و فغان مچائیں مالک کہینگے آج
بدبختو آج کا رونا تمہارا کیا کام آویگا اگر دنیا میں سمجھکر چلتے اللہ اور رسول کے فرمان
بجالاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام میں دخل ندیتے تو آج کا ہیکو دکھ درد میں
پڑتے ایسے رنج و غم میں مبتلا ہوتے آخر مالک دوزخ کو حکم فرماوینگے کہ کیا دیکھتی ہے انکو
اپنی طرف کھینچ پھر دوزخ منہ اپنا اونکی طرف پسار کر دوڑے گی ایک بارگی اون
سب کی زبان پر کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جاری ہوگا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام سنتے ہی آگ ہٹ جاویگی پھر مالک غصہ ہوکر
دوزخ کو کہینگے ان لوگونکو پکڑ دوزخ جواب دیگی یہ لوگ اللہ کے پیارے محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہیں کیونکر پکڑوں مالک کہینگے اوسی اللہ تعالی کا
یوں حکم ہے تم کیا کرتی ہے تب دوزخ کی آگ دوڑکر ہر ایک کو پکڑیگی کسیکی گردن تک
اور کسیکی کمر تک لپٹ جاویگی جسکا جیسا گناہ ہے اوسکو اوسی اندازے کے موافق
عذاب میں پہنچاویگی مالک فرماوینگے اے دوزخ کی آگ خوب خبردار اونکے منہ
اور سینوں کو نہ جلائیو منہ سے قرآن پڑھا ہے اور سینے میں روزے کی [illegible]
پیاس کا دکھ اوٹھایا ہے غرض اسی حال سے جب تک اللہ تعالی چاہیگا دوزخ میں اونکو
رکھیگا جیسا اونکا عدد برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالی کا
حکم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ہووے گا کہ اے جبرئیل محمد کی امت کا کیا حال ہے

جا کر دیکھو حضرت جبرئیل آ رہے ہین دوزخ کے داروغہ اوس وقت اپنے تخت پر دوزخ کے
بیچون بیچ بیٹھے ہونگے حضرت جبرئیل کو دیکھکر تعظیم کو اوٹھینگے اور کہینگے کدھر آئے
حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماوینگے محمد مصطفے کی امت کا احوال دیکھنے آیا ہون
فرماؤ اونکا کیا حال ہے کس حالت مین ہین سو پہونچے ہین مالک کہینگے گوشت پوست
ہڈی کو اونکی دوزخ کی آگ کھا گئی ہے یہ کہکر دوزخ کے منہ پر سے سرپوش اوٹھاوینگے
دوزخی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھکر کہینگے اے مالک سچ فرماؤ یہ صاحب
کون ہین جنکی صورت سے ہمکو طاعت کی بو آتی ہے اونکی پیاری وضع ہمارے دلکو
بہت بھاتی ہے مالک فرماوینگے اے گنہگارو یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین جو حضرت
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پاس سے آئے ہین گنہگاران دوزخ کے نام
سنتے ہی شور وغل مچا کر نالہ و آہ کرکے بڑی منت و زاری سے عرض کرینگے
یا حضرت جبرئیل ہمارا سلام ہمارے پیغمبر کو پہونچا دیجئے اور ہمارے دلکا اور مصیبت کی خبر
اونکو دیجئے اور کہئے کہ آپ دنیا مین ہماری تسلی فرماتے تھے کہ گنہگارونکی شفاعت مین
کرونگا جہنم کے عذاب سے اونکو چھڑاؤنگا حق تعالی سے اونکے واسطے مغفرت معافی
چاہونگا بہت دن گذرے کہ ہم اس مصیبت مین گرفتار ہوئے کیا آپ بھول گئے
چاہئے ہم گنہگارون کی خبر لیجئے ہماری خلاصی کی فکر کیجئے حضرت جبرئیل علیہ السلام تب
اللہ تعالی کی جناب مین حاضر ہونگے پیغام گنہگارون کا حضرت رسالت پناہ کو پہونچانا
بھول جائینگے اللہ تعالی پوچھیگا اے جبرئیل محمد صلعم کی امت کا کیا حال ہے عرض
کرینگے خداوندا تو سب جانتا ہے تجھپر ظاہر ہے مین کیا عرض کرون جو دیکھا اونپر گذرتا ہے
مین کس منہ سے سناؤن تو کریم و رحیم ہے جیسا مناسب ہو حکم فرما پھر اللہ تعالی اپنے
فضل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یاد دلاویگا کہ تمنے اون گنہگارون کا
پیغام اونکے پیغمبر علیہ السلام کو نہین پہونچایا اب جاؤ اور سنا دو اور پیغمبر

کہ کیا اب گنہگاروں کی شفاعت کے مقام میں آؤ اونکی مغفرت چاہو اپنے وعدے کو
وفا کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جہاں
وے بڑی خوشی اور عزت سے ایک دانہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کی جسمیں
جسمیں چار ہزار موتی بڑے بڑے لٹکتے ہیں جڑا ہو تخت پر نور کا تاج سر پر دی اپنی آل اطہار
اور اصحاب باوقار کی ساتھ بیٹھے ہیں اور ہزاروں حوریں خدمتمیں حاضر ہیں جائینگے
جب حضرت صلعم جبرئیل علیہ السلام کو دیکھینگے پوچھینگے کہو بھائی کہاں سے آئے ہو
کیا خبر لائے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماوینگے دوزخ کیطرف سے آتا ہوں تمھاری
امت کا پیغام لایا ہوں احوال اونکا یہ ہے کہ دوزخ کی آگ اونکا جسم کھا گئی صرف
جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت میں گرفتار ہیں مجکو دیکھکر بہت خوش
ہوئے تمھاری خدمت میں بہت بہت سلام عرض کیا ہی اور یہ پیغام دیا ہے کہ
اب ہمکو کچھ تاب وتوانائی باقی نہیں ہی رحم کیجیے ہماری فریاد کو پہونچیے کیونکہ ہماری
خبر لیجیے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پیغام کو سنتے ہی نہایت غمگین اور
مضطر ہو کر زار زار روئینگے نور کا تاج اپنے سر سے اوتارینگے ننگے سر فریادی کی صورت
بنا کر حضرت جبرئیل کو ساتھ لیکر عرش معلی کے آگے سجدے میں گرینگے ہزاروں
زبان سے حق جل وعلی کی صفت اور ثنا بیان کر کے دعائیں مانگینگے اپنی
امت کی مغفرت چاہینگے اور کہینگے خداوندا دنیا میں میں نے تیرے حکم بجالانے
میں بہت تکلیف اوٹھائی اور میری بال بچوں نے بھی میرے پیچھے ہر طرح کی اذیت
پائی قتل ہوئے اور ستائے گئے میں نے اوسکا عوض تجھ سے وہاں کچھ نہیں لیا اب
یہاں مجھپر رحم کر میری امت کی گناہوں سے درگذر تب جناب باری سے حکم ہوگا اے
محمد سجدے سے اپنا سر اوٹھاؤ دعا تمھاری قبول ہوئی امت تمھاری بخشی گئی دوزخ
کیطرف جاؤ اپنی امت کو نکال کو بہشت میں پہونچاؤ حضرت وہاں سے باہر آوینگے

دوزخ کے نزدیک آکر مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھینگے کہ میری امت کہاں ہے تو
مالک جہنم کا منہ کھول دینگے حضرت کی صورت جب دوزخیون کو نظر پڑیگی ایکبارگی
سب کو سب فریاد واویلا کرکے عرض کرینگے یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع المذنبین
یا رحمۃ للعالمین ہم لوگ اس حالت کو پہونچے کہ کچھ جسم باقی نہین رہا دوزخ کی
آگ نے سب کھا لیا جلا دیا بھسم کر ڈالا صرف جان باقی ہے مہربانی کیجیے اس
دکھ سے نجات دیجیے حضرت صلعم فرماوینگے کہ مین نے تمہاری مغفرت جناب باری
سے چاہی اب تمہاری نجات ہوئی تم گھبراؤ ذرا صبر کرو پھر مالک کو اسکی خبر دینگے
اللہ تعالی کے فضل کا حال بیان فرماوینگے مالک یہ سنتے ہی فی الفور اون لوگونکو
جہنم سے نکالنے کا حکم دینگے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ کے دروازے
پر آکر اون لوگون کو جنھون نے اپنا ایمان شرک کی باتون سے دنیا مین بچایا تھا مگر
شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مر گئے تھے اونکو
وہان سے جلد نکالکر اپنے ساتھ لیجاکر بحر الحیوۃ کے دریا مین غسل دلاوینگے بدن ہوگا
اونکا صاف ستھرا جیسے مان کے پیٹ سے نکلا چہرہ اونکا نورانی چودھوین رات کے
چاند کیطرح لاثانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادی کا لکھا جائیگا بعد اسکے سب کے
سب بہشت مین داخل ہونگے اور جو لوگ آخری زمانے کے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہین لائے اور اونکی شریعت کے مطابق نہین چلے اور کفر و
شرک مین ڈوبے رہے وے سب لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑے رہینگے
نوع بنوع کا عذاب چکھینگے کبھی وہان سے مخلصی نپاوینگے یا اللہ یا رحیم
ہمکو اور سب مسلمانون کو نیکی کرنے کی توفیق عنایت کر اور برے کامون سے بچا
کہ دوزخ کے عذاب سے بچکر بہشت مین جگہ پاوین آمین یا رب العالمین
بحرمۃ محمد وآلہ الامجاد

# ساتوان باب بہشت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج مین اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا
حَرِیْرٌ ترجمہ اللہ داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور کی بھلائیان باغون مین کہ بہتی ہین
جنکے نیچے نہرین گہنا پہنا دینگے اونکو وہان کنگن سونے اور موتی کے اور اونکی پوشاک
ہے وہان ریشم کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت کی دیوارین سونے اور روپیہ سے بنی ہین اور
مٹی مشک ہے اور گھاس وہان کی زعفران اور کنکر موتی و یاقوت کے جابر رسول خدا نے فرمایا ہے کہ
جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے آواز دیگی کہ اے بہشت کے رہنے والو خوشیان
کرو عیش مناؤ کہ اب یہان سے کسیکو نکلنا نہین ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو اللہ تعالیٰ کی
نعمتین لیتے مالامال رہو اب کوئی یہان نہ مریگا موت کا اثر نہ پہنچیگا پھر موتکو دوزخیون
اور بہشتیون کے روبرو لاکر ذبح کر ڈالینگے جو جس مقام کے لائق ہے وہ وہان ہمیشہ
رہا کریگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ زخرف مین وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور یہی بہشت ہے جو میراث پائی ہے تمنے بسبب اون کامون کے جو
کرتے تھے اور ثابت ہے قرآن سے کہ بہشت مین ایسی نعمتین بہشتیونکو ملینگی کہ ہرگز کسی نے
کبھی نہ دیکھا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیسا ہی جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ سجدہ مین
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ترجمہ
سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دھرا ہے اوسکے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھون کی
بدلا اوسکا جو کرتے تھے اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک کوٹھری کی جگہ
سب باتون مین تمام دنیا کے اچھے مکانون سے بہتر ہوگی اور بہشتیون کا جمال

ایسا ہوگا کہ جستی ہوگی وہ ہم قسم میں نہیں آسکتا اور میوے رنگ برنگ کے ایک میوہ
میں ہزار طرح کا مزہ ملیگا جب بہشتی چاہیں گے بیٹھے کھڑے لیٹے اوسیدم وہ میوہ موجود
ہوکر نزدیک آجائیگا بہشتیون کا نہ پیشاب نہ پاخانہ جو کچھ کھائینگے بعد ہضم کے پسینا ہوکر
بہ جائیگا کستوری کبھی آزار نہ تکلیف ہوگا نہ کوئی کبھی بہشت میں پہنچیگا وہاں کے
مردون کی عمر پوری جوانی کی تینتیس ٣٣ برس کی اور عورتونکی اٹھارہ
برس کی عورت مرد جب آپس میں ایک کو دوسرا دیکھے گا اوسکے حسن کو دیکھکر
حیران رہ جائیگا مرد سب بے داڑھی امرد خوبصورت ہونگے حسن وجمال عورتون کا
ایسا جو کوئی عورت ایک انگلی اپنی باہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے سے اوس کنارے تک
روشن ہوجاوے اور ہر ایک عورت کے پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا
جس وقت چاہیں پہنیں ہی زیور اونکی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح بدلتا جاویگا
کبھی بدرنگ میلا پرانا ناقص نہوگا اور جسکا درجہ بہشت میں سب سے کم ہوگا وہ بھی
پانچ محل کا بالاخانہ پاویگا ایک سونے کا ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یاقوت کا
ایک عرش کے نور کا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ وہاں کے مردونکو سو مردون کی
قوت ہوگی اور اون کے بدن میں سوای سر اور سینہ اور بھوون اور ناک کے کسی جگہ
بال نہوونگے اور کپڑا اونکا اکثر سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیون کی خواہش
کے موافق جس رنگ کا چاہے موجود رہیگا اور جب گوشت کھانیکا شوق پیدا
ہوگا جانور پرند جا ہو کر کہینگے اے خدا کے دوست ہمنے دریاے سلسبیل سے پانی پیا
عرش کے نیچے باغ سے اور کمہاں آئے ہیں اچھے اچھے میوے وہاں کے ہماری خوراک
ہی تم ہمارا کباب نوش کرو بعدہ آدھی جانور اون میں سے بھونے ہوئی اور آدھی پکے ہوے
موجود ہونگے بہشتی جب اونکو کھا کر آسودہ ہوجاینگے پھر وہی جانور موجود ہو کر
اوڑکر چلے جائینگے یہ عجب تماشا ہوگا اور بہشتیون کو زیور ملیگا کنگن اور انگوٹھی ایسی

بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اوسکے بدلے مین نہین ہو سکتی اور حدیث مین آیا
ہے کہ جب مومنون کو بہشت مین لیجاوینگے وہان کے خادم اونٹون اور گھوڑونکو
موتیون اور یاقوتون کے جڑاو زین اور پالان باندھکر حاضر کرینگے کہ مومن
سوار ہوکر جدھر چاہین سیر کرتے پھرین اور بہشتیون کا سلام آپسمین جسطرح دنیا مین
مومنین کرتے ہین السلام علیکم ہوئیگے اور فرشتے کہینگے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ یعنے سلام پہونچے تمکو تم لوگ پاک ہو داخل ہو جاؤ اسمین
ہمیشہ رہنے کو اور جو فرشتے دنیا مین عمل لکھنے والے تھے وہ بہمراہ نکلے تھے وہان اونکی رکاب
مین حاضر رہینگے پھر ایک جگہ اور مکانات وہانکے اونکو دکھاوینگے ایک بالاخانہ
کی چوڑائی ایک برس کی راہ اور ہر بالاخانے مین ستر کوٹھریان ہونگی جنکی لمبائی
چوڑائی تین تین کوس تک ہر طرح کے نقش ونگار چکتے اونکی دیوارون مین ہین کہ
دیکھنے سے آنکھون مین کچھ ندھی لگ جاوے اور ہر بالاخانے مین ہزار دروازے
اور ہر دروازے پر ہزار غلام باندی ہر وقت مستعد رہینگے اور ہر بالاخانے کے آگے ستر
گھوڑے دورویہ اونکے کھڑے رہینگے چلنے مین ایسے تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے
مقام کو جایا چاہیے پلک کی جھپک مین پہونچا دیوین جب بہشتی ایسے مکان مین جا
پہونچیگا کہ جسکی نہ دیکھی نہ شنید کیا دیکھیگا کہ ایک تخت یاقوت کے دانے کا
بنا ہوا دھرا ہے جسکی تعریف اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب مین فرمائی فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ
وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وہ تخت بلندی پر ہوگا اور اوسمین ہر جانب تکیہ لگا
کہ جب جی چاہین نیچے ہوجاوے جب چاہین اوٹھ جاوے بہشتی اوسپر بیٹھینگے
اور خادم اونکے قطار باندھ خدمت کو کھڑے رہینگے اوس دم بہشتی یون شکر ادا کرینگے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ
حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ

اور ارشاد کیا ہمکو اس زمین کا لیکن بہشت مین جہان چاہین تو کیا خوب نیک ہے
صحبت کرنے والونکا اون بالاخانون کے آگے ایک جگہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی بیٹھکر
آپسمین دنیا کی باتین کیا کرینگے نہایت خوشی اور آرام کی صحبت ہے کہ کھانے پینے
اونکی پہر ہر جمعہ کو پاک پروردگار کے دیدار کی نعمت سے جو بہشت کی نعمتون سے
افضل ہے سرفراز ہوا کرینگے یہ تھوڑا سا احوال مجملاً بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک
اوسکی نعمتون کی حقیقت لکھون برسون مین تمام نہو اور دفترون مین نہ سمانے
پس اے مومنو اگر تم اللہ تعالے کی رحمت اور اوسکی نعمت کی آرزو رکھتی ہو
اور بہشت مین جانا چاہتے ہو اور اوسکی مہربانی اور لطف کے گھر مین رہا چاہتی ہو
تو دھیان کرو اور نیک کامو مین مشغول رہو ہمیشہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری
بجالاؤ گناہ کے کامونسے اپنے تئین بچاؤ برے عملونسے کنارہ پکڑو برے
اعتقادونسے بچو اپنی ہر دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو اور دوزخ سے نجات
مانگو حضرت پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے جو کوئی اخلاص سے تین دفعہ کہیگا
خداوندا مجھکو بہشت نصیب کر بہشت بھی اوس آدمی کی خواہش حقتعالے سے کریگی
اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے اپنی خلاصی چاہیگا دوزخ بھی اوسکی جدائی کی
خواہش رکھیگی یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردون کو اور عورتون کو اپنی
طاعت اور حکم برداری کی توفیق دے اور نیک کامون پر ثابت قدم رکھ اپنی
نبی مختار اور انکی اولاد اور اصحاب پاک کی عزت سے یہ دعا میری قبول فرما آمین ثم آمین

## اٹھوان باب ماں باپ اور ہمسایونکے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورہ بنی اسرائیل مین فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما
وقل لہما قولا کریما واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ

سو نہ کہہ اونکو ہون اور نہ جھڑک اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے
عاجزی کرکے نیاز سے اور اس پہلی آیت سے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا
اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نپوجو اوسکے
سوا کسیکو اور ماں باپ سے بھلائی کرو ان آیتوں سے ماں باپ کا درجہ بہت بڑا معلوم
ہوا کہ اللہ تعالی نے اونکے با ادب رہنے کو فرمایا اور اپنی عبادت کے ساتھ
اونکی تابعداری کا حکم کیا اور بھلائی کرنا اونسے یہ کہ اپنی خوشی پر اونکی خوشی کو
مقدم رکھنا جس کام میں وہ راضی ہیں جہی کام بجالانا لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی
تابعداری کو اللہ تعالی نے پہلے کیا ہے اس سے سمجھنا چاہیے کہ اگر ماں باپ کی بات ایسی ہو
کہ جس سے اللہ تعالی کی تابعداری اوٹھ جائے تو اوسکو یہ کہنا چاہیے کہ اللہ کا
حق اونکے کہنے پر مقدم ہے اور مقدور بھر اونکی خدمت کرنے میں قصور نکرے اور
بے ادبی کی لفظ سامنے زبان سے نہ نکالے جابر روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا نماز ٹھیک کرکے پڑھنی وقت پر
اور نیکی کرنی ماں باپ سے خوش رکھنا ہمسایہ کو جو یہ کام نہیں کرتا اللہ تعالے
اوس سے راضی نہیں ہوتا اور اوسکو دوزخ میں جگہ دیتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص
اللہ سے روزی کی وسعت اور عمر کی درازی چاہتا ہو اوسکو چاہیے کہ ماں باپ
سے سلوک رکھے اور اپنوں سے ملے نقل ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے
توریت میں دیکھا ہے حقتعالی فرماتا ہے اے فرزند آدم اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا
کرتے رہو اور ماں باپ کی رضامندی حاصل کرو کہ تم بہشت میں جگہ پاؤ اور ہر طرح کی
آفتوں سے بچو پیغمبر خدا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی ماں باپ کے دل کو رنجیدہ کریگا
اونکے دلکو دکھ پہونچاویگا کیسے ہی عبادت کرے قبول نہوگی بہشت میں جانے نپاویگا
نقل ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب کی خدمت میں عرض کی میری ماں بڑھیا بہت

ضعیف ہوگئی ہیں اپنے ہاتھوں سے اوسکو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہوں طہارت
کرواتا ہوں غلاظت اوسکی دھویا کرتا ہوں فرمائیے کہ ماں کا حق مجھسے ادا ہوا یا نہیں
آپ نے فرمایا اگر تو اسیطرح سو برس تک ماں کی خدمت کرتا رہے تو بھی اوسکے حق سے
باہر نہیں ہوسکتا مناسب ہیکہ جبتک جیتا رہے اوسکی خدمت کیا کر اللہ تعالے
رحم کرے تجکو بخشے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ اللہ تعالے کی رضا مندی ماں
باپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی ماں باپ سے نیکی کریگا اللہ اوس سے
راضی ہیگا اور فرمایا جو کوئی ماں باپ کے منہ پر محبت سے نظر کرے حج مقبول کا ثواب
پاوے اور جو شخص ماں باپ کی قبر پر زیارت کو جاوے ثواب پہونچاوے اوسکے نامۂ اعمال میں
حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائیگا کتاب میں لکھا ہے کہ ماں باپ کے دس حق ہیں بھوکے
ہوں کھانا کھلاوے ننگے ہوں کپڑا پہناوے عزت حرمت اونکی بجا رکھے جب بلاویں بیعذر
حاضر ہووے اونکے حکم اور اونکے حکم سے بجا لاوے مگر اونکے کہنے سے بدعت اور رسوم
جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف حکم خدا اور رسول کے ہو ہرگز نکرے کوئی بات اونسے
تیکھے پن کی بات اونکے سامنے نبولے اونکا نام لیکر نہ پکارے راہ میں اونسے آگے
نہ بڑھے اگر کافر اور فاسق ہوں تو نرمی سے اونکو سمجھاوے شریعت کے احکام بتلاوے
زجرو توبیخ نکرے اور جو نہ مانیں تو چپکا ہوکر اونسے الگ ہو رہے برے کاموں میں
اونکا شریک نہووے اونکے حق میں بھلائی کی دعا مانگا کرے اور ماں باپ پر اولاد
کے چار حق ہیں نام اونکا اچھا رکھے احکام شریعت سکھاوے اور قرآن پڑھاوے ختنہ
کرواوے سنت ہو تو نیک عورت سے شادی کرواوے انس بن مالک روایت کرتے
ہیں کہ حضرت کے وقت میں ایک شخص تھا جسکا نام علقمہ بڑا پارسا نیک کار صدقہ خیرات
دیتا تھا اچانک بیمار ہوا اجل کی گھڑی کو پہونچا اوسکی بی بی حضرت پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں
گئی اور کہا یا حضرت میرا خاوند جانکندنی کی حالت کو پہونچا حضرت نے تین شخصوں کو

حضرت علی حضرت عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ کے پاس تلقین کے لیے بھیجا
کہ کلمہ شہادت سنا دین تینون بزرگ جب وہان پہونچ گئے دیکھا کہ علقمہ بڑی سختی کی حالت
مین گرفتار ہی کلمہ پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دیکھا
کہ علقمہ چاہتے ہین کہ کلمہ پڑھین مگر زبان یاری نہین دیتی جب کئی مرتبہ سعی کی اور کچھ فائدہ
نہوا تو پھر حضرت کی جناب مین گئے اور یہ حال بیان کیا حضرت نے متعجب ہو کر فرمایا
کہ اوسکی مان جیتی ہے لوگون نے عرض کیا جیتی ہے بلال کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے
سلام پہونچاؤ اور اوسکو اپنے ساتھ یہان تک لاؤ حضرت بلال گئی اور یہ پیام بھیجا اور کہا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہ آوگی تو مین وہان آؤنگا یہ بات
سنکر علقمہ کی مان نے کہا کہ میرا جان و مال سب کچھ رسول اللہ پر صدقے ہے میری کیا مجال کہ حضور
حضور یہ کہکر اوٹھی اور عصا ہاتھ مین لیکر ٹیکتی ہوئی حضور مین پہونچکر السلام علیکم
کہکر بولی لونڈی حاضر ہے جو حکم ہو حضرت کی جو اوسپر نظر پڑی اوسکی تعظیم کو کھڑے ہوئے
بہت آؤ بھگت سے اپنے پاس بٹھلایا پوچھا کہو اے علقمہ کی مان تمہارا بیٹا کیسے کام
کیا کرتا ہے اونھون نے عرض کیا کہ علقمہ بہت نیک اطوار ہے نماز اور روزہ خوب ادا کرتا ہی
صدقہ خیرات دیتا ہی لیکن میری رضامندی نہین چاہتا اسلیے مین اوس سے خوش نہین
حضرت نے سبب پوچھا کہا کہ اپنی جورو کی باتین سنکر مجھسے غصہ کرتا ہے اوسکی خاطر میری
خاطر سے عزیز رکھتا ہی حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے کہ علقمہ کے منہ سے کلمہ نہین
نکلتا بلال کو حکم فرمایا کہ لکڑیان جمع کرو اوسمین ڈالکر جلانا ہوگا اوسکی مان نے یہ حکم سنا
عرض کیا یا رسول اللہ مین صدقے تمہارے میرے بیٹے کی کیا تقصیر ہے جو ایسا حکم
آپ دیتے ہین فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا مین اوسکو جلاؤن جو عاقبت کی
آگ سے اوسکو تھوڑی خلاصی ملے علقمہ کی مان مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے قبضہ
قدرت مین میری جان ہے کہ جب تک تو علقمہ سے راضی نہوگی نماز روزہ وغیرہ خیرات اوسکو

کچھ فائدہ نکریگا اللہ تعالی اُسکے یہان اوسکا بچاؤ نہوگا یہ سنکر بولی یا رسول اللہ اگرچہ
علقمہ نے مجکو بہت رنجیدہ کیا تھا پر اسوقت میرا دل اوسپر جلا اور آپکے فرمانے سے
کلیجہ کانپ اوٹھا حضرت گواہ رہین کہ مین نے اوسکی تقصیر معاف کی اور اوس سے
راضی ہوئی پھر حضرت نے اون تینون اصحاب کو علقمہ کے پاس واپس کیا وہ تشریف
لیگئے باہر سے سنا کہ علقمہ کلمۂ شہادت کو اچھی طرح سے آوازبلند ادا کرتے ہین یہی
کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم ہوئی حضرت رسالت مآب کو خبر ہوئی آپ وہان
تشریف لائے نماز جنازے کی ادا کی پھر بعد دفن کے لوگون کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا
یارو خبردار ہو جو شخص اپنی جورو یا کسی اور کی خاطر ماں باپ کو اذیت دیتا ہی وہ خدا
کے غضب مین گرفتار رہتا ہے اوسکی کوئی عبادت قبول نہین ہوتی حضرت نے
فرمایا ہے کہ بندہ مسلمان نہین ہوتا جبتک دل اور زبان اوسکی یکسان نہووے
اور مسلمان نہین ہوتا جبتک ہمسایگی کی تکلیفات مین اپنے تئین شریک نکرے سو ہمسائی کا
حق ماں باپ کے حق کے برابر جانو ہرگز کسی بات مین مقدور بھر قصور نکرو اور فرمایا کہ
جو کوئی اللہ و رسول پر ایمان لایا ہے اوسکو چاہیے کہ حق ہمسایہ کا ادا کرے ایک نے
سوال کیا کہ فرمائیے حق ہمسایہ کا کیا ہے حضرت نے بیان کیا کہ جب قرض مانگے
ہوتے ہوئے نہ چھپائے جب بلائے جائے جب بیمار ہو بیمار پرسی کرے جب سفر کو جاوے
اوسکے اسباب اور اہل و عیال کی نگہبانی مین رہے جب کسی مصیبت مین گرفتار ہو
اوسکا شریک ہووے کسیطرح اوسکو دکھ نہ دے بھلے کامون کی نصیحت کرے
یہ مومن ہمسایہ کا حق ہے اگر ہمسایہ کافر ہو تو اوسکے چار حق ہین اول حق اوسکے ساتھ
بھلائی کرے دوسرا حق اوسکے مال مین کچھ طمع نرکھے تیسرا حق اپنی تکلیف اوسپر
نڈالے چوتھا حق اوسپر زور و ظلم نہ پہونچائے خداوندا ہمکو اور سب مسلمانون کو
ایسی توفیق عنایت کر کہ ماں باپ خویش و اقربا یگانے بیگانے دنیا مین ہمسے

خوش و خرم رہیں اور بعد موت کے نیکی سے یاد کریں آمین یا رب العالمین

## نواں باب سود کھانیوالوں کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارہ کے چھٹے رکوع میں قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اونہوں نے کہا سوداگری بھی تو ویسا ہی ہے جیسا سود لینا اور حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پھر جسکو پہونچی نصیحت اوسکے رب کی اور باز آیا تو اوسکا ہے جو آگے ہو چکا اور اوسکا حکم اللہ کو اختیار یعنے چاہے پکڑے چاہے چھوڑدے اور جو کوئی پھر کرے یعنے حکم کے بعد وہی ہیں دوزخ کے لوگ وہ اوسمیں رہا کرینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگلے کافر سوداگری اور سود لینے کو ایک جانتے تھے جیسا ابھی جھوٹے مسلمان سود کھانیوالے یوں کہتے ہیں کہ سود لینا بھی تو تجارت ہے اور اوسکا نام بدلکر نفع اور فائدہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے کھولکر فرمادیا کہ سود حرام ہے یہ حیلہ اور فریب تمھارا کام نہ آویگا بعد اس حکم کے جو کوئی مسلمان ہوکر سود لیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس رات مجھکو ساتویں آسمان پر لیگئے دیکھا میں نے ایک گروہ کو سر اونکے نیچے اور پاؤں اونکے اوپر ہیں پیٹ پھولکر مشک کی صورت ہو رہے ہیں سانپ بچھو اونکے اندر بھرے ہوئے نظر آتے ہیں آنکھوں سے پیپ بہی جاتی ہے نہایت بدبو چلی آتی ہے یہ حال دیکھکر میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت عذاب میں پکڑے گئے ہیں جبرئیل نے بتلایا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ دنیا میں نڈر ہوکر سود کھاتے تھے سو ایسے سخت عذاب میں ڈالے گئے اور خبر میں آیا ہے جو کوئی حرام سے مال جمع کرکے یعنے

ظلم کرکے سود لیکے زنا کرکے رشوت لیکے چوری وغیرہ کرکے جو خیرات کرتا ہے اچھے
کاموں پر لگاتا ہے جیسا لِلّٰہ کھانا کپڑا دینا پل مسجد مہمانسرا بنانا اللہ تعالیٰ کی درگاہ
میں وہ کام نیک اوسکا قبول نہیں ہوتا ہرگز اور سچ پوچھیے ثواب نہیں پاتا سچ ہے کیونکہ
وہ مال اسکا نہیں اور اوسکی ملک میں نہیں آیا اور جب تک کوئی چیز کسی کے ملک میں آئی
نہیں تو اوسمیں تصرف کرنا جائز نہیں جسکا مال ہے وہ ثواب پائیگا یا متصرف کا اعمال نیک مالک کو
دلایا جائیگا اور ایسی کمائی کھا کر جو کوئی نیک عمل کرتا ہے اوسکا وہ عمل ہرگز منظور
نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب اوسکو اوپر الٹی لعنت برستی ہے اور
اللہ تعالیٰ نے سولھویں سیپارے کے تیسرے رکوع میں نافرمانوں کے حق میں ارشاد کیا ہے
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ تو کہہ اے محمد ہم بتاویں تمکو کنکے
کام بہت خراب ہوئے جنکی محنت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں
کہ خوب بناتے ہیں ہم کام اس سے معلوم ہوا کہ جب تک کوئی مسلمان نہ سنبھالے یعنی اپنے
عقائد دینداری کی ٹھیک نکرے اور فرقہ ناجیہ یعنی سنت و جماعت کے طریق پر نچلے اور
جن باتونکا حکم ہوا ہے اونکو اختیار نکرے اور جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اونکو چھوڑ
اور برا سمجھے اگر لاکھوں روپے اپنی دانست میں اللہ کی رضامندی کی کام میں خرچ
کرے ہرگز وہ کام اوسکی جناب پاک میں مقبول نہونگے اور اوسکی محنت اور سعی کچھ
فائدہ نکریگی مفت برباد جائیگی سو پہلے چاہیے کہ اپنے عقائد درست کرے اور بعدہ
نیک عملوں پر قائم رہے اور برے عملوں سے بچا کرے کیونکہ جب درخت کی جڑ مضبوط ہوئی
تو شاخ ہری رہیگی پھل بھی لگینگے اور جو جڑ کٹ گئی یا ناقص ہو گئی تو پھل کاہیکو
لگینگے اگر لگیں بھی تو پھیکے پھیکے پڑینگے کچھ کام کے لائق نہونگے روایت ہے جابر رضی
سے لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ آکِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ

وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ اور لعنت کی رسول صلعم نے
سود کھانیوالے اور دینے والے اور اوسکا تمسک لکھنے والے اور
اوسکے گواہون پرا ور فرمایا کہ یہ سب گناہ مین برابر ہین اور فرمایا سونا
سونے سے روپا روپے سے گیہون گیہون سے جو جو سے خرما خرمے
سے نمک نمک سے برابر لے اس مین جو کوئی ان چیزون مین کچھہ
زیادہ لے گا سود ٹھہرے گا اور جس شہر اور گانون مین سود خوار بہت
ہون گے وہ شہر اور گانون البتہ ویران ہوگا وہان کی چیزون مین
برکت باقی نرہے گی مگر قرض دینا کسی کو بے منفعت اوسکا ثواب
البتہ بہت ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معراج
کی شب کو بہشت کے دروازے پر مین نے لکھا دیکھا کہ جو کوئی ایک
درم اللہ کی راہ مین خیرات کرے اوسکو دس درم کا ثواب ملے گا
اور جو کوئی اللہ کے واسطے ایک درم کسیکو قرض دے اوسکو
اٹھارہ درم کا ثواب ملے گا اس زیادتی کا سبب مین نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا اونھون نے کہا کہ جب کوئی خدا
کی راہ مین کچھہ دیتا ہے کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہونچتا
ہے اور آدمی قرض نہین چاہتا مگر احتیاج کے وقت
اسواسطے قرض دینے کا ثواب خیرات پر زیادہ ہوا وزن
اور ناپ سے لینے کے وقت زیادہ لیتا اور دینے کے وقت کم
دینا دونون بہت برا ہے فرمایا اللہ صاحب نے سورہ مطففین
مین وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ
أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ خرابی ہے گھٹانیوالونکی جب ناپ لین وہ تو پورا کر لین اور جب ناپ دین

اونکو یا تولدین توگھٹا کر دین ایسے لوگ جو اس طرح کے گناہ کرتے اپنے لڑکون بالونکو کھلاتے ہین
دنیا کماتے ہین قیامت کے دن تو بڑی سختی مین گرفتار ہونگے کیا تعجب ہے کہ آدمی
عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہے چھوڑ کر اسکو دیکھ کر دنیا کو جو محض ناچیز ہے مول لیتے ہین اور
وہانکے قول کی کچھ خبر نہین رکھتے سو حقیقت مین یہ لوگ قیامت پہ ایمان نہین رکھتے
اور وہانکی باز پرس کا خطرہ نہین کرتے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ آویگا جب سب
سود خور ہو وینگے کسی نے پوچھا یا نبی اللہ کیونکر سب لوگ سود خور ہو جاوینگے آپ نے
فرمایا اس طرح سے کہ کوئی سود کا معاملہ کریگا کوئی اوسکے اس کام مین مدد کریگا
کوئی درمیان مین وکیل بنیگا کوئی گواہ ہوگا کوئی لکھنے والا غرض دنیا
مین سود کا کاروبار ایسا پھیلیگا کہ کسیکو اسکا اٹھانا سبب نہ معلوم ہوگا بلکہ جو کوئی منع
کریگا تو تعجب جانینگے پھر کیسے کیسے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھین گے اوسکو اتنی بڑی کمائی
جانکر دل مین اوسکی برائی کو آنے نہ دینگے پھر اس ضد اور نافرمانی کے ہوتے مین کس طرح
اپنے تئین مسلمانون مین گنتے ہین سو حقیقت مین وے تو دشمن ہین خدا اور رسول کے
چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے تیسرے سیپارے کے چھٹے رکوع مین کہ جو سود لینا بعد حکم کے
نہین چھوڑتے ہو تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اوسکے رسول سے بھلا جواب اس سے
زیادہ اور کیا سنوگے کہ سود کھانے والے جو سود کھاتے ہین گویا اللہ اور رسول سے
لڑائی کرتے ہین اور جس نے اللہ اور رسول سے لڑائی کی پھر اوسکا حال کیا ہوگا
اپنے دل مین خوب سمجھ لو اور فرمایا علیہ السلام نے قرض خواہ قرضدار کی سواری پر سوار نہووے
اور اسکا ہدیہ نہ لے کیونکہ قرضدار سے جس طرح فائدہ قرض خواہ کو پہونچے وہ سود ہے مگر جو قرض
کے آگے سے یہ رسم آپسمین جاری ہو یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب مسلمانونکو حرام کے کھانے اور
حرام کے کسب اور حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلا شبہ کی چیزون سے محفوظ رکھیو بطفیل
صاحب لولاک اور اونکی آل پاک کی عزت و حرمت سے آمین یا رب العالمین +

## دسوان باب زکوۃ اور عشر یعنی زراعت کا حصہ دینے کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بقر مین تین جگہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ترجمہ
کھڑی رکھو نماز اور دو زکوۃ اور اسی طرح کئی سورتون مین اسکی تاکید فرمائی اس سے
معلوم ہوا کہ عبادتون مین اس عبادت کی بڑی تاکید ہے اسکا ترک کرنے وال
سخت عذاب مین گرفتار ہوگا نقل ہے کہ کسی نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ حکم
ایک بس تھا کھڑی کھڑی جو اللہ تعالی نماز اور زکوۃ کا حکم فرماتا ہے اس مین کیا
بھید ہے فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ اسکو یاد کیا کرتا ہے
سو اللہ کے نزدیک ان کامون کے برابر کوئی عبادت نہین کیونکہ بالغداری کی صورت
اسمین خوب پائی جاتی ہے جان سے اور مال سے اور دنیا مین یہ دونون بہت پیارے
ہین ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف نہو اور نہ مال گھر سے باہر نکلے سو وہ
خاوند ان دونون سے بندے کو جانچتا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس کے بیٹے
راضی ہو اللہ ان سے کہتے ہین کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی نماز
پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوۃ اور عشر نہ دے تو اوسکی نماز قبول نہین اور فرمایا
علیہ السلام نے مَنْ اٰتَاہُ اللہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ
ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ترجمہ جسکو دیتا ہے اللہ تعالی مال پھر
ادا نہین کرتا وہ اوسکی زکوۃ بنایا جاتا ہے وہ مال قیامت کے دن سانپ گنجا
اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہین لپیٹا جاتا ہے وہ سانپ گردن مین طوق
کی طرح پکڑتا ہے وہ دونون جبڑون سے اپنے مالک کو پھر کہتا ہے وہ مین تیرا
مال ہون اور تیرا گنج لینے وہی مال زہر دار اژدہا ہوکر آدمی کے گلے مین لپٹے گا اور کہیگا

زہر سے ہر دم اوسکے کلیجے کو پانی پانی کریگا اور فرمایا جو کوئی مال زکوۃ دیتا ہے اوسکا مال پاک طیب ہوتا ہے بعد زکوۃ کے جس قدر باقی رہتا ہے اللہ تعالی اوسمین برکت دیتا ہے اور اوسکو اور اوسکے مال کو آفتون سے بچاتا ہے اور فرمایا کہ جب میری امت مین کئی چیزین ظاہر ہونگی اوسکی بدی مین سب کے سب پکڑے جاینگے ایک یہ کہ جب گناہ علانیہ ظاہر ہونے لگینگے تب کئی طرحکے مرض دنیا مین پھیلینگے ہزارون آدمی ایک پر ایک مرنے لگینگے دوسرے یہ کہ جب لوگ سود آپس مین لگاہم لینے لگینگے اونکے جانورون پر آفت آویگی گاے گھوڑے بھیڑی بکریان ہزارون مرینگی تیسرے یہ کہ جب زکوۃ دینا موقوف کرینگے پانی برسنا بند ہوگا قحط سالی پڑیگی چوتھے یہ کہ جب نماز پڑھنے مین سستی کرینگے حلال روزی نملیگی ڈانواڈول پھرینگے پانچوین یہ کہ جب عہد شکنی کرینگے دشمن کے لوگ ہر طرف سے گھیر لینگے خونریزی ہوگی چھٹا یہ کہ جب مالدار فقیرون کے صدقے سے ہاتھ کھینچینگے اور لوگ لینے کے وقت تول مین زیادہ لینگے پھر دینے کے وقت کم دینگے قحط سالی پڑیگی ظالمون کی حکومت ہوگی سو یہ سب پیشگوئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اب ظاہر ہوتی جاتی ہے اے بھائیو مسلمانی کا دعوی کرنے والو خوب سوچو اور دھیان کرو اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکھو اب تو خوشیان کرتے ہو دولت کماتے ہو حرام حلال کچھ نہین دیکھتے کہنا سننا سمجھانا بجھانا ہرگز نہین مانتے جب جان کندنی کی حالت پہونچیگی اوس وقت اسکا حال بیشبہ معلوم ہوگا یعنی نافرمانی کا مزہ بیشک چکھوگے اور ہمیشہ ہمیشہ اوسکی سزا پاتے رہوگے اور کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی زکوۃ دیتا اور عشر ادا کرتا رہیگا اوسکو پہلے آسمان مین سخی دوسرے مین طیب یعنی پاک تیسرے مین مطیع یعنی حکم بردار چوتھے مین یار یعنی نیک کا یار پانچوین مین معطی یعنی داتا کہتے ہین

ندینگا وہ پہلے آسمان مین بخیل دوسرے مین لئیم تیسرے مین لعین چوتھے مین خدا کا
دشمن پانچوین مین گنہگار چھٹوین مین بے برکت ساتوین مین بدبخت کہلاوے گا
اور فرمایا کہ جو کوئی زکوٰۃ نہین دیا کرتا مسکین فقیر کا حق ادا نہین کیا کرتا اوسکا دیندار
رہتا ہے قیامت کے دن وے حقدار جمع ہونگے مالدارون کی کمرین پکڑینگے
اپنا حق مانگینگے جب وہ اونکو کچھ نہ دے سکیگا اللہ تعالی اوس کے عمل نیک حقدارون
کو دلا دیگا اوسکو مفلس انکو مالدار بنا دیگا دہان تو وہ اوس عذاب مین گرفتار
ہوویگا یہان وارث اوسکے آپس مین حصہ بخرا کر لینگے اپنی خواہش کے موافق
جس طرح جی چاہے گا اوڑا دینگے پہنینگے اے مسلمانو غافلو یہ کیا عقل ہے
کہ کیسی محنتون سے مال جمع کرو کسیکا گلا کاٹ کے ظلم کرکے دولتمند ہو پھر اوسکا فائدہ
کچھ نہ اوٹھاؤ اوسکے گھر مین پڑو دوسرا چین کرے مزے اوڑاوے علاوہ اسکے دین دنیا
کی کمائی بھی تمہاری اس بخل کے سبب چھین جاوے اور فرمایا حضرت صلعم نے صدقہ
دینے والون کے جسم سے ستر بلا دور ہوتی ہے اور فرمایا جو کوئی ننگے کو کپڑا اپنا دے
جب تک وہ کپڑا اوسکے بدن مین رہیگا ہر روز اٹھارہ نیکی دینے والے کے حق مین لکھی
جاوینگی اور جو بھوکے کو پیٹ بھر کے کھلاتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اوس اور
دوزخ کے درمیان پانسو برس کا فرق ہوتا ہے کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا مومن کا دل خوش کرنا اور بھوکے کو کھلانا اور
فرمایا بخیل اللہ تعالی اور مومنون سے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک اور سخی اللہ
تعالی اور مومنون سے نزدیک اور دوزخ سے دور نقل ہے کہ ایک روز ملک الموت
حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان خوبصورت نیک سیرت
وہان آیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اوسکی تعریف کی ملک الموت نے کہا اسکی خوبی آج
[illegible] اسکی [illegible] حضرت داؤد نے فرمایا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہا اللہ تعالی کا

حکم مجکو یون ہوا ہے کہ سات دن کے بعد اسکی جان قبض کرون یہ بات سنتے ہی حضرت
داؤد بہت غمگین ہوئے بعد سات روز کے وہی جوان پھر حضرت داؤد کے پاس آیا تب آپ
متعجب ہو کر دل مین خیال کرنے لگے کہ شاید ملک الموت نے سات مہینے یا سات برس کہا
ہوگا مین بھول گیا اسمین حضرت ملک الموت سے پھر ملاقات ہوئی سبب پوچھا اونہون نے
بیان کیا یہ ہے کہ اس جوان کی عمر تمام ہو چکی تھی یون ہوا کہ جس دن وہ مرتا اوسنے
اللہ کی رضامندی کیواسطے فقیرون کو بہت کچھ دیا فقیرون نے ملکر اوسکی درازی عمر کے واسطے
مناجات کی حق تعالی نے اپنے کرم سے قبول کی سات دن کو سات برس سے بدل دیا اس سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جب چاہے جو چاہے کرے دلیل اوسکی قرآن شریف کی یہ آیتین
ہین وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اور اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اور اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ
مَا یَشَاءُ بعضے لوگ اس قدرت سے اللہ تعالی کی منکر ہو کر کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو اپنے
تقدیر سے پیچھے کہ کوئی نیا حکم کرے جو کرنا تھا کر چکا سو ایسے لوگ تو اللہ تعالی کے دشمن ہین نیز
کوتاہی کمال مین جو ہم کامل ہے نقص پہونچاتے ہین الہی ہمکو اور سب مومنون کو
بھلے کامون کی توفیق دے اور برے کامون سے دور رکھ حرمت سے اپنے رسول مختار
اور اونکی آل اطہار کی آمین یا رب العالمین

## گیارھوان باب شراب وغیرہ نشہ پینے والون کے بیان مین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ساتوین سیپارے کے دوسرے رکوع مین یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ
لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے
کام ہین شیطان کے سو اونسے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا
کہ جس چیز کا پانی شراب کہ نشا لاوے تو وہ تھوڑا بہت حرام اور نجس ہے اور جو چیز خشک

لاوے مگر شری ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت اور جو وہ کہ شرط بدی
کسی چیز پر کہ اوسمیں جیت اور ہار ہوئی وہ حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو
کھیل کہ اوسمیں شرط بدنی رواج ہو اگر بغیر شرط کھیلے تو بھی اچھا نہیں ہے کہ شیطان اس بہانے سے
اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے بی بی عائشہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے
مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْاءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ + ترجمہ جو چیز نشہ لاوے فرق بھر
پینے سے ایک چلو بھر بھی اوسکا حرام ہے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور رطل ہوتا ہے
انکے نسخہ بھری ساڑھے چھ ماشے کا اور کبھی ساڑھے دس ماشے کی یہاں فرق
سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا چنانچہ اگلی حدیث سے ثابت ہوا روایت کی احمد
اور ترمذی اور ابو داؤد نے کہا جابرؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا اَسْكَرَ
كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ روایت کیا اوسکو ترمذی اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے یعنی جس چیز کا بہت
نشہ لاوے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے اور ایک صحابی نے پوچھا کہ یا حضرت ہمیں نے
یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہ حرام ہوئی اوسکا کیا حکم فرمایا کہ پھینکیدو شراب
کو اور توڑ دو اوسکے باسنوں کو ایک روایت یوں ہے کہ اونھوں نے پوچھا کہ اسکا سرکہ
بناوں حضرت نے فرمایا نہیں ابن عمرؓ نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمرؓ نے منبر پر رسول علیہ السلام
کے پھر فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونے کی اور وہ پانچ چیزوں کی ہوتی ہے
انگور اور خرما اور گیہوں اور جو اور شہد سے اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہے جو چھپاوے عقل کو
یعنی آدمی کو مست بیہوش بناوے روایت کی بخاری نے اور اسی مضمون کی حدیث ترمذی
اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر نعمان بن بشیر سے
روایت کی ہے انسؓ نے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب ان دنوں ہمکو انگوری شراب
نہیں ملتی تھی مگر تھوڑی اور اکثر ہماری شراب تھی کچی خرمے سے روایت کی بخاری
نے کہا ابو رہا عائشہؓ نے سوال کیا کسی نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تبع یعنی شہد کی

شراب کا کیا حکم ہے فرمایا کُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَهُوَ حَرَامٌ یعنے جو پینے کی چیز نشا لاوے وہ حرام
ہے کہتے ہین کہ یمن کی یہی شراب تھی اور قاموس مین جو بڑی معتبر لغت ہے لکھا ہے کہ
خمر وہ چیز ہے جو مست کرے وہ انگور کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور عام صحیح تو یہ ہے
کیونکہ جب خمر مدینے مین حرام ہوئی اوسوقت وہان انگور کی شراب تھی بلکہ وہانکے لوگ خرمے
سے شراب بناتے تھے اور وجہ تسمیہ خمر کا یون ہے کہ لغت مین خمر کے معنی چھپانے
اور مخلوط ہونیکے ہین اور خمر چھپاتی ہے عقل کو اور پراگندہ کرتی ہے اوسکو اور ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے کہتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ روایت کی مسلم نے انس سے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت صلعم سے کہ سرکہ
بنایا جاوے خمر سے فرمایا آپ نے نہین روایت کی مسلم نے ان حدیثون کی رو سے معلوم
ہوا کہ خمر یعنے شراب انگور اور خرما وغیرہ پر موقوف نہین جو کھانے پینے کی چیز نشا لاوے عقل کو
چھپاوے وہ خمر ہے اوسکی تھوڑی بہت سب حرام ہے چنانچہ امام شافعی و امام احمد و امام
مالک اور امام محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اگلے پچھلے علماؤن کا یہی مذہب ہے ان
حدیثون کی اور ان امامون کے اتفاق کے رو سے تاڑی کی روٹی اور تاڑی وغیرہ کا
سرکہ بھی کھانا نا چاہیے اگرچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے اہل ورع
تقوی والے مسلمانون کو لازم ہے کہ اس سے دور رہین اور دیلم سے روایت ہے کہ ایک
شخص حضرت صلعم کے پاس آیا اور اوسنے عرض کی کہ ہم سرد ملک مین رہتے ہین اور
سختی اور محنت کے کام کرتے ہین اور یہ بغیر قوت بدن کے نہین ہو سکتا اور شراب پینے
سے قوت ملتی ہے کیا ہم پئین شراب حضرت نے فرمایا جو شراب تم پیتے ہو وہ نشہ
لاتی ہے اوسنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو دور رہو اوس سے پھر اوسنے
عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہان کے ایسے نہین ہین کہ اسکا پینا چھوڑ دین حضرت صلعم نے
فرمایا کہ اگر نہ چھوڑین تو قتل کر دو اونکو روایت کی ابو داؤد نے اور فرمایا رسول صلعم نے

کہ حق جل شانہٗ نے اپنی سوگند یاد کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک چلو شراب پیئیگا ضرور
اوسکو دوزخیون کا پیپ پلاؤنگا اور جو کوئی چھوڑ دیگا اوسکو میرے خوف سے
بے شبہ اوسکو پلاؤنگا بہشت کی نہرون سے جو پاک اور صاف ہے روایت کی
احمد نے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ داخل نہونگے بہشت مین تین شخص ایک جو پیا کرتا ہے
شراب دوسرا جو توڑتا ہے علاقہ رحم کا یعنی ناتا اپنایت کا تیسرا جو سچ جانتا ہے جادو کو
روایت کی احمد نے اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اسی حالت مین مرجاوے یعنی توبہ نکرے
تو اللہ تعالی کے سامنے اوسکا حال بت پرست کا سا ہوگا روایت کی احمد اور ابن ماجہ نے
اور فرمایا حضرت صلعم نے تین شخص ہین کہ اللہ تعالی نے اونپر بہشت حرام کی ہے ایک تو
جو مدمن الخمر یعنے ہمیشہ پیئے شراب دوسرا عاق جو دکھ دے مان باپ کو تیسرا دیوث
جو بیغیرتی روا رکھے اپنے گھرانے مین یعنی اوسکے گھر والے حرام کاری کیا کرین اور وہ جانتا
بوجھتا ہو رہے روایت کی احمد اور نسائی نے اور فرمایا حضرت صلعم نے
کہ جو کوئی شراب پیتا ہے چالیس صبح کی نماز اوسکی اللہ تعالی قبول نہین کرتا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس صبح کی نماز جو سب عبادتون سے افضل ہے قبول
نہین ہوتی تو دوسری عبادت تو بطریق اولی قبول نہوگی روایت کی ترمذی نے
اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور فرمایا حضرت صلعم نے مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ
الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَيَّةً وَعَقْرَبًا فِيْ قَبْرِهٖ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ
فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى
لَا حُجَّةَ لَهٗ ترجمہ جو کوئی ایک لقمہ کسی نشہ پینے والے کے منہ مین رکھیگا اللہ تعالی
اوسکی گور مین مقرر کریگا سانپ اور بچھو کہ وے اوسے ڈسا کرین اور جو اوسکی
حاجت بر لاوے تو گویا وہ مسلمانی کی جڑ اوکھاڑنے پر لگا ہے اور جو اوس کے
ساتھ بیٹھیگا اللہ تعالی اوسکو قبر سے اندھا اوٹھاویگا اور حق تعالی کے پاس اوسکی

اُسکی صحبت نہ چاہیے اور فرمایا کہ جو کوئی نشہ پینے والے سے مصافحہ کرے یا اوسکو سلام کرے اللہ تعالی چالیس برس کی عبادت اوسکی ناچیز کر دے یہ دونون حدیثین ذخیرۃ الملوک کی ہین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّمُفَتِّرٍ ترجمہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک نشہ لانیوالی اور سست کرنیوالی چیز سے اس حدیث سے اور اگلی حدیثون سے ثابت ہوا کہ تاڑی اور گانجہ اور مدک اور بھنگ اور افیون اور جو چیز اس قسم کی ہو سب حرام ہے روایت کی ابو داؤد نے اسکے بھائی مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ ایسی بُری چیزون سے تم دور رہو کسی نشہ والی کے نزدیک نجاؤ اور اگر کوئی تم مین سے کچھ نشا کھاتا پیتا ہو چاہیے کہ جلد توبہ کرے اور اللہ تعالی کی جناب مین استغفار بجالاوے پھر اوسکے گرد نجاوے اور نشہ پینے والونکی صحبت سے پرہیز کرے یا اللہ یا کریم ہمکو اور جمیع مسلمانونکو ان حرام چیزون سے بچا اور دور رکھہ بفضلک وکرمک آمین ثم آمین بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

## بارھوان باب نماز کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ ہود کے دسوین رکوع مین وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ترجمہ اور کھڑی کر نماز دونون سرے دن کے اور کچھ ٹکڑون مین رات کی البتہ نیکیاں دور کرتی ہین برائیونکو

اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ ترجمہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نے

جو کوئی اچھی طرح کرے اونکے وضوؤں کو اور ادا کرے اونکو اونکے وقتوں میں اور
اور تمام و کمال بجا لاوے اونکے رکوعوں اور سجدوں کو سو ہے اللہ تعالیٰ پر عہد کہ بخشے
کرے اوسکو اور جو کوئی نکرے ایسا تو حق تعالیٰ پر کچھہ عہد نہیں اگر چاہے بخشے
اوسکو اور اگر چاہے عذاب کرے اوسکو یعنی جو شخص اس طرح کی نمازیں پڑھیگا
خصوصاً رکوع اور سجود کو کہ اوسمین بندگی اور تابعداری کی صورت خوب پائی جاتی ہے
اچھی طرح ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ پر عہد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور
اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اوسکو بخشدے اور ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
اَوْصَانِي خَلِيلِي اَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ
صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ
وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ ترجمہ نصیحت کی مجکو میرے دوست یعنی
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ شریک مت کر اللہ کے ساتھہ کسیکو اگرچہ
ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے اور مت چھوڑ نماز کو جان بوجھکر اور جو کوئی
چھوڑے نماز کو دیدہ و دانستہ پس بیزار ہوا اوس سے عہد مسلمانی یعنی وہ اسلام کے
دائرہ سے نکل گیا اور مت پی شراب کیونکہ وہ تمام برائیوں کی کنجی ہے اور فرمایا حضرت
صلعم نے کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب کہ سات برس کے ہوں اور مارو
اونکو جو نہ پڑھیں نماز جب کہ دس برس کو پہنچیں اور جدا جدا سلاؤ اونکو بچھونے میں
آپس میں سوال کیا ابن مسعود نے پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ سے کہ پیارا کام
کون سا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا کہ نماز ادا کرنی وقت پر پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہے
سے فرمایا فرمانبرداری ماں باپ کی سوال کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ کی
راہ میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز باہر تشریف لیگئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم جاڑے کے ایام میں درخت پت جھڑ ہو رہے تھے حضرت صلعم نے ایک ڈالی

کو گرایا ہے پتے کو پیڑ سے فرمایا اے ابوذر جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہے
اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی کے واسطے تو پے در پے دور ہوتے ہیں اوسکے
گناہ اوسکے جسم سے جس طرح پتے جھڑتے ہیں اس درخت سے اور عبد اللہ بن شقیق سے
سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا کے اصحاب کسی کام کو اتنا برا نہیں جانتے تھے کہ وہ کفر کو
پہونچتا ہے مگر ترک نماز کو اور فرمایا حضرت صلعم نے جب کوئی شخص اچھی طرح وضو
کرکے نماز کو قیام اور قرأت کے ساتھ جیسا حکم ہے تعظیم اور تکریم سے پڑھتا ہے
ادا کرنے کے نماز اوسکو یہ دعا کرتی ہے اے بندے تو خوش رہ جس طرح تو نے مجھے
درست سے ادا کیا اللہ تعالیٰ تجکو ایسی ہی عزت دیوے اور قیامت کے دن بہشت میں
لیجاوے اور نماز کہتی ہے کہ میں قیامت کے دن تیرے ایمان اور تابعداری پر گواہی
دونگی پھر اوس نماز کو فرشتے آسمان پر پہونچاتے ہیں قیامت کو وہ اوسکی شفاعت کریگی
اور جو کوئی وضو اور نماز کو اوسکے آداب اور ارکان سے نہیں پڑھتا نماز اوسکی سیاہ
تاریک ہوتی ہے پھر اوسکے حق میں بد دعا کرتی ہے کہ اے شخص جیسا تو نے مجکو
بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی بے عزت اور خراب کرے اور بھی کہتی
کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی دونگی کہ تو نہایت بے ادب اور قابل دوزخ کے ہے
پھر جب اوسکو اوپر لیجاتے ہیں تو آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور ایسی نماز
اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقبول نہیں ہوتی پھر کر اوس پڑھنے والے کے منہ پر مار
دیتے ہیں اور فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے
متوجہ ہو کر اچھی طرح ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو پانچ چیز عنایت فرماتا ہے ایک یہ
کہ گور کے عذاب سے اوسے بچاویگا دوسری یہ کہ رزق کی تنگی اتنی نہوگی کہ جس سے
پریشان رہے تیسری یہ کہ چہرہ اوسکا منور ہوگا ایمان کے نور سے چوتھی یہ کہ نامہ
اعمال اوسکے داہنے ہاتھ میں دینگے اور پل صراط سے بجلی کی طرح پار ہو جائیگا پانچویں یہ کہ

بے حساب اور بے عذاب بہشت مین داخل ہوگا اور مین اوس شخص سے راضی ہونگا
اور جو شخص نماز مین کاہلی اور سستی کرتا ہے بارہ طرح کی سختی مین گرفتار ہوتا ہے تین
دنیا مین تین مرتے وقت تین گور مین تین قیامت مین دنیا کی برائیان یہ ہین
جو کام کریگا بے برکت او سمین نپاویگا چہرہ بے نور ہوگا اچھے آدمیون سے محبت
نرہیگی موت کے وقت کی سختیان یہ ہین پیاسا بھوکھا ہوکر مریگا جان کندنی کی
سختی مین پڑیگا ملک الموت کو بھیانک صورت سے دیکھیگا گور کی برائیان یہ ہین
منکر نکیر قبر مین غضب کی صورت سے آوینگے گور کی تنگی ظاہر ہوگی قبر کے اندھیرے مین
پھنسیگا قیامت کی برائیان یہ ہین حساب کی سختیون مین پڑیگا اللہ تعالی کے
غضب مین گرفتار ہوگا بڑی بڑی عذاب کی دوزخ مین پاویگا اور جو کوئی نماز
جماعت بغیر عذر ترک کریگا اللہ تعالی ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اوسکو
دوزخ مین ڈالیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ جسنے نماز پڑھی عشا کی
جماعت کے ساتھ گویا اوسنے آدھی رات کا قیام کیا اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت
سے گویا اوسنے تمام شب کو عبادت مین کاٹا اور فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام
نے کہ جماعت کی نماز ستائیس درجہ ثواب مین زیادہ ہے تنہائی کی نماز سے
اور بعضی روایت سے پچیس درجہ زیادہ معلوم ہوئی ہے حکم نماز جماعت کا بعضے
علما کے نزدیک فرض عین ہے وہ کہتے ہین کہ جو شخص اذان سنکر حاضر نہو تو اوسکی
نماز درست نہین مگر کوئی عذر شرعی ہو اور بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور
بعضون کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور بعضون کے نزدیک واجب بہرحال اسکا ترک
کرنا بغیر عذر کے بہت برا اور فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ
السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ترجمہ درجون کا علو...

اللہ تعالی کے نزدیک مرتبہ بڑا ہوتا ہے تین قسم ہین پکار کر سلام کرنا اور کھانا کھلانا اور
نماز پڑھنی رات کو جس وقت لوگ سوتے ہون بیت شرف مرد بتہجد است و گرامی
مسجود ۞ ہر کہ این چہرہ وند ازد علتش بر او وجود ۞ اور فرمایا حضرت صلعم نے سات گروہ
ہین کہ اونکو اللہ تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا جسدن کسیکو سایہ نہ ملیگا پہلا امام
عادل دوسرا جوان صالح تیسرا وہ شخص جو مسجد سے نکلا اور دل اوسکا پھر وہین لگا رہا چوتھے
وے جو آپس مین اللہ کے واسطے دوستی رکھتے ہین ملتے ہین یہی سمجھکر اور جدا ہوتے ہین
یہی سمجھکر پانچوین وہ جو تنہائی مین اللہ کو یاد کرکے روتا ہے چھٹا وہ جسکو بلاوے ایک عورت
دولتمند اور خوبصورت پھر وہ اللہ تعالی کے ڈر سے باز رہے ساتوان وہ آدمی جو دیتا
اللہ کی راہ مین اسطرح چھپا کر کہ داہنے ہاتھ کی خبر بائین ہاتھ کو نہ پہونچے عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ
رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ ۞ ترجمہ نماز ادا کرنی اول وقت مین
اللہ سبحانہ تعالی کی خوشی کا موجب ہے اور آخر مین عفو ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
بیشک عفو وہین ہوتا ہے جہان کسی سے تقصیر ہوتی ہے اور رضامندی وہین پائی
جاتی ہے جہان کسی کام مین خوبی پائی جاتی ہے اور تقصیر والا خطرے اور دھکی کے
مقام مین رہتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مسجد کے گوشہ مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اوسنے نماز پڑھی پھر
حضرت کے روبرو آکر سلام علیک کیا حضرت صلعم نے جواب سلام دیکر فرمایا کہ پھر نماز
پڑھ کیونکہ تونے نماز ادا نہین کی پھر گیا وہ اور نماز پڑھی پھر روبرو آکر سلام علیک کیا
حضرت صلعم نے جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ ہرگز تونے نماز نہین پڑھی
عرض کیا اوسنے تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کہ یا رسول اللہ مجھکو بتلائیے کہ کیونکر نماز پڑھون حضرت
صلعم نے ارکان اور آداب نماز کے سکھائے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے

پڑھ جلدی مت کر اور فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیری نماز اور جس قدر اسمین
کمی کریگا اور پھر اگر جلدی پڑھیگا اوتنی ہی تیری نماز ناقص ہوگی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ حضرت صلعم نے اسی سبب سے اوسکو مکرر فرمایا کہ نماز دوہراوے کہ وہ نماز اوسکی ناقص تھی
سو اے بھائی مسلمان تو یہ سمجھ کہ نماز دین کے گھر کا ستون ہے اگر تم چاہتے ہو کہ گھر قائم اور
درست رہے تو ستون کو کھڑا رکھو جو ستون گرا گھر گرا تم تو ڈانواںڈول ہوگے گھر سے نکلے
چاہیے کہ اسے کبھی نہ چھوڑو ترک نکرو اچھی طرح پاک صاف ہو کر دل لگا کر اس کام میں مشغول
ہو اور اوسکے ہر ایک رکن کو بموجب حکم کے بجا لاؤ اللہ تمہارے دین اور دنیا کے سب کام
پورے کریگا دنیا میں عزت اور حرمت بخشیگا کسیکا محتاج نکریگا عاقبت میں گناہوں سے
نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان میں ہزاروں طرح کی نعمتوں اور لذتوں کے
ساتھ ابدالآباد رکھیگا یا اللہ یا ارحم الراحمین ہمکو اور سب مسلمانونکو توفیق اپنی تابعداری اور
بندگی کی عطا کر اپنے نبی محمد اور اونکی آل اطہار اور اصحاب کبار کے طفیل سے آمین ثم آمین

## تیرھواں باب قرآن شریف کے پڑھنے کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واقعہ میں اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ
إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ترجمہ بیشک قرآن ہے عزت والا لکھا چھپی کتاب میں اوسکو وہی
چھوتے ہیں جو پاک رہتے ہیں اور ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ
يَعْمَلُ بِهِ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ مَثَلُ التَّمْرِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ
الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ترجمہ

کہاوت اور حقیقت اوس مسلمان کی جو پڑھتا ہے قرآن اور عمل کرتا ہے اوسپر
ترنج کی سی ہے بو اوسکی اور مزہ اوسکا دونون خوب ہین اور کہاوت اور حقیقت اوس
مسلمان کی جو پڑھتا ہے قرآن اور عمل نہین کرتا اوسپر خرمے کی سی ہے کہ بو نہین
مزہ اوسکا میٹھا اور کہاوت اور حقیقت اوس منافق کی جو نہین پڑھتا قرآن اندراین
کے پھل کی سی ہے کہ بو نہین اور مزہ کڑوا اور کہاوت اور حقیقت اوس منافق کی جو
پڑھتا ہے قرآن ریحان کی سی ہے کہ خوشبو اور مزہ کڑوا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ابوسعید بن معلی کو اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ
تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ
قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ ترجمہ کیا سکھاؤن تجھکو بڑی
بزرگی اور بڑائی کی صورت سے قرآن شریف سے پہلے اوسکے کہ مسجد سے نکلے پھر
پکڑا میرے ہاتھ کو جب ارادہ کیا ہمنے کہ باہر آوین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ
آپنے فرمایا تھا کہ مین تجھکو بڑی بزرگی کی صورت قرآن سے بتاؤنگا فرمایا حضرت صلعم نے
کہ سورۃ الحمد وہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم جو دیا گیا مجھے یعنی جسکا اشارا حق تعالی نے
فرمایا ہے لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ
یعنی سات آیتین جنکو نماز مین مکرر پڑھتے ہین معاذ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْہِ
اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ
الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا ترجمہ جو پڑھے قرآن
اور عمل کرے اوسپر پہناوینگے اوسکے ماں باپ کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک
اوسکی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی جو تمھارے گھرون مین چمکتا

خیال کرنے ہو تم اوسکے حق مین جسنے خود عمل کیا ہو او سپر یعنی اوسکے عمل سے ماں باپ کے ساتھہ جب یہ سلوک ہوا تو اوسکے واسطے کیا کچھہ ہوگا حضرت علی علیہ السلام روایت کی ہے فرمایا جناب پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ علیہ نے مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ ترجمہ جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اوسکو پھر حلال جانا اوسے جو اوسمین حلال لکھا ہے اور حرام جانا اوسے جو اوسمین حرام لکھا ہے اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت اوسکے دس گھروالونکے حق مین ایسے کہ جنپر واجب ہوگئی تھی آگ یعنی نافرمانی اور فسق و فجور کے سبب وے لوگ جہنم کے لائق ہو رہے تھے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ ترجمہ البتہ ان دلون کو زنگ لگجاتا ہے سیاہ ہو جاتے ہین جیسا پانی لگنے سے لوہا زنگ پکڑتا ہے پوچھا لوگون نے یا رسول اللہ کونسی چیز اوسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہے فرمایا اکثر یاد کرنا موت کا اور تلاوت کرنا قرآن کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کے درمیان ایک میدان ہے وہان ایک کنوا ہے اوسمین ایک سانپ رہتا ہے ایسا بہوا اور ایسا سخت آواز کا اوسکی آواز سے دوزخ عذاب مین گرفتار ہے جو کوئی قرآن کی عزت نہین کرتا اور اوسکو پڑھکر بھولگیا اوسکو اوسکے منہ پیچکر عذاب کریگا اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی سورۂ یٰسین پڑھیگا اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ تعالیٰ اوسکے گناہونکو جو آگے کرچکا ہے معاف کریگا اور اگر فقیر ہو تو تونگر کردیگا ہر آفت اور بلا

نجات دیگا جو دن کو پڑھے رات تک اللہ تعالے کی امان مین رہیگا اور جو رات کو
پڑھے تو سکرات موت آسان ہووے اور ایکبار سورۂ یٰس کا پڑھنا دس ختم کے
برابر ہے اور یہ سورۂ دل ہے قرآن کا اور فرمایا کہ سورۂ طٰہٰ و یٰس کو ہزار برس آسمان اور زمین
کی خلقت سے آگے اللہ جل شانہ نے پڑھا جب سنا اون دونون کو فرشتون نے کہا کہ
کیا خوشی اور خوبی ہوگی اوس امت کے واسطے جسکے حق مین یہ سورے نازل ہونگے اور
کیا خوبی ہوگی اون دلون کو جو اوٹھاوینگے انکو یعنی یاد کرینگے اور کیا خوشی ہوگی
اون زبانون کو جنسے نکلینگے یہ کلام اور پڑھینگے انکو اور فرمایا کہ جب صبح ہووے
اور کوئی کہے تین مرتبہ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
پھر پڑھے تین آیت سورۂ حشر کے آخر کی اللہ تعالے بھیجیگا ستر ہزار فرشتون کو
کہ اوسکے واسطے دعا مانگین اور معافی چاہین شام تک اور جو مر جاوے اوس دن تو
مریگا شہید اور جو کوئی پڑھے اسی طرح شام کو بھی سلوک کریگا اللہ تعالے اوسکے ساتھ
صبح تک اور فرمایا جو کوئی پڑھے ہر روز دو سو مرتبے سورۂ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے
گناہ اوسکے معاف ہونگے مگر دین یعنی یہ معاف نہین ہوگا جب تک ادا کرے یا
چھوڑواوے اور فرمایا کہ جو کوئی اس سورۂ کو باوضو لاکھ مرتبے پڑھے گا نہ مریگا جب تک
وہ اپنی جگہ بہشت مین نہ دیکھے گا اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب گھر مین جاوے درود
اور قل ہو اللہ پڑھا کرے اللہ تعالی اوسپر فضل کرے تو تونگر ہو جاوے اور اس
سورۂ کے پندرہ نام ہین مبارک جمال امان نور منفرہ اساس احد شقیقہ معرفت
صفت مذکورہ نسبت نجات توحید تفرید اخلاص مبارک اسواسطے کہتے ہین کہ نام
اوسمین لکھی ہے جمال اسواسطے کہتے ہین کہ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ فَسُئِلَ عَنْهُ
مَا ذٰلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ امان اسواسطے کہتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے
فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اگر میری امت کو عذاب کرتا تو دو چیزین نہ دیتا ایک رمضان کا

ہونا دوسرا سورۂ قل ہو اللہ نور اسواسطے کہتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد منفرد اسلیئے کہ
پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا اور سمجھیگا گناہون سے
نفرت کریگا اساس اسلیئے کہ آسمان اور زمین کی مضبوطی اس سے ہے احد اسواسطے کہ
اللہ تعالیٰ ہی کی صفت اوسمین پائی جاتی ہے شقیقا اسواسطے کہ پڑھنے والا اسکا کفر سے بیگانہ
طرف ہو جاتا ہے معرفت اسواسطے کہ جو کوئی اسکو نماز مین پڑھا کریگا اللہ تعالیٰ کی
معرفت خوب حاصل کریگا صفت اسواسطے کہ اللہ جلشانہ کے اوصاف اسمین مذکور ہین
نسبت اسواسطے کہ معنی اوسکے اللہ تعالیٰ کی ذات سے نسبت رکھتے ہین مذکورہ اسواسطے
کہ ملائک اسکا ذکر آپس مین کرتے ہین نجات اس لیئے کہ اسکے معنی پر جو ایمان لاتا ہے
دنیا اور آخرت مین عذاب سے نجات پاتا ہے توحید اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل
فردیا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فردانیت کا اس مین مذکور ہے اخلاص اسواسطے
کہ جو اخلاص کے ساتھ اسکو پڑھیگا ہر طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی پاویگا
اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لڑکا جب بسم اللہ زبان سے کہتا ہے لڑکے کے
مان باپ اور اوستاد اوسکے دوزخ سے نجات پاتے ہین اور تفسیر مین شیخ ابو اللیث نے
لکھا ہے کہ جب اوستاد لڑکے کو بسم اللہ پڑھاتا ہے چار پشت لڑکے کی اور اوستاد
بخشے جاتے ہین اور فرمایا جو کوئی کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ
اوسکو فقر سے بچاتا ہے اور جو کوئی پانی پینے مین بسم اللہ کہا کرے وہ کھانا کی چیز
بدن مین نور ہو جاوے اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے بسم اللہ
الرحمن الرحیم سبحان اللہ لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم حاکم اوس پر غصہ نکرے بلکہ رحم فرماوے اور جو کوئی سوتے
وقت ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے گناہون سے

پاک ہو جاوے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو
بعد مرنے کے خواب مین دیکھا فرمایا تمھارے واسطے مین کیا تحفہ لاؤن جسمین تمھاری
روح خوش ہو کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اکثر پڑھا کیجئے نقل ہے کہ ایک دن
حضرت صلعم گورستان مین تشریف لے گئے معلوم ہوا آپ کو کہ ایک مردے پر عذاب
ہوتا ہے حضرت صلعم کو اوسکے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کرین حضرت جبرئیل علیہ
السلام تشریف لائے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس مرتبہ بسم اللہ
اس مردے کے واسطے پڑھو جو ہین حضرت صلعم نے پڑھا فی الفور اوس مردے
پر سے عذاب موقوف ہوا اور حورین اوسکی خدمت کو حاضر ہوئین حورون سے
پوچھا کب تک یہان رہوگی عرض کیا صور کے پھونکنے اور پھر اٹھنے تک نہین بلکہ بہشت
کے اندر داخل ہونے تک اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ سورۂ تبارک الذی عذاب قبر سے
بچاتی ہے اپنے پڑھنے والے کو جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ پڑھے اور حضرت کا
بھی معمول تھا اور فرمایا کہ اذا زلزلت الارض برابر ہے نصف قرآن کے اور سورۂ اخلاص
تین حصے کے برابر اور سورۂ کافرون چوتھائی کے برابر ہے اور فرمایا جو کوئی پڑھے
آخر سورۂ آل عمران کو ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک رات کو اسکو
ثواب ملیگا تمام رات کی عبادت کا اور فرمایا سب چیزون کی ایک دولھن ہے اور قران کی دولھن
سورۂ رحمن ہے ابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کسی نے سوال کیا حضرت رسالت
مآب سے کہ یا رسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہے قرآن مین فرمایا قل ہو اللہ احد
پھر پوچھا اوسنے کون آیت سب سے بزرگ ہے فرمایا آپ نے آیت الکرسی پوچھا پھر کون آیت
ایسی ہے کہ جسکی خیر اور برکت تمکو اور تمھاری امت کو پہونچتی ہے فرمایا آخر سورۂ بقر کا
کیونکہ وہ اللہ تعالے کی رحمت کا خزانہ ہے عرش کے نیچے سے اسی امت کے واسطے بھیجا ہے اور
آیت دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہین چھوڑا اسکو شامل ہے اور فرمایا کہ آیت الکرسی سے

درمیان پچاس کلمے ہین ہر ایک کلمہ مین پچاس برکت ہے جو کوئی فرض نماز کے پیچھے
آیت الکرسی پڑھا کرے پچاس نیکی اللہ تعالی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھے اور بہشت
مین اوسے داخل کرے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول
صلعم نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اوس سے روزی یعنے قرآن کو دنیا حاصل
کرنیکا وسیلہ کرے آویگا وہ قیامت کے دن کلہ خشک یعنی بہت ذلیل اور بے عزت ہو کر
اوسکے چہرے پر مطلق نور نہوگا سمجھو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ باوضو قبلہ
رو ہو کر مؤدب بیٹھے اور قرآن شریف کو اونچے پر رکھے اور تعوذ کرکے تدبر اور خضوع
او خشوع سے شروع کرے لفظون کو درست پڑھے جہان قصر ہو وہان قصر اور جہان
مد ہو وہان مد اور جہان ادغام ہو وہان ادغام اور جہان ٹھہراو ہو لازم پکڑے اوسکے
برخلاف کرنا ممنوع ہے یعنے جہان اسکا ہرگز خیال نہین رکھتے گنہگار ہوتے ہین تدبر
معنی دل لگانا اور خوب دھیان کرنا اور خشوع اور خضوع کے معنی محبت قلبی اور عاجزی
اور نرمی یعنے قرآن شریف کو اخلاص دل سے پڑھے دنیا کی خواہش اوس مین نہ رکھے
اور ہنسی ٹھٹھا بیہودہ گوئی نالائق حرکات اوس وقت نکرے اور اگر معنی قرآن کے سمجھتا
ہو تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے اور جہان وعید ہو ڈرے اور ممکن ہو تو
رونا قرآن کی تلاوت مین طریق صالحون کا ہے کہ وہ اپنی تقصیرات اور گناہون کو
اور انجام کار کو دھیان کرتے ہین اور اگلون پچھلون کا حال معلوم کرکے کانپ جاتے
ہین غمگین ہوتے ہین بزرگون نے فرمایا ہے کہ دل کی صفائی اور درستی کی پانچ چیزین
ہین دھیان لگاکر قرآن پڑھنا شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال
کرکے صبح کو تڑکے رونا نیک کارون کی صحبت اختیار کرنی پچھلی رات کو نماز پڑھنی اور
جو کوئی عبادت کے کام کرکے دنیا کی طمع رکھے بیشک لائق عذاب کے ہووے اور جو ترتیب آیات قرآن
کی ہے اوسکے خلاف اس طرح سے کہ ماقبل اور مابعد کو کہ اوس آیت سے متعلق ہے چھوڑ کر پڑھنا اور

وظیفہ کرنا بدعت ہے یا کسی مسئلہ کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضایقہ نہین قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہے قرآن کے ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور درود کے سو حرفون کے ثواب سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھنے مین مشغول رہکر ذکر اور سوال سے باز رہیگا مین اوسکو وہ ثواب دونگا جو دعا کرنے والون کو بھی دینا ہون اور عاجزی سے دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مومنون کو اس نعمت کے حاصل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین بحرمتہ النبی وآلہ الطیبین

## چودھوان باب ماہ مبارک رمضان کے احوال مین

فرمایا اللہ صاحب نے سورہ بقر کے ساتوین رکوع مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ اور فرمایا اس آیت کے بیچ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ ترجمہ رمضان کا مہینا ہے جس مین اوترا قرآن ہدایت ہے لوگون کے واسطے حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ترجمہ ہر ایک عمل آدمیون کا بڑھایا جاتا ہے اس طرح پر کہ ایک نیکی کے بدلے مین دس نیکی کا ثواب دیتے ہین سات سو تک مگر روزہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اوسکا ثواب بیحد اور بے اندازہ ہے اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالاوے کیونکہ وہ میرے واسطے ہے اور مین بدلا دونگا اوسکا جو چاہونگا اور جتنا چاہونگا اگرچہ سب عبادتین اللہ ہی کے واسطے ہین لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے روزے کو اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے اور مین تھی بزرگی اوسکی ہوئی یہ اسلیے کہ اس عبادت مین دکھاوا نہین ہوتا ہے برخلاف اور عبادتون

اسی واسطے منع ہے کہ سوای فرض روزے کے نفل کے روزون کا حال کسی سے ظاہر کرے
اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان حاصل ہوتی ہین ایک روزہ کھولنے کے وقت دوسری
اپنے پروردگار سے آخرت مین ملاقات کرنیکے وقت اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو حق
سبحانہ تعالی کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنے مومن کو
جہنم کی آگ سے بچاویگا اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین روزہ دار ہو تو فحش اور بری بات
منہ سے نہ نکالے اور نہ چلاوے نہ جھگڑا مچاوے یہان تک کہ اگر کوئی گالیان دے
تو بھی کہے کہ مین روزہ دار ہون فرض مین زبان سے کہے اور نفل مین دل سے اور ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ
شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ
فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي
مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ
كُلَّ لَيْلَةٍ ترجمہ جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہے جکڑے جاتے ہین
شیاطین اور قید کیے جاتے ہین بدذات سرکش جن اور بند کیے جاتے ہین دروازے جہنم
کے پھر کوئی دروازہ اوسکا کھلا نہین رہتا اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پھر کوئی
دروازہ اوس مین کا بند نہین رہتا پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ اے چاہنے والے
نیکی کے آگے بڑھ یہ تیرا وقت ہے اے چاہنے والے بدی کے باز رکھ اپنے تئین گناہون سے
کہ یہ توبہ کا گناہون سے بچنے کا وقت ہے اور اللہ ہی جہنم سے بچانے کا مالک ہے اور یہ خلاصی
جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہے شب قدر پر موقوف نہین اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینا مبارک ہے فرض کیا اللہ نے تم پر
اسکا روزہ اور اوس مین ایک رات ہے کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینے سے جو کوئی اوس سے
محروم رہا وہ بہت بڑی نیکیون سے محروم رہا فرمایا کہ روزے اور قرآن دونون

شفاعت کرینگے تو کون کی لگی گا روزہ الٰہی مین نے باز رکھا تھا اسکو کھانے سے اور اسکے
خواہش کی چیزون سے سو قبول کر اسکے حق مین میری سفارش اور کہیگا قرآن کہ مین نے
نیند سے اوسکو باز رکھا تھا یعنی راتون کو مجھے پڑھتا تھا اپنے آرام کو ترک کرتا تھا سو
قبول کر میری شفاعت پھر قبول ہوگی اون دونون کی شفاعت اور فرمایا جو کوئی رمضان
کے ایام مین روزہ دار کو کھلاویگا بخشیگا اللہ تعالی اوسکے گناہون کو اور دوزخ سے
نکالیگا اور اوسکو ثواب دیگا اوس روزہ دار کے برابر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب ایسے مقدور والے نہین ہین کہ روزہ دار کو کھلاسکین حضرت
صلعم نے فرمایا کہ یہی ثواب پاویگا جو روزہ کھلاویگا کسی شخص کو ایک چلو لسی یا ایک
خرمے سے یا گھونٹ پانی سے اور جو پیٹ بھر کر پلادیگا اوسکو پلاویگا اللہ تعالی
میرے حوض سے کہ کبھی پیاسا نہووے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ ایسا
مہینا ہے کہ پہلے دس دن اوسکی رحمت ہے اور بیچکے دس دن مغفرت اور پچھلے
دس دن بخشنا دوزخ سے اور جو کوئی فرصت دے اپنی لونڈی اور غلام کو اس
مہینے مین بخش دیوے اللہ اوسکے گناہ اور بچاوے اوسے جہنم کی آگ سے اور فرمایا حضرت
صلعم نے سنواری جاتی ہے بہشت شروع سال سے آخر تک پھر جب آتا ہے پہلا دن
رمضان کا بہتی ہے ہوا عرش کے نیچے سے اور لگتی ہے حورون کو کہتی ہین حورین اوسوقت
خوش ہو کر اے پروردگار جلد کر دے اپنے بندون کو ہمارے واسطے شوہر کہ ہوویں ہماری آنکھین
اون سے ٹھنڈی ہون اور اونکی آنکھین ہم سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ مین خطبہ پڑھا رسول علیہ الصلوۃ والسلام
نے پھر فرمایا اے مسلمانو تمھارے بزرگ مہینے نے تم پر سایہ ڈالا ہے بڑی برکت کا
مہینا ہے اوس مین ایک رات ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر اللہ تعالی نے اوسکے روزے
فرض کیے ہین اور راتون کو جاگنا نفل جو کوئی اچھے کامون سے ان دنون حق تعالے

کی نزدیکی چاہے گا یعنی اوس مین نفل کی عبادت کرے گا تو اوسکو اور مہینون کی فرض
عبادت کا ثواب ملیگا اور جو کوئی فرض عبادت اوس مین ادا کرے گا وہ اور مہینون
مین ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب پاویگا اور یہ مہینا صبر کا ہے یعنی اپنی نفسانی خواہشون
کی چیزون سے بچاو ہوا اور صبر کی مزدوری بہشت ہے اور یہ مہینا سلوک اور مہربانی
کا ہے یعنی فقیرون بھوکون ننگون سے سلوک کرے اور اس مہینے مین روزی زیادہ ہوتی
ہے عَنْ سَهْلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا سہل نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ نیکی کے ساتھ جب تک جلدی کرتے رہین گے
افطار مین عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ
أَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ جب آگئی رات یہان سے یعنی مشرق سے سیاہی رات
کی ظاہر ہوئی اور پیچھے ہٹا دن وہان سے یعنی مغرب سے اور ڈوب گیا سورج پس تحقیق
روزہ کھولا روزہ دار نے یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولنے دیر نہ لگاوے
اور علامت غروب ہونے کی شہرون مین یہی ہے کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہووے
بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین مسلمانون کو یون نہین چاہیے کیونکہ یہود
اور نصاریٰ دیری کرتے ہین افطار مین یہان تک کہ سیاہی تمام آسمان مین
ڈوب جاوے اور چھاوین آپس مین تارے سو اون کے خلاف مین بگڑ جاتا ہے اونکا
دستور اور روزہ بگڑ جاتا ہے دین اسلام اور اس سے ظاہر ہوا کہ دین کی قوت دشمنون کی
مخالفت مین ہوتی ہے چنانچہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے لَا يَزَالُ
الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ
ہمیشہ دین غالب رہیگا جب تک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے مین کیونکہ یہود اور

اور نصارا توقف کرتے ہین اوسمین روایت کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور انس رضی
کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حضرت صلعم کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے
پیچھے مغرب کی نماز پڑھتے تھے بزرگون نے کہا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ
عوام کا ہی وہ کیا ہی ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ایک روزہ خواص کا ہے وہ کیا ہی
ہر ایک بدن اور حواس کو حرام اور مکروہ لذتون سے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی
کہ جس سے نفس خوب ہوتے اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہی وہ کیا ہی کہ سوا
اللہ تعالی کے کسی چیز کیطرف رخ نکرے بس اوسی کیطرف دھیان لگا رکھے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت روزہ دار ایسے ہین کہ اونکو
کچھ فائدہ نہین ہی روزے سے سوا بھوک پیاس کے اور بہت رات کی جاگنے والے ایسے ہین
کہ اونکو اوسوقت کی عبادت سے کچھ حاصل نہین سوای جاگنے کے یعنی وے اچھی
عبادتون مین اوسکے ارکان اور آداب کا لحاظ نہین رکھتے اور نالایق اور نامناسب
کام عمل مین لاتی ہین کہ جس سے روزہ اور نماز کا فائدہ اونکو نہین ملتا اور فرمایا حضرت
صلعم نے کہ افضل روزہ بعد رمضان کے اللہ کے مہینے کا روزہ ہی کہ وہ محرم ہی اور
افضل نماز بعد فرض کے تہجد کی نماز ہے کہ اوسمین تکلیف اور محنت بہت ہوتی ہے اور
چاہیے کہ جب کوئی روزہ دہی کا یعنے دسوین تاریخ محرم کا رکھے تو ایک روزہ پہلے
یا پیچھے یا آگے اور پیچھے دونون ملالے اور روزہ ذالحجہ کی عرفے کا بھی بہت ثواب
رکھتا ہے مگر حج کرنے والون مین جسے قوت ہو وہ رکھے کسی نے سوال کیا دوشنبہ
کے روزے سے آپ نے فرمایا کہ اوسدن مین پیدا ہوا اور اوسدن مجھپر وحی آئی یہ شکرانہ
ہی حضرت کی پیدایش کا اور شریعت کے آنے کا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے چھ روزے شوال کے عید
چھوڑ کر تو اوسے گویا تمام برسکے روزے رکھے اور فرمایا کہ روزہ نرکھے کوئی جمعہ کا تنہا مگر

ایک روزہ آگے یا پیچھے سے اوسملا لے اور فرمایا جو کوئی ایک روزہ رکھے حق سبحانہ کی رضامندی
کے واسطے ستر برس اوس کو دوزخ سے نجات ملے گی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
روایت کرتی ہین کہ روزہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا روزہ رکھا کرتے
تھے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمال بنی آدم کے
جناب باری مین گذرانے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے
اعمال حضور مین پہونچین اور فرمایا حضرت صلعم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے
ہو کہ مہینے مین روزہ رکھو تو تین روز تیرھوین چودھوین پندرھوین رکھا کرو اور بعضی
حدیث سے ستائیسوین اور اٹھائیسوین اور اونتیسوین بھی ثابت ہوا ہے
مگر اگلی تاریخین بہت حدیثون سے ثابت ہین اور فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور
ایک دن افطار کرنا بھائی داؤد پیغمبر علیہ السلام کی سنت ہے جو کوئی اس وقت سے
روزہ رکھے بہت ثواب پاوے اور روایت ہے بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ چار چیزون
کو حضرت صلعم ترک نہین کرتے تھے ایک روزہ عاشورے کا اور نو روز ذی الحجہ کے اور
تین دن ہر مہینے مین اور دو رکعت نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے یا اللہ یا کریم تو ہم کو اور
سب مسلمان مرد اور عورت کو توفیق اپنی بندگی کی عنایت فرما اور رمضان شریف کے
روزہ دارون مین شمار کر آمین ثم آمین بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین ❊

# پندرھوان باب حج کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اور اللہ
تعالی کا حق ہے حج کرنا آدمیون پر بیت اللہ کا جو کوئی پاوے اوس تک راہ اور دوسری
جگہ فرمایا اَلْحَجُّ اَشْہُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْہِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ
وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ

الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ترجمہ حج کئی مہینے ہین معلوم
پھر جسنے لازم کر لیا ان مہینون مین حج تو بے پردہ ہونا نہین عورتون سے نہ گناہ
کرنا نہ جھگڑا کرنا حج مین اور جو کچھ تم کروگے نیکی اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو
کہ بہتر خرچ راہ ہے گناہ سے بچنا اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو ان آیتون سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ہر آدمی پر حج فرض کیا ہے کہ تمام عمر مین ایک دفعہ اپنے
تئین بیت اللہ شریف مین پہونچاوے اور حج کے ارکان بجالاوے اور منکر اوسکا کافر
لیکن فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب نو شرطین پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہے
عقل بلوغ حریت اسلام سلامتی بدن کی راہ کی خیر اہل وعیال کو کھانے پہننے
اور رہنے کے گھر کی طاقت حج سے پھر آنے تک اپنے کھانے پہننے اور سواری کی
قدرت علم حج کا یعنی اتنا جانے کہ حج کرنا مسلمان کو فرض ہے اور فرضون کا جاننا
ضرور نہین اور عورت کے حق مین محرم کا ہونا اوسکے ساتھ جوان ہو یا پیر اگر تین دن
رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ ہو اور تین شرطون سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہے
احرام باندھنا اور مکان معین اور وقت معین اور میقات کا مکان جہان احرام
باندھتے ہین سات مقام ہین اہل مدینہ اور جو ادھر سے آوین ذو الحلیفہ ہے اور اہل عراق
وخراسان وماوراء النہر کے واسطے ذات عرق اور اہل شام ومصر ومغرب کے واسطے
جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے واسطے یلملم ہے ہندوستانیون کی بھی یہی میقات
ہے اور جو لوگ میقاتون کے درمیان اور مکے سے خارج ہین اونکی میقات
حل ہے اور مکیون کی میقات حرم ہے اور رکن یعنی فرض حج مین دو ہین کھڑا ہونا
عرفات مین اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف زیارت اور واجب اوسمین پانچ ہین
پھرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور توقف کرنا مزدلفہ مین اور کنکریان پھینکنی قربانی کے
دن اور ایام تشریق مین اور سر منڈانا یا کترانا اور طواف صدر کرنا جسکو طواف وداع

کہتے ہین میقاتون سے باہر رہنے والونکو اور سنتین او سمین طواف قدوم اور رمل یعنے دوڑکر چلنا کندھونکو ہلاتے اکڑتے اور دوڑنا درمیان دو سبز کھنبون کے جو صفا اور مروہ کے بیچ مین ہین شب باشی کرنی منا مین قربانی کی راتونکو اور جانا منا سے عرفات کو آفتاب نکلنے کے بعد اور جانا مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے اور رات رہنا مزدلفہ مین اور ترتیب رکھنا تین دفعہ کی کنکریون مین اسکے سوا جو ہین آداب حج ہے اور حج فرض ہوا چھٹے برس ہجرت کے اور بعضے کہتے ہین نوین برس غرض جو کوئی اوپر کی شرطون کے موجود ہوتے حج نکرے گا بڑا گنہگار ہوگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا م + کہا ابوہریرہ رض نے خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلعم نے پھر فرمایا کہ اے لوگو تحقیق حج فرض ہوا تمپر سو حج کرو وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ م + کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلعم کہ کون عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا اللہ اور اوسکے رسول کے ساتھ پوچھا پھر کونسا فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ مین پوچھا پھر کونسا کام فرمایا حج مبرور کہتے ہین کہ حج مبرور وہ ہے کہ جسمین گناہ کے کام نکرے اور دکھلانے سنانے کو نکرے صحیح یہی بات ہے تو یہ ہے کہ مراد اس سے وہ حج ہے جو اللہ کے یہان مقبول ہوا اگرچہ قبول ہونیکا سبب وہی ہو جو اوپر کہا لیکن اللہ تعالی کا فضل وسیع ہے کبھی قبول کرتا ہے اپنے بندے کے کام کو اور اوسکی تقصیرات کو معاف کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حج مبرور وہ ہے کہ جیسا کہا گیا تھا اوس سے بہتر پھرے رغبت رکھے عاقبت کی اور نفرت رکھے دنیا سے اور پھر گناہ نکرے وَعَنْهُ قَالَ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم
یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ متفق علیہ کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے حج کیا اللہ کیواسطے پھر نکیا رفث اور
فسق اور پھر آیا ایسا ہی اوسدن کہ جنا اوسے اوسکی ماں نے رفث کہتے ہین
صحبت کرنیکو عورت سے یا اوسکے مقدمہ کی باتین جو بان پر لانی اور بے شرمی کی باتین
اور بد باتین منہ سے نکالنی اور فسق بری کام خلاف شرع کرنی اور قرآن شریف مین
ذکر جدال کا بھی آیا ہے جیسے اپنے لوگون سے قضیہ فساد مچانا گالی گلوچ کرنا سو یہ
فسق مین آگیا اسواسطے اس حدیث مین ذکر نہین کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی اصلاح حج کرے سب وہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون سے پاک ہو جاوے عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات
ہوئی کئی سوارون سے مقام روحا مین جو مدینے سے تین منزل ہے پوچھا آپ نے
یہ کون قوم ہین قافلے کے لوگون نے کہا مسلمان ہین پھر سوال کیا اونھون نے
کہ تم کون ہو فرمایا آپ نے مین رسول ہون اللہ کا اوٹھا کر دکھایا ایک عورت نے
ایک چھوٹی لڑکی کو اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اوسکے حج کا
ثواب تجکو ملیگا مسلم نے روایت کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا اور لڑکی کی
عبادتکے کام ہونگا ثواب اسکے مان باپکو ملتا ہے کیونکہ وے اوسکی خدمت اور غمخواری
اور پرورش کرتے ہین اور جب بالغ ہو پھر اوسکو حج کرنا چاہیے اسیطرح بندہ جب
آزاد ہو مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونے سے حج کرنا اوسپر واجب نہین عبد اللہ
ابن عباسؓ نے کہا سوال کیا ایک عورت نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج واجب ہوا اور وہ بوڑھا ہے ضعیف کہ سوار ہونیکی
طاقت نہین رکھتا کیا اوسکی طرف سے مین حج کرون فرمایا آپ نے ہان اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اوسکو ضعف اور ناتوانی ہو تو درست ہے اور
ایک نے پوچھا حضرت سے کہ میری بہن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مر گئی حضرت نے
فرمایا کہ اگر وہ کچھ اوسکی قرضدار ہوتی تو تو ادا کرتا اوسنے کہا البتہ فرمایا کہ اسکو بھی ادا کر یہ قرض
خدا کا ہے یہ سب قرضوں پر بھاری ہے مسئلہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں بغیر وصیت اور
راہ خرچ دینے کے دوسرے کی طرف سے حج جائز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک یوں ہے
کہ اگر کوئی مر گیا اور اوسپر اللہ تعالی کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہے تو واجب ہے لوگوں پر کہ وصیت
اور تقسیم میراث کے پہلے اوسکے مال سے ان کاموں کو انجام کریں مسئلہ امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کیے حج فرض جو اوسپر ہے دوسرے کی طرف سے
حج ادا کرے تو درست ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درست نہیں پہلے
حج ادا کرے پھر دوسرے کی طرف سے ادا کرے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا اَوْ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى
بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا ام کہا علی علیہ السلام نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مقدور رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ
لوازمہ اور سواری کا اتنا کہ پہونچا دے اوسکو اللہ تعالی کے گھر تک اور وہ حج نکرے پس 19
اوسمیں اور یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کچھ فرق نہیں روایت کی ترمذی نے
بی بی ام سلمہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرے کا
مسجد اقصی یعنے بیت المقدس سے مسجد الحرام تک بخشدے اللہ تعالی اوسکے گناہ جو پہلے
کیا اوس سے یا جو پیچھے کرے کام اور ابی امامہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو
شخص کہ اوسکو مانع نہیں کوئی حاجت ظاہری یعنے توشہ اور راحلہ وغیرہ سب موجود ہے
یا کسی ظالم نے اوسکو نہیں روکا یا کسی بیماری سے وہ عاجز نہیں ساتھ اسکے اوسنے حج
فرض ادا نہیں کیا اور مر گیا پس گویا وہ موا یہودی یا نصرانی ہو کر روایت کی دارمی نے

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اراد الحج
فلیتعجل رواہ ابو داؤد والدارمی جس نے ارادہ کیا حج کا اور اوپر قدرت رکھتا ہو
تو چاہیے کہ جلدی کرے اس فرصت کو غنیمت جانے کیونکہ تاخیر کرنے مین بہت
سی تعتین ہین اسی طرح سے مسلمان کو لازم ہے کہ جب کوئی نیک کام کرنیکا ارادہ کرے
تو مقدور بھر اوسکو جلد اتمام کو پہونچاوے کہ کل کی خبر کسی شخص کو معلوم نہین فرصت
ملے یا نہ ملے خصوصاً مسلمان ہونے اور توبہ کرنے مین ہرگز توقف نکرے عن ابن
عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا لقیت الحاج فسلم
علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور
لہ رواہ احمد ۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے سلام کرو
اوسکو اور ہاتھ پکڑو اوسکا اور کہو اوسکو کہ وہ مغفرت مانگے تمہارے واسطے اللہ سے پہلے
اوسکے کہ داخل ہووے اپنے گھر مین پس تحقیق وہ بخشا گیا ہے خلاصہ یہ کہ جو کوئی اللہ کی
راہ مین گھر سے نکلا اور جب تک راہ مین ہے گھر کو نہین پہونچا وہ اللہ کی دربار مین مغفور
اور منظور ہے پس ایسے شخص کا معاف مانگنا کسی کے حق مین اور دعا کرنی کسی کے لیے البتہ
مقبول ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر
الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی ۔ جو شخص نکلا حج کے ارادے یا عمرہ یا جہاد کو
پھر مرگیا اوسکی راہ مین لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے لیے ثواب جہاد کرنیکا اور حج کرنیکا
اور عمرہ کرنیکا سو اے بھائیو جو کوئی مقدور رکھتے حج ادا نکرے گا اوسکا حال معلوم
کرچکے کہ کیسا ہوگا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہو کہ یہان کی خوشی اور بے پروائی اور حیلہ بازی
کے عوض مین بڑی رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمانون مین شمار کیے جاؤ یہان
تو سینے نکالکر اور حیلے ٹھہرا کر اگر بچ رہتے ہو وہان سب حیلہ اور بہانہ کھل جاوے گا اور

کسی طرح کا مکر و فریب ہرگز کام نہ آوے گا الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو اللہ و رسول کی فرمانبرداری مین حیلہ بازی سے باز رکھ اور اپنے فضل و کرم سے اوسکی عمل کی توفیق نیک بخش آمین بحرمت سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

## سولھوان باب خاوند اور جورو کی حق کی بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے پانچوین سپارے کی تیسرے رکوع مین اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ترجمہ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اسواسطے کہ خرچ کیے اونھون نے اپنے مال پھر جو نیک بختین ہین سو حکم بردار ہین خبرداری کرتیان ہین پیٹھ پیچھے اللہ کی خبرداری سے اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو اونکو سمجھاؤ اور جدا رہو اونسے سونے مین اور مارو اونکو پھر اگر تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو اونپر راہ الزام کی یعنی اللہ تعالی نے مرد کا درجہ بڑا کیا یا تو عورتکو تابعداری کرنی چاہیے اگر وہ شرارت کرے تو پہلے مرد پہلے درجے سمجھاوے نمانے تو ساتھ سونا ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر مین پہنچانی تو آخر درجے کو مارے ایسا نہین کہ کوئی عضو ٹوٹ جاوے اسمین اگر حکم بردار ہو جاوے تو اوسکی تقصیرونکی تلاش نکرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا مِنْ عِظَمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا ترجمہ اگر مین حکم دیتا کسیکو کہ سجدہ کرے تو حکم دیتا عورتکو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا بڑا حق ہے اوسپر یعنی عورتپر مرد کی ہر صورت تابعداری چاہیے

تمام عالم کی بنیاد آدمیون کے واسطے ہے اسی طرح خلقت عورتون کی مردون کے
واسطے ہوئی ہے کہ لوگ پیدا ہوین دنیا کا انتظام ہو پس یہ عورتین کھیت ہین مردون کی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ جس طرح لوگون کے حق مین آیا ہے کہ اَلْجَنَّةُ
تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِکُمْ یعنی بہشت تمھارے ماؤن کے قدمون کے تلے ہے اور غازیون
کے حق مین آیا ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ یعنی بہشت تلوارون کے سایہ
تلے ہے اور اسی طرح عورتون کے حق مین وارد ہوا ہے اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ
وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ یعنی جو عورت مرجاوے اور شوہر اوسکا اوس سے
راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت مین پس عورت کو بہرحال تعظیم اور اطاعت شوہر کی
لازم ہے اور جن عبادتون نفلون کی مردون کو اللہ صاحب کی یہان نزدیکی حاصل
ہوتی ہے عورتون کے حق مین اوسکا فائدہ دو صورت پر موقوف ہے ایک تو یہ
کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے دوسری یہ کہ پرورش کرے اپنے لڑکون کو
اللہ کی رضامندی اور محبت سے اور فرمایا کہ جب عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہے
رمضان کا روزہ ادا کیا ہے حرام اور بد کامون سے اپنے تئین بچایا کرتا ہے شوہر کی
فرمانبرداری مین رہی ہے اوسکی جگہ بہشت مین ہوگی جس دروازے سے چاہے جاوے
اور فرمایا کہ جب جورو شوہر خوش ہو کر ایک جگہ بیٹھتے ہین اور محبت سے آپس مین
ملتے ہین دس نیکی اونکے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہے اور دس بدی اونکی
دھوئی جاتی ہے اور دس درجہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا بڑھتا ہے اور جب غسل کرتے ہین
جتنے بال اونکے بدن مین ہین اوتنی نیکی اونکو ملتی ہے اور اوتنی ہی بدی اونکی
دور ہوتی ہے اور جب عورت کو لڑکا پیدا ہونے کے وقت درد ہوتا ہے ہر درد کے
بدلے ہزار نیکی اوسکو دینگے اور ہزار بدی اوس سے دور کرینگے کتابون مین لکھا ہے
کہ جب عورتون نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین

ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلعم مردون کو بہت نیک عملون کے ثواب ملتے ہین جیسے نماز جمعہ و جماعت نماز عید حضور جنازہ عیادت بیمارون کی حج عمرہ جہاد اور ہملوگ اس نعمت سے بے نصیب ہین اسکا کیا سبب آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتونکو خبر کردو کہ تمکو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کہ تم اپنے شوہرونکے ساتھ اچھی طرح سے رہو ملاپ رکھو ہر کام مین اونکی رضامندی پر چلنا تمہارے حق مین ان عبادتونکے برابر ہے ان باتون سے تمکو ویسا ہی ثواب ملیگا اور یہ بھی لکھا ہے کہ عورتون کے حق مین گھر بار کی خدمت جیسے کھانا پکانا گھر بار کے لوگونکو بانٹنا جھاڑو بہارو دینا لڑکونکی خدمت کرنی شوہر کی چیزین حفاظت سے رکھنی چھوٹے بڑون کی خاطرداری کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہے بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ جہاد مین آدمی کافرون سے لڑا مارا گیا جنتی ہوگیا اور یہ عورت رات دن گھر کی بستی مین تکلیف اوٹھاتی ہے اور انواع طرح کے دکھ برداشت کرتی ہے غرض اکثر عورتین یہ کام کرتی ہین لیکن جو نیت اونکی یہ ہو کہ یہ کام ہم حق سبحانہ تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے کرتے ہین تو سب مرتبہ ولی کا پاوین اور حدیث مین آیا ہے کہ عورت جب حمل سے ہوتی ہے اوسوقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک نمازی کا ثواب پاتی ہے اگر اس عرصے مین مرجاوے تو شہادت کا درجہ پاوے معتبر کتابون مین لکھا ہے

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ مِنْهُنَّ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ ط

جانو کہ غیرت یعنے جلن عورتون مین ذاتی ایک صفت ہوتی ہے جب مرد دوسری عورت کرتا ہے تو وے جلن کرتی ہین سو اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ دینداری کی رو سے خیال کرے کہ مردون کو چار عورتون کا حکم ہے میری سوا تین اور کرسکتا ہے اوسکے سوا لونڈیان جتنی ہون پس مین اللہ تعالیٰ کے حکم پر کیون جلون اور شکوہ

کرون پھر اوس پر شوہر سے راضی رہے اور ہر بات مین حاضر گو دل مین اوسکے کچھہ
برا لگا رہے مگر اوسکو کسی طرح پر ظاہر نہ کرے یعنے سوتون سے نہ جھگڑے گالیان
نہ دے برا نہ کہے تو ایسی عورت دینداری مین سچی ہے اور حق تعالی اوسکو درجہ شہید
کا دیتا ہے کیونکہ یہ بات ایسی ہے کہ اکثر عورتین اس جہل سے اپنے تئین ہلاکت
مین ڈالتی ہین تو جو عورت ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر اللہ تعالے کی خوشی کے
واسطے قبول کرے گی کیون نہین ایسا درجہ پاوے گی پھر جو عورت اس بات
مین تحمل اور صبر نہین کرتی اور ہمیشہ شوہر سے اور سوتون سے قضیہ جھگڑا رکھتی ہے
وہ اس نعمت سے محروم ہے اور دینداری مین جھوٹی بلکہ شوہر کی نارضامندی
سے حق تعالے کی خفگی مین پڑے گی کیونکہ اوسکے شوہر نے خلاف حکم شرع کے وہ
کام نہین کیا باقی رہی یہ بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دینے لینے کھانے
پینے شب باشی مین برابری نہ کریگا تو حق سبحانہ تعالے کے دربار مین پکڑا جائیگا
مدینے کی ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ شوہر کا حق مجھپر کیا ہے حضرت صلعم
نے فرمایا کہ شوہر کے بدن سے پیپ لہو بہتا ہو پھر تو اوسکو کراہت اپنی زبان سے
چاٹ کے صاف کرے تو بھی تجھسے حق شوہر کا ادا نہو سکتا کتابون مین لکھا ہے کہ عورت پر
شوہر کے دس حق ہین پہلا یہ کہ جب مرد کو خواہش ہو بغیر عذر شرعی کے منع نکرے
دوسرا یہ کہ شوہر کے گھر سے بے حکم اوسکے کسیکو کچھہ نہ دے اگر دیگی تو شوہر ثواب پاویگا
اور یہ عذاب تیسرا یہ کہ بدون اذن شوہر کے نفل روزہ نہ رکھے چوتھا یہ کہ بدون اجازت
شوہر کے گھر سے باہر پانون نہ نکالے پانچوان یہ کہ شوہر کا عیب اپنے لوگون کے پاس
ظاہر نہ کرے چھٹا یہ کہ جو چیز ضرور ہے اوسکے سوا شوہر سے نہ مانگے ساتوان یہ کہ
شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اوسکے غم سے غمگین رہے آٹھوان یہ کہ شوہر کو
کسی بات مین شرمندہ نہ کرے غیرت نہ دلاوے نوان یہ کہ ہمیشہ اپنے تئین بناؤ سنوار رکھے

اور جو حرکت شوہر کو پسند نہ آوے اوس سے بھی باز رہے دسوان یہ کہ لوگون کو بد دعا نکرے
پس جو عورت ایسی شرارت اور مکر اپنے سے ان باتون کو اپنی خاطر مین نہ لاوے
ہمیشہ خدا کی لعنت اور غضب مین گرفتار ہووے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ عورت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق کی پرسش ہوگی نقل ہے
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین ایک عورت اپنی مان اور اپنے
شوہر کو چھوڑ کر مرگئی ایک دن اوسکی مان نے خواب مین دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ
جلتی ہے سخت عذاب مین گرفتار ہوئی ہے ناک اور منہ سے اوسکی لہو ٹپکتا ہے
دونون ہاتھ سر پر بندھے ہین پانوون مین آتشی بیڑیان پڑی ہین سانپ چھاتی سے
لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھکر مان نے پوچھا اے بیٹی تیرا یہ حال کیون ہوا اوسنے
بیان کیا اے مان آگ جو سر پر جلتی ہے یہ تو اوسکا عوض ہے کہ مین اپنے خاوند کا
عیب دوسرون پر ظاہر کرتی تھی اور ہاتھ میرے سر پر جو بندھے ہین یہ اوسکا بدلا ہے
کہ بدون اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسرون کو دیتی تھی اور سانپ جو چھاتی
پر چمٹا ہوا ہے یہ اوسکا عوض ہے جو بے حکم خاوند کے دوسرے لڑکون کو اپنا
دودھ پلاتی تھی اور منہ اور ناک سے جو لہو بہتا ہے یہ اوسکا بدلا ہے کہ شوہر کو
گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور پانوون مین جو آگ کی بیڑیان پڑی ہین یہ اوسکا
عوض ہے جو بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر پانون نکالتی تھی اے مان جانی
میرے دکھ پر رحم کر اس وقت میرے کام آ شاید اللہ تعالی اپنے غضب سے
مجکو خلاصی دے اب تو جا اور میری طرف سے پیغمبر خدا کی جناب مین سلام عرض
کر کے یہ حال میرا ظاہر کر دے میرے شوہر کو بلا کر سمجھا دین اور میری تقصیرین
اوس سے معاف کروا دین جب صبح ہوئی اوسکی مان روتی کلپتی حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئی بہت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ بیٹی کی طرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا

حضرت نے اوسکے شوہر کو بلایا اور فرمایا اے فلانے میری خاطر سے اپنی جورو کی تقصیرین
معاف کر اس بڑھیا کو غم اور الم سے نجات دے اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ مین
کیونکر اوس سے راضی ہوؤن اوسنے مجکو بہت جلایا ہے اور دکھ دیا ہے حضرت نے فرمایا
اللہ تعالی رحیم ہے رحم کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے جو تو اوسپر رحم کریگا اللہ تعالی تجھپر
رحم فرماویگا عرض کیا بہت بہتر آپکا کہنا میرے سر آنکھون پر مین نے معاف کیا اوسکی
تقصیرون سے درگذرا رات کو بیٹی کی مان کو پھر خواب دکھایا گیا دیکھتی ہے کہ بیٹی بہشت
مین داخل ہوئی ہے وہان کے زیور اور لباس سے سنواری گئی ہے مان نے بیٹی سے
پوچھا اب یہ درجہ تجکو کیونکر ملا اوسنے جواب دیا میرے شوہر نے مجکو معاف کیا حق تعالی
نے عذاب سے خلاص دیا اے مان میرے حال کی خبر دنیا کی عورتونکو دیجیو کہ
کہ سمجھ بوجھکر چلین اپنے اپنے خاوند کی رضامندی اور تابعداری مین قصور نہ کرین تو
اللہ تعالی کے عذاب سے بچین اور یہ کتاب مین لکھا ہے کہ عورت کے حق بھی اوسکے
شوہرون پر ہین پہلا یہ کہ عورت کو پردے مین رکھے ایسا حکم نہ کرے جسمین اوسکو باہر
جانا پڑے دوسرا یہ کہ شریعت کی راہ بتاوے وضو نماز روزہ حج زکوۃ حیض ونفاس
کے حکم سکھاوے اور جو باتین اوسکے دین کے کام کی ہون بتاوے جو نہ سیکھے
تو پہلے نرمی سے سمجھاوے اوسمین بھی درست نہو تو ساتھ سونا ترک کرے اسمین بھی
نہ مانے تو مارے اسمین بھی راہ پر آوے تو طلاق دے تیسرا یہ کہ حلال کی کمائی
اپنے مقدور کے موافق اوسکو کھلاوے پلاوے پہناوے کیونکہ جو گوشت حرام کی
روزی سے بڑھتا ہے دوزخ مین جلایا جاتا ہے پانچوان یہ کہ اگر نا موافقت ہو تو
اوسکو خوشی سے چھوڑ دے لٹکا نہ رکھے چھٹا یہ کہ اوسکے رات کے سونیکا گھر علیحدہ مقرر
کرے ساتوان یہ کہ جن عورتون نے اپنے مان باپ سے بہت سا جہیز پایا ہے اوسکا کچھ
ذکر نہ کرے اوسکا طعنہ نہ دے آٹھوان یہ کہ اگر ایک جورو دولتمند ہو اور ایک فقیر تو

دونون کی خاطرداری برابر کرے نوان یہ کہ عورت کو گالیان نہ دے دسوان یہ کہ عورت
کے مان باپ بھائیون کے ساتھ جو سلوک کرے تو احسان کرے گیارھوان یہ کہ عورتون کو
اکثر اللہ تعالی کی عبادت اور اچھی خصلتون کی نصیحت کرے بارھوان یہ کہ سفر سے
آوے کچھ سوغات اوسکے واسطے لاوے حدیث مین آیا ہی کہ حضرت کے وقت مین کسی نے
اپنی عورت سے کہا کہ جبتک مین باہر سے آؤن تو بالاخانے سے ہرگز نیچے نہ اتریو اور
باپ اس عورت کا نیچے کے مکان مین رہتا تھا بیمار ہوا اوسنے حضرت سے پوچھوا بھیجا کہ مین باپ
کے دیکھنے کو نیچے جاؤن حضرت نے فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر قائم رہ جب وہ
مر گیا عورت نے پھر نیچے آنیکے لیے حضرت سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا کہ اپنے
شوہر کے حکم کو بجالا غرض اوسکے باپ کو لوگون نے دفن کیا پر وہ عورت نیچے نہ
اوتری حضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لِاَبِيْهَا بِطَاعَتِهَا لِزَوْجِهَا
یعنی بیشک اللہ تعالی نے بخشدیا اوس عورت کی باپ کو اس سبب سے جو اوسنے اپنی شوہر کی
تابعداری کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ
لَا يُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا يُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى
مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ
حَتّٰى يَصْحُوَ کہا جابر نے فرمایا پیغمبر صلعم نے تین شخص ہین کہ اونکی نماز قبول نہین ہوتی
یعنی اوسپر ثواب تمام نہین ہوتا اگرچہ ذمہ چھوٹتا ہے اور نہین بلند ہوتی ہی
اونکے واسطے نیکی پہلا بندہ بھگوڑا جب تک کہ پھر آوے اپنے خاوندون کی طرف
اور رکھے اپنے ہاتھ اونکے ہاتھون مین یعنی اپنے تئین اونکے اختیار مین دے دوسری
وہ عورت جسپر غصہ ہوا اوسکا شوہر تیسرا نشہ والا بیہوش جبتک ہوش مین آوے جب
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسون کی نماز کا ثواب کامل نہین ہوتا تو سمجھا گیا کہ
کوئی نیکی انکی جبتک اپنے قصور سے توبہ نکرین مقبول نہین ہوتی تو اور سب

مردوں کو اور عورتوں کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول کے حکم کے
موافق ہمال میں شرع کے احکام پہ قائم رہیں جو رہیں خاوندوں کی دوستی
اور محبت سے تابعدار ہو کر آپس میں گذران کریں آمین یارب العالمین
بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

## ستروان باب جھوٹھ اور کذب کی برائی کے بیان میں

فرمایا اللہ صاحب نے جو بیچ سیپارہ چودھویں کے ہے إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ترجمہ جھوٹھ بناتے ہیں وے
ہیں جنکو یقین نہیں اللہ کی باتوں پہ اور وہی لوگ ہیں جھوٹھے عبداللہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ
وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا
وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي
إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا
ترجمہ لازم کر لیو اوپر سچ کہنے کو کیونکہ سچ کہنا راہ دکھلاتا ہے یعنے پہونچاتا ہے
نیکی کیطرف اور بیشک نیکی پہونچاتی ہے بہشت کیطرف اور ہمیشہ آدمی سچ
کہتے کہتے پہونچ جاتا ہے سچائی کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی دربار میں
سچا اور بچاؤ اپنے تئیں جھوٹھ کہنے سے کیونکہ جھوٹھ کہنا راہ دکھاتا ہے یعنے پہونچاتا ہے
بدکاری کیطرف اور بیشک بدکاری پہونچاتی ہے دوزخ کیطرف اور ہمیشہ آدمی
جھوٹھ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہے جھوٹھ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ حق تعالیٰ کی
درگاہ میں جھوٹھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ نہایت عمل ہے کہ اوسکی خوبی

بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا میں عزت دیتی ہے اور آخرت میں بھی کام آتی ہے اور
جھوٹ بہت بد کام ہے کہ اوسکی برائی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا میں بے اعتبار
اور بے حرمت کرتی ہے اور آخرت کے وقت بھی عذاب میں ڈالتی ہے اور فرمایا
حضرت صلعم نے کہ جھوٹ کہنا تین جگہ مصلحۃً جائز ہے ایک اپنی عورت سے کیونکہ
عورتیں کم عقل تھوڑی بات میں بدگمان ہو جاتی ہیں اونکی تسلی کے واسطے
مضایقہ نہیں دوسری لڑائی میں داؤں گھات کو تیسرے دو آدمیوں کے بیچ
ملاپ کر دینے کو اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب جھوٹ بولتا ہے بندہ جدا ہوتا ہے
اوس سے فرشتہ ایک کوس اوسکے منہ کی بدبو کے سبب جو پیدا ہوئی جھوٹ بولنے
سے عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت صلعم نے عہد و پیمان
کرو مجھ سے سات چیز کا اقرار کرتا ہوں اور ضامن ہوتا ہوں میں تمہارے واسطے
بہشت کا اول یہ کہ سچ کہا کرو جب کچھ بات کہو یا کوئی خبر دو دوسری یہ کہ ایفا کرو جب
کسی سے وعدہ کرو تیسری یہ کہ امانت میں خیانت نکرو جب تمکو کوئی امین کرے چوتھی
یہ کہ چھپائے رہو اپنے ستر کو کہ کھل نجاوے پانچویں یہ کہ نیچی رکھو اپنی آنکھیں اون
چیزوں سے جنکا درست نہیں دیکھنا یعنے پرائی حرمت پر نگاہ نڈالو چھٹی یہ کہ بچا رکھو
اپنے ہاتھوں کو بد حرکتوں سے یعنی ظلم کرنا یا حرام کھانا اور فرمایا حضرت صلعم نے جب
اوٹھتا ہے آدمی صبح کو اوسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی منت اور عاجزی کرتا ہے
پھر کہتے ہیں کہ اے بھائی خدا سے ڈرو اور اپنے تئیں بچا رکھیو کہ تمہارے بچاؤ سے
ہم سبکا بچاؤ ہے اسلیے ہم تمہارے تابعدار ہیں اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر چلوگے تو ہم
بھی بچینگے اور جو تم ٹیڑھی اور بری راہ اختیار کروگے ہم مارے پڑینگے عقبہ بن عامر رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سوال کیا میں نے حضرت صلعم سے کہ دنیا اور آخرت کی نجات کس چیز سے
ملتی ہے فرمایا کہ اپنے اختیار میں رکھ اپنی زبان کو نہ بولے کوئی بات مگر جو بہتر ہو تیرے حق میں

فائدہ کرے اور بیٹھے اپنے گھر یعنے عبادت کرے اِدھر اُدھر بیفائدہ نہ پھرے اور رویا کرے اپنے
گناہون پر پھر معافی مانگے اللہ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یون فرماتے ہین
کہ جو آدمی بیہودہ بہت باتین بولتا ہے اوسکی شرم کم ہوتی ہے اور جسکی شرم کم ہوئی اوسکی
دل مین سیاہی آئی معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مجھے نصیحت
کیجیے آپ نے اشارہ کیا زبان کیطرف کہ اسکو سنبھالے رہو پھر عرض کیا اور کچھ فرمایا
کہ اسکے برابر بُری چیز دوزخ مین لیجانے والی کوئی نہین عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ثلٰثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیٰمۃ ولا ینظر
الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم قال ابو ذر خابوا وخسروا من ہم
یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب
رواہ مسلم فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخص ہین کہ کلام نکریگا اللہ تعالے اونکے
ساتھ قیامت مین اور نہ دیکھیگا نظر رحمت سے اونکی طرف اور پاک نکریگا اونکو گناہون سے
اور اونکے لیے دُکھ کا عذاب ہے کہا ابو ذر نے ناامید ہوے اور نقصان مین پڑے
پوچھا کون ہین یہ لوگ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے لٹکانے والے ازار کے یعنے جسنے
اپنا پاجامہ یا اور کوئی کپڑا اتارا اور تکبر کی راہ سے شرعی حد سے زیادہ کیا حد اوسکی
آدھی پنڈلی ہے اور ٹخنون تک بھی رخصت ہے اور جو شخص کچھ دیکر کسیکو اوسپر
احسان جتاوے اور جو شخص کہ بڑھاتا اور قیمتی کرتا ہے اپنے مال کو جھوٹھی قسم کھا کے
حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے عورتون کو جمع دیکھا فرمایا یہ لوگ اکثر
دوزخی ہون گی کسی نے پوچھا کیا سبب حضرت صلعم نے فرمایا کہ زبان کی سبب
انکی زبان سے ہمیشہ گالی بددعا شوہر اور گھر اور لوگون کے حق مین نکلتی ہے اس
بُری عادت کے سبب اللہ کے غضب مین پڑتی ہین اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ
معراج کی رات کو ایک قوم کو مین نے دیکھا کہ مُنہ اونکا سور کیطرح اور زبان کو

گردن کیطرف کھینچکر نکالا ہے اور اوپر سے آگ کے کوڑے مار رہی ہین حضرت جبرئیل سے مین نے پوچھا یہ کون لوگ ہین کیا تقصیر کی ہے جو ایسے بڑے عذاب مین گرفتار ہوئی ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہین جو لوگونکی حق تلفی اور اپنے فائدہ کیواسطے جھوٹی گواہی دیتے تھے دین کھو کر دنیا حاصل کرتے تھے اور فرمایا

حضرت صلعم نے کہ منافق کی تین علامت ہے جسمین یہ باتین پاؤ اوسے پہچان لو ایک تو یہ کہ جب بات کہتا ہے جھوٹھ کہتا ہے دوسری یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی تیسری یہ کہ جب کوئی اوس پاس امانت رکھے مقرر خیانت کرے غرض جھوٹھ بہت بد ہے کہ اس سے آدمی بڑی حیرانی مین پڑتا ہے اور سخت مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے الٰہی ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی بری خصلتون سے محفوظ رکھیو حضرت نبی صاحب اور اونکی آل اور اصحاب پاک کی عزت سے

## اٹھارھوان باب غیبت اور چغلی کرنے کی برائی کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چھبیسوین سپارے کے چودھوین رکوع مین وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ترجمہ اور کسی کے بھید کی تلاش نکرو اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آوے تمکو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ ترجمہ فرمایا لوگون سے کہ تم جانتے ہو کیا ہے غیبت لوگون نے عرض کیا اللہ اور رسول

زیادہ واقف ہین فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عیب کا ذکر کرے اور وہ بات ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جسکا عیب بیان کیا ہی سنے تو ناخوش ہو لوگون نے پوچھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقۃ اوسکی ذات مین ہو تو بھی غیبت ہی حضرت نے فرمایا البتہ ایسیکو غیبت کہتے ہین کہ وہ عیب اوسمین ہو اگر وہ عیب اوسمین نہین ہی تو تو نے اوسپر افترا کیا یعنے طوفان باندھا پھر دوسرا گناہ ہوا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو پیغمبر خدا کے بھیدون سے واقف تھے نقل کی کہ مین نے حضرت پیغمبر صاحب سے سنا کہ فرماتے تھے کہ داخل نہین ہوتا بہشت مین قتات یعنی چغل خور یعنی جو کوئی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہونچاتا ہی اگرچہ وہ بات سچی ہو مگر سبب وہ جانتا ہی کہ ایسی باتونسے لوگون کے درمیان فساد ہوگا فتنہ لگے گا اور پھر وہ کام کرتا ہے تو بڑا گنہگار ہوا اور بچا لترا بنا البتہ ایسا شخص مرد ہو یا عورت بہشت مین جانیکے لائق نہین اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کسیکی غیبت کریگا وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا اور غیبت کرنیوالیکی نیکیان اوسکے نامہ اعمال مین جسکی غیبت ہوئی لکھی جاتی ہین قیامت کے دن وہ نامہ داہنے ہاتھ مین اوسکے دیا جائیگا دیکھکر تعجب کریگا کہ مین نے تو یہ نیکیان نہین کین کیونکر میرے نامہ مین لکھی گئین فرشتے کہینگے کہ جن لوگون نے تیرا عیب دنیا مین ظاہر کیا تھا اللہ تعالی نے اونکی نیکیان لیکر تیرے نامے مین لکھوا دین بے کمائے یہ دولت تجکو ملی اور اوس سے چھینی گئین سفیان بن عبد اللہ ثقفی روایت کرتے ہین سوال کیا مین نے پیغمبر صاحب سے یا رسول اللہ کون سی چیز بہت بد ہے کہ جس سے مین ڈرا کرون حضرت نے اسکے جواب مین پکڑ لی اپنی زبان اور فرمایا یہ سب سے بد ہی جس سے انسان کو ڈرنا لازم ہے کیونکہ اکثر برائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا کہ جو کوئی کسیکی عزت کھونے کو اوسپر طعنہ مارتا ہی بدنام کرتا ہی اور جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہی یعنے اوسکو ایسی بد دعا دیتا ہی کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو وے اور جو کوئی سخن کا بیان

دیتا ہی بری باتین سناتا ہی اور جو کوئی بےحیائی اور بیہودگی کے کلام زبان سے نکالا کرتا ہی
وہ مسلمان نہین کیونکہ ایسی خصلتین مسلمانون مین نہین ہوتین اور فرمایا کہ جب کوئی
کسی پر لعنت کرتا ہی چڑھ جاتی ہی وہ آسمان پر بند پاتی ہی دروازے اوسکے پھر
اوترتی ہے نیچے بند پاتی ہے دروازے زمین کے پھر دہنے بائین چلتی ہی جب نہین پاتی
کہین گھسنے کی جگہ اور رہنے کا مقام پھر پلٹتی ہے جسپر بھیجی گئی اگر وہ قابل تھا لعنت کے
تو پڑتی ہی اوسکی طرف جسنے زبان سے نکالی تھی پس مسلمان کو چاہیے کہ جب تک
کوئی ایسا معلوم نہو کہ وہ بے شبہہ لعنتی ہو چکا اور خاتمہ اوسکا کفر پر ہوا تب تک
یہ حرف اوسکے حق مین نہ نکالے باقی جائز ہے لعنت کتنون پر اونکی صفت کی
کافرون پر یہود و نصارا پر شراب پینے والون پر ظالمون پر چورون پر تصویر
بنانے والون پر سود کھانے والون اور کھلانے والون اور اوسکی گواہون پر اوسکے
تمسک لکھنے والون پر اور جو مرد ہو کر اپنی صورت اور وضع رنڈیون کی کرے
اور عورت ہو کر مردون کی صورت اور وضع بناوے اور جو بال مین چٹلا دیوے اور
اور جو چٹلا چاہین اور جو گودنا گدواوین اور حلالہ کرنیوالا اپنی زوجہ کو
پہلے زوج کیواسطے اور محلل لہ وہ جسکے واسطے حلال کیا گیا وغیرہ الٰہی ہمکو
اور سب مومنونکو ایسی بری خصلتون سے اپنی پناہ مین رکھ آمین یا رب العالمین

## انیسوان باب حسد اور دشمنی اور دکھاوے کو عبادت کرنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ فلق مین ومن شر حاسد اذا حسد یعنے کہدے اے
رسول پناہ چاہتا ہون مین حسد کرنیوالے کی بدی سے جب وہ حسد کرے حسد کرنیوالا
وہی ہے جو کسیکی اچھی چیز پر ڈاہ کرے عداوت سے چاہے کہ یہ چیز اوسکی جاتی رہے ایسا
شخص بہت برا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
ترجمہ الگ رکھو اپنے تئین حسد سے کیونکہ حسد کھاتا ہے یعنے دور کرتا ہے
نیکیون کو جیسا کھاتی ہے یعنے جلاتی ہے آگ لکڑی کو اور معتبر کتابون مین لکھا ہے
دس چیزین ہین کہ جن سے دس آدمی اللہ تعالے کے غضب مین گرفتار ہوتے ہین
بخل کے سبب مالدار طمع کے سبب عالم بیحیائی کے سبب عورتین دنیا طلبی کے
سبب بوڑھے کاہلی کے سبب جوان ظلم کے سبب بادشاہ حسد کے سبب فقیر
نامردی کے سبب غازی غرور اور بڑائی کے سبب عابد دکھاوے کے کام کرنیکے
سبب بہت آدمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ
وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا
تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا ترجمہ دور رکھو اپنے تئین بدگمانی سے
کیونکہ بدگمانی کرنی کسی پر سخت جھوٹھ ہے اور کھوج مین نہ پڑو دوسرونکا دوسرے کو حسد سے
مول نہ بڑھاؤ یا کسی کو نہ بہکاؤ اور برائی نہ چاہو اور دشمنی نہ کرو اور پیٹھ پیچھے بد
نہ کہو یا دوستی کا ہاتھ نہ اوٹھاؤ اور دنیا کی طمع مین مت لگے رہو آپسمین جیسے
ایک صاحب کے دو غلام اور ایک باپ کے دو بیٹے عدی بن حاتم رسول اللہ
صلعم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن اللہ تعالے حکم کرے گا کہ فلانی
قوم کو بہشت مین لیجاؤ جب فرشتے انکو لیکر بہشت کے نزدیک پہونچینگے
جہان سے بہشت کی بو آنے لگے گی اور جب محل و مکانات وہانکے نظر پڑینگے
اوسدم آواز آویگی کہ ان لوگونکو دوزخ مین داخل کرو انکا کچھ علاقہ بہشت مین نہین
یہ خبر سنکر اون لوگونکو عجیب طرحکی حالت گذریگی کہ مارے غم اور غصے کے قریب ہلاکت کے
پہونچ جاوینگے آہ و فریاد کرینگے اور بہیدا دنیا مین سے کچھ عرض کرینگے خداوندا

اگر ہمکو دوزخ ہی مین ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیون دکھلایا اوسکی نعمتون سے
کیون آگاہ فرمایا دکھلانا کچھہ اور دینا کچھہ اور یہ کیا معاملہ ہے حق سبحانہ تعالی جواب دیگا
کہ اوسدن کو یاد کرو کہ دنیا مین لوگونکی خاطر سے دکھلانیکو عبادت کرتے تھے
میرے خوف سے جو تمہارا خالق تھا کبھی کی لوگونکی خاطر ہر کام مین منظور رکھتے تھے
ہمارا حکم خاطر مین ہرگز نلاتے لوگون سے شرما کر بعضے کام ترک کرتے میری قہاری
اور جباری کے ڈر سے ہرگز نچھوڑتے خلوت مین مجھے غائب جانکر اور طرحکے کام
کرتے اور باہر لوگونکے روبرو اور طرحکے کام عمل مین لاتے ایا اوس فریب کی
یہی سزا ہے کہ تمکو یہان فریب دیا گیا اور دکھہ پر دکھہ زیادہ ہوا اور فرمایا حضرت
صلعم نے کہ جو کوئی کچھہ عبادت دکھاونیکو کرتا ہے وہ عبادت اوسکی حقتعالی کے
دربار مین قبول نہین ہوتی مثل اوسکی ایسی ہے جیسے پہاگ جگنی کا کیڑا ذرا روشن
ہوا اور پھر وہین بجھہ گیا روشنی اوسکی قائم نہین رہتی اور قرار نہین پکڑتی ایک تماشا
ہی کر لڑکے اپنا جی خوش کر لیتے ہین اور فرمایا بہت لوگونکی نماز اونکو کچھہ فائدہ نہ دیگی
جو دکھانیکو پڑھتے ہین اور دلمین کچھہ شوق نہین رکھتے وہ نماز کیسی ہے جسطرح کوئی
کنکر پتھر گرگو دمین باززار جاوے لوگ جانین کہ مال ہی پر اوس سے سودا مول
نہین لے سکتا کچھہ فائدہ نہین اوٹھا سکتا صرف اتنا فائدہ ہوا کہ لوگونکی نظر مین
مالدار ٹھہرا حقیقت مین کچھہ فائدہ نہین اور فرمایا کہ پچھلے زمانے مین لوگ ہونگے کہ اپنی دین کو
دنیا کیواسطے بیچینگے زبان اونکی شکر سے کتنی بہت میٹھی ہو لیکن اونکی اندھیری رات سے بھی زیادہ
تاریکی نماز روزہ حج کرینگے اسواسطے کہ لوگ نمازی روزہ دار حاجی کہین عزت کرین تعظیم
تواضع بجالاوین اونکی عبادت کو جسوقت فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے
کہ ایسی عبادت جسمین اخلاص اور محبت نہو ہمکو پسند نہین اس دکھاونیکی عبادت کو پھاتسی کا لو
دور کرو فرشتے اوسکو لاکر اوس شخص کے سر پر مارتے ہین پھر اوسکو دوزخیونکے دفتر خانے مین

جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہیں اور جو کوئی تھوڑی عبادات اخلاص اور محبت سے
اچھی طرح ٹھیک کرکے دھیان سے ادا کرتا ہے فرشتے اوسے آسمان پر لیجاتے ہیں
اللہ تعالی فرماتا ہے اوسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ میرے بندے نے بڑے اخلاص سے
ادا کیا ہے دلیل اسکی آیت قرآن مجید کی وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ
اَجْرًا عَظِيْمًا ترجمہ اور اگر نیکی ہو تو اوسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا
ثواب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ
فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ
كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ
فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ
وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ
تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ
قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ
فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ
جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
ترجمہ تحقیق کہ بغیر اخلاص کے جنھوں نے عمل کیا تھا اونمیں کا پہلا آدمی جسپر حکم جاری ہوگا
قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ مارا گیا اللہ کی راہ میں پس لا دینگے اوسکو حساب کیواسطے
دربار میں اللہ تعالی کے پھر بتلا دیگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمت جو اوسے دی تھی سو وہ

سمجھا دیگا اس نعمت کو یعنے اقرار کریگا اوسپر پس کہیگا اللہ تعالی کہ کیا عمل کیا تونے اوس
نعمت کے سبب یعنے اوس نعمت کا شکر کیونکر بجا لایا بولیگا وہ شخص لڑا مین کافرونسے
تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا مین فرماویگا اللہ تعالی جھوٹھ کہتا ہے تو یعنے نہین لڑا
تو شخص میری رضامندی پر بلکہ لڑا تو اسلیے کہ کہین تجکو لوگ جوانمرد بہادر سو تو کہا گیا بیچ
دنیا مین لوگ تجکو کہہ چکے اوسکی مزدوری تجکو ملی خوشی دلکو حاصل ہو چکی پہر حکم ہوگا
کہ گھسیٹین اوسکو اوندھا منہ یہانتک کہ ڈالا جاویگا جہنم مین دوسرا شخص وہ کہ جسنے
سیکھا علم اور سکھایا اوسکو اور پڑھا قرآن پس لاوینگے اوسکو دربار مین پہر بتلاویگا
اللہ تعالی اوسے اپنی نعمتون کو سو اقرار کریگا وہ اوسکا فرماویگا اللہ تعالی کیا کام
کیا تونے اوس سے یعنے کیونکر اون نعمتون کی شکرگزاری کی کہیگا وہ شخص سیکھا
مین نے علم اور سکھایا مین نے اورونکو اور پڑھا مین نے قرآن تیری راہ مین پس فرماویگا
اللہ تعالی جھوٹھا ہے تو یعنے یہ کام تو نے اخلاص کے ساتھہ میری خوشی کو نہین کیا
لیکن سیکھا تو نے علم اسیواسطے کہ لوگ تجکو عالم کہین اور پڑھا تو نے قرآن
اسلیے کہ تو لوگون مین قاری مشہور ہو یعنے اون کامون کے سبب دنیا مین
تجکو عزت اور بڑائی ملے اور فائدہ حاصل ہو سو ایسا ہی ہوا یعنی لوگون نے تیری
بڑائی کی تجکو فائدہ پہونچا یا تیری مزدوری تجکو ملی پہر حکم ہوگا کہ منہ کے بل گھسیٹتے ہوے
لیجاوین فرشتے اوسیطرح جہنم مین لیجا کر ڈال دینگے تیسرا وہ شخص جسپر کشادہ کی تہی
اللہ تعالی نے روزی یعنے اوسکو مالدار کیا تہا اور بخشا تہا اوسکو ہر طرح کا مال پس
لاوینگے اوسکو پہر بتلاویگا اللہ تعالی اوسے اپنی نعمتونکو سو پہچان لیگا وہ اونکو تب
فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اون نعمتون سے یعنے کسطرح اونکا شکر
بجا لایا کہیگا وہ شخص جس راہ مین تو راضی ہوتا ہے اوسی راہ مین مین نے خرچ کیا
تیری رضامندی کے واسطے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹھا ہے تو لیکن کیے تو نے

یے کام اسیواسطے کہ لوگ تجھے سخی کہیں تیری بڑائی گاوین سو کہہ چکے دنیا مین اوسکا بدلا تو پا چکا پھر حکم ہوگا کہ اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ فرشتے اوسیطرح جہنم مین داخل کرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھاوے کا کوئی کام بغیر محبت اور اخلاص کے اوس جناب پاک مین ہرگز منظور نہیں اگر ہزارون طرح سے کوئی نیک کام کرے لوگون کو فائدہ پہونچاوے دکھاوے کا کبھی قبول نہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسالت مآب نے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ترجمہ ہونگے آخری زمانے مین لوگ کہ ظاہر مین بھائی اور دوست ہین اور باطن مین بیگانے اور دشمن پوچھا لوگون نے یا رسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے فرمایا کہ یہ ہوگا بعضون کے رغبت کرنے سے بعضونکی طرف اور بعضون کے خوف اور کراہیت کرنے سے بعضون کیطرف سے یعنے دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسی سے رکھتے ہونگے تو ملیں گے دوستی محبت ظاہر کرینگے اور جب کچھ دنیا کی غرض درمیان نہوگی الگ رہینگے سو یہ خبر ہمارے پیغمبر آخر الزمان مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی اب اس زمانے مین ظاہر ہوئی یا اللہ پاک کریم مجکو اور سب مومنونکو ایسے بُرے کامون اور بد خصلتون سے دور رکھ اپنے فضل و کرم سے بحرمة النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

## بیسوان باب تکبر اور غضب کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چوبیسوین سپارے کے گیارھوین رکوع مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ترجمہ جو لوگ سرکشی کرتے ہین میری بندگی سے جلد ڈالے جاوینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر یعنے جو کوئی اللہ تعالی کے احکام سے سر پھراوے اور غرور کرے اور اوسکے کلام مین

ایمان نہ لاوے اور لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرے وہ شخص جہنمی ہوگا حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ثلٰثۃ
لا یکلمہم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم ولا ینظر الیہم ولہم
عذاب الیم شیخ زانٍ وملکٌ کذّابٌ وعائلٌ مستکبر ط ترجمہ
تین شخص ہین کہ بات نکریگا اللہ تعالے اونسے قیامت کے دن اور نہ سراہیگا
اونکو اور نہ دیکھیگا اونکی طرف اور اونکے لیے بڑے دکھ کا عذاب ہی ایک
بوڑھا زنا کرنے والا دوسرا بادشاہ جھوٹھا تیسرا درویش بڑائی کرنے والا اور
حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے الا اخبرکم باہل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ
لابرّہ الا اخبرکم باہل النار کل عتل جواظ مستکبر ط ترجمہ
کیا نہ بتلاؤن تمہین تمکو بہشتیون سے ہر ایک ناچار کہ ذلیل جانتے ہین لوگ اوسکو اگر
قسم کھاوی وہ اللہ کی سچا بناتا ہے وہ اوسکو نہ بتاؤن مین تمکو دوزخیون سے ہر ایک
جھگڑالو سخت زبان بخیل مغرور یعنی جسکو لوگ دنیا مین بیعزت اور فقیر جانتے ہین اللہ تعالی
اوسکا دوست اور مددگار ہوتا ہی جس بات کی وہ خواہش کرے اوسکو عزت بڑھا
کو وہ انجام کر دے اور جو لوگ دنیا مین بدزبانی اور سخت گوئی کرتے ہین اور
شوم بخت ہوتے اور بڑائی اور تکبری کرتے ہین اونکو ذلیل کرے پھر جہنم مین
بھر دے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ داخل نہوگا دوزخ مین یعنی ہمیشہ نرہیگا
وہ جسکے دلمین ایک سرسون برابر بھی ایمان ہوگا اور داخل نہوگا بہشت مین
جسکے دلمین ایک سرسون برابر بھی کبر یعنی بزرگی ہوگی اور فرمایا حضرت صلعم نے تین
قسم کے لوگ سب کی آگے دوزخ مین جاوینگے پہلا بادشاہ ظالم دوسرا اندینے والا
زکوٰۃ کا تیسرا درویش تکبر کرنے والا اور تین گروہ سب کے آگے بہشت مین داخل ہونگے

پہلا شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین سچائی سے دی دوسرا جسنے اخلاص اور
محبت سے حق تعالی کی عبادت کی تیسرا وہ غریب ناچار جو محنت کرکے حق حلال سے
جورو لڑکونکو کھلاتا ہے پھر اپنے پروردگار کی بندگی مین دل سے حاضر رہتا ہے اور
فرمایا حضرت صلعم نے کہ قیامت کے دن بڑائی اور بزرگی کرنے والونکو چیونٹیون
کیطرح اوٹھاوینگے یعنے صورت آدمیونکی مگر بدن چیونٹیون کا پامال ہونگے
قدمون کے نیچے اور رسوا اور ذلیل ہونگے وے ہر طرح سے اور فرمایا حضرت صلعم نے
کہ جو کوئی پھٹا پرانا پیوندی کپڑا پہنتا ہے مگر اللہ کی حکم برادری نہین بجالاتا وہ تکبر
سے خالی نہین اور جو کوئی پشمین کپڑے پہنتا ہے اور شال و دوشالے اوڑھتا ہے
مگر دیندار غریبون فقیرونسے ملکر ملتا ہے وہ حقیقت مین متکبر نہین اور فرمایا
حضرت صلعم نے جسوقت ایک نے اونسے نصیحت طلب کی لا تغضب پھر اونسے
سوال کیا فرمایا لا تغضب غرض مکرر فرمایا آپنے کہ غضب مت کر ہمت ہوا اس
معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اس غضب اور غصے سے پیدا ہوتا ہے اور آدمیونکو
آفت ہلاکت کے مقام کو پہونچاتی ہے اور فرمایا حضرت صلعم نے جب اللہ تعالی کسی پر
نظر رحمت کی کرتا ہے تو اوسکے روبرو اوسکا عیب ظاہر کرواتا ہے اور جب نظر غضب کی
ڈالتا ہے تو اوس سے اوروں کے عیب کو ظاہر کرواتا ہے پس مسلمانونکو چاہیے کہ کسیکی عیب جوئی
نکرین خیال کرین کہ ہم سب بندے اللہ کے ایک ماں باپ سے پیدا ہوکے کسی طرح کی بڑائی
نہین رکھتے پھر دوسرونکا عیب کیون ڈھونڈھین لازم ہے کہ سب اپنے تئین چھوٹا
بوجھین اور ناچیز سمجھین ملنساری کرین اپنی بیگانے سے للہ محبت کرین بڑی دولت اور
بڑی عزت کی چیز یہی اللہ تعالی کو پسند ہے ہزارون اس صفت کے سبب سے نجات پاوینگے اور
درجہ عالی مین پہونچ جاوینگے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اوسکی آرزو
کرینگی آگے پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے اِنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِیْ لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِصَلٰوۃ

ولا صیام ولکن دخلوھا برحمۃ اللہ وسخاوۃ الانفس وسلامۃ الصدور والنصح للمسلمین
ترجمہ سیدھے شہر اس امت کے بزرگ لوگ بہت نماز اور روزے سے بہشت
مین داخل نہین ہونگے لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور دل کی صفائی
اور اچھے کام مسلمانونکو بتانے سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہونگے کہ قرآن پڑھینگے اور قرآن نہ پہنچیگا اونکے
حلق تک یعنے اوسپر عمل نہین کرینگے صرف زبان سے حرف ادا کرتے ہین وے کہینگے
ہم پڑھتے ہین قرآن ہمسے کون بڑا پڑھنے والا ہے اور ہم علم رکھتے ہین ہمسے
کون زیادہ عالم ہے سو وہی لوگ لکڑیان ہین دوزخ کی اسماء بنت عمیس رضی اللہ
عنہا روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بئس العبد
عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی
ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سھی ولھی ونسی المقابر والبلا
بئس العبد عبد عتی وطغی ونسی المبتدا والمنتھی بئس العبد
عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین
بالشبھات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد
عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ ترجمہ
بدبندہ ہی وہ بندہ جو اچھا جانتا ہی اپنے تئین اور بڑائی کرتا ہی اپنی اور بہولگیا اوسکو
جو سب سی بڑا اور سب سی بزرگ ہی بدبندہ ہی وہ بندہ جسنے سر اوٹھایا اور ظلم اور فساد کیا
اور بہولگیا اوسکو جو سب پر غالب اور قادر ہی بدبندہ ہی وہ بندہ جسنے چھوڑا دین کو اور
کہیل مین لگا اور بہولا قبرونکو اور خاک مین ملجانیکو بدبندہ ہی وہ بندہ جسنے سرکشی کی
اور حد سی بڑھا اور بہولگیا اپنی پہلے دن اور پچھلے دن کو بدبندہ ہی وہ بندہ جو فریب
دیتا ہی دنیا کو دین سی یعنے عبادت کی کام دکھلا کر دنیا کی عزت چاہتا ہی بدبندہ ہے

وہ بندہ جو فریب دیتا ہی دین کو شبہے کی چیزون سے یعنی حرام سی اپنے تئین بچاتا ہی کہ دینداروں
مین پکڑا نجاوے اور شبہے کی چیزون کو عمل مین لاتا ہے کہ لوگون کے دل مین
دین کے کام پر پردہ ڈالے بد بندہ ہے وہ بندہ جو طمع اور حرص اوسکی دوڑاتی
پھرتی ہے دروازون پر اوسے بد بندہ ہے وہ بندہ کہ نفس کی خواہش اوسکی
گمراہ کرتی ہے اوسکو کہ بہکاوے اوسے سیدھی راہ سے بد بندہ ہے وہ بندہ
جو دنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا ہے اور اپنی زندگی پر بھروسا رکھتا ہے پھر
اوسمین ذلیل اور رسوا ہوتا جاتا ہے ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کی یہ بھی
ہے کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اوسکو کرنے ضرور ہین اونسے شرم کرے اور
لڑکون بالون کی پرورش اور گھر بار کی خدمت سے کنارہ پکڑے سو ایسے بھائیو
اب تمکو چاہیے کہ ہر طرح کے برے کامو سے اور بری خصلتون سے اپنے تئین بچاؤ
جسمین اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو وہ کام کرو سب آدمیو تمکو یعنی
مردون اور عورتون کو اپنے بھائی بہن سمجھکر جو نیک بات ہو جسمین اونکی عاقبت
بخیر ہو اور وہ تم جانتے ہو تو البتہ بتا دو اصل کام دینداروں کا یہی ہے خواہ
کوئی سنے یا نہ سنے جسقدر ہوسکے اچھی بات کہنے مین اچھے کام سکھانے مین قصور
مت کرو کیونکہ ہر کوئی اس بات سے قیامت مین پوچھا جائیگا خصوصا جو عالم
اور لائق ہین دین کے احکام سے واقف ہین پھر اس بتانے اور سکھانے سے جو
لوگ راہ پر آوینگے اور نیکی کرینگے اوس نیکی کا جتنا ثواب اونکو ملیگا اوتنا ہی
بتانیوالے کو اور کرنے والے کے ثواب سے کچھ کم نہوگا اسیطرح جسکے کہنے سننے سے
لوگ بری راہ اختیار کرینگے کرنیوالے جسقدر عذاب مین گرفتار ہونگے اوسیقدر
وہ بتانے اور سکھانیوالا اور اوس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہوگا اور یہ فائدہ
بھلائی کا اور برائی کا دنیا جبتک قائم ہے جاری رہیگا یونہین حدیث مین آیا ہے

سنا ہے کہ بعضے جاہل دنیا کے کتّے جو اپنے تئین پیرزادہ یا مولوی یا ملّا یا قاضی
یا سردار مشہور کرتے ہین اور بہت سے جاہلون انپڑھون مین اپنے باپ دادا
کے نام پر کودتے ہین اور اونمین اپنی بڑائی جتاتے ہین کہ ہم فلانے مولوی
یا ملّا یا پیر یا قاضی یا سردار کی اولاد مین ہین تم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے
بزرگون کے چلن اختیار کرو ہمارے بزرگون کا یہی طریق تھا جو ہم تمکو بتلاتے
ہین اور کوئی مولوی یا قاضی یا واعظ کسی طرح کی بات یا کوئی مسئلہ بتا دے
ہرگز اوسکو تم نہ مانو اگر مانوگے تو اپنے باپ دادے کے گروہ سے الگ ہو جاؤگے
اور ہمارے بزرگوار تمھاری نئی چال سے بیزار ہونگے اور تمھاری شفاعت سے ہاتھ
اوٹھا لینگے سچ ہے کہ ایسے مولوی اور پیرزادے اور قاضی اور ملّا وغیرہ تو
اپنی بھلائی اور بزرگی اسی مین سمجھتے ہین کہ اونکے تابعدار لوگ ہرگز اونکے کہنے سے
باہر نہ جاوین اور اونکے خاندان کے طریقے مین اپنے تئین داخل رکھین جس سے
اونکا روزگار بنا رہے دنیا حاصل ہووے اور اونکا مرید معتقد سی او ششماہی
کے دور کا پیسا روپیہ کھانا کپڑا دیا کرے جو وے فراغت سے عیش و آرام کے ساتھ
گذران کرین بلکہ بہت سے ایسے دغاباز اور ڈکیت اور مکار دیکھے ہین کہ اپنے
مریدون کو اونکی خواہش کے موافق اپنے دنیا کے نفع کو لحاظ کرکے حرام اور
بدعت کے کامون کی پروا نکی دیکر اپنا ذمہ کرتے ہین اور اپنی صورت مشائخ
اور علما کی بنا کر ہزارون غریب سیدھے مسلمانونکو گمراہ بنا کر ایسی حرام کی کمائی
سے بہت سے روپے حاصل کرکے سود بٹے سے اپنی دولت بڑھاتے ہین بلکہ ملک
معاش کے مالک بنتے ہین اور جو اچھے ایماندار شخص دین کی پکی باتین شرع کے موافق اور سنت
ظاہر کرین اور اللہ و رسول کی سیدھی راہ پر لانیکو زور مارین تو یہ شیاطین انس اپنی بھلائی
اونکی گمراہی اور جہالت مین سمجھکر اونکو اوس سچی چال سے نکالکر ہدایت کی راہ مین آنے

سمین دیتے اور کفر کی رسمون اور بدعت کی چالوشنیع رہنی کے روادار نہین ہوتے جیسا اگلے زمانے مین دنیا دار مولوی مشائخ یہی شیوہ اختیار کرکے بڑی چالین چلے اور لوگونکوا و نکے پیچھے لگیئے اور ہزارون اونمین گمراہ ہوئے اللہ تعالی نے اوس طریقہ اور عذر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ترجمہ اور جب کہا جاوے اون کو اختیار کرو اس حکم کو جو اللہ تعالی نے اوتارا کہیں ہم چلینگے اوس چال پر جسپر ہمارے باپ دادا چلے اگرچہ اونکے باپ دادا نہ سمجھتے ہون اچھی بات اور نہ پائی ہو اچھی راہ یہ آیت تو مشرکون کی شان مین وارد ہوئی تھی مسلمانون کو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب نہین پھر اگر کوئی نکالے تو وہ بھی مشرکیا کافر گنا جائیگا کبھی وہ مسلمان نہ رہیگا پھر اوسی طرح بری رسمون کی برائی کو اللہ تعالی نے دوسری جگہ بیان فرمایا ہے اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا ترجمہ کیا کفر کی رسمونکی خواہش رکھتے ہین اور کون ہے اچھا اللہ سے حکم کرنے مین یعنی اے مسلمانون جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسمون کو جو تمہارا دل چاہے اونپر نہ چلو جو اللہ تعالی نے تمہارے حق مین اب حکم کیا وہی بہتر ہے اوسکو اختیار کرو باپ دادا کی رسمین چھوڑو کیونکہ ایسی ہی بری چالون اور ناراضامندیکے کامون اور ناپسندیدہ رسمونسے اللہ تعالی کا کچھہ غضب یہان لوگون پر پڑتا ہے کہ جس سے وبا اور قحط اور انواع بیماری کی سختیون مین گرفتار ہوتی ہین اور طوفان کی شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیون کی غرقی سی تباہی اوٹھاتے ہین اور دین کے مقدمہ مین ذلت اور رسوائی حاصل کرتے ہین پھر آخرت مین تو بہت سی تکلیف اور سخت عذاب مین پڑینگے چنانچہ اللہ تعالی نے سورۂ روم مین فرمایا ہے

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقہم بعض
الذی عملوا لعلہم یرجعون ط ترجمہ ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری مین
آدمیون کے کرنے سے تا چکھاوے اللہ تعالے اونکو تھوڑی سزا اونکے عملون کی
شاید وے اس تھوڑی سزا سے برے کامون سے باز آوین سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور
اللہ اور رسول کا ڈر ایسے شخصون کے دل مین ہو تو اون باتون کو کہ ایماندار لوگ
بتاتے ہین یا اس کتاب مین تھوڑے بہت لکھے گئے ہین کسی قاضی یا مفتی یا مولوی
سے جنکو دینداری کی دولت سے اللہ تعالی نے بہرہ دیا ہے اور لوگون مین اونکا
نام اس بات مین مشہور ہوا ہے اللہ و رسول کو درمیان دیکر پوچھین اور دریافت
کرین کہ ٹھیک ہے یا نہین اگر ٹھیک ہی تو اپنے اعمال اور کام سے توبہ کر کے سچے
مسلمان ہو جاوین اور باپ دادون کی راہ کو چھوڑ کر اور پیر و بزرگ کی سفارش کی
طمع دل سے بھلا کر اپنے ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
اونکی آل اور اصحاب کی پیروی اختیار کرین اور جو لوگ اونکے کہنے سے اس نعمت کے
حاصل کرنے مین اٹک رہے ہین اونکو بھی سمجھاوین کہ اللہ اور رسول اونسے راضی
ہووین اور دین کے احکام اور نیک طریقے اسلام کے تمام ملک مین پھیل جاوین اور
کفر و بدعت کی رسمین لوگون سے چھوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالی نے اس زمانہ مین
حکومت کا پایہ بخشا ہے خواہ مسلمان ہون خواہ اور قوم اونکو بھی لازم ہے کہ جب
ایسا مقدمہ دینداری کا کہ جس سے شرع کی بات قائم رہے اور کفر اور بدعت کی رسم
دور ہووے اونکی مجلس مین بددینون اور خود پسندون کے ظلم سے رجوع ہو اور ایسے
ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر اور بدعت کی رسمونکے دفع کرنے پر دکھ دینے پر مستعد
ہون تو شرع شریف کے حکم کے بموجب کسی دیندار مولوی سے اسکا فتوی لیکر خوب
تحقیق کر کے حکم دین کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہین کسی مفسد کا فساد کام نہ آوے آمین

اللہ اور رسول کے آگے عاقبت میں اونکی سرخروئی ہوگی اور ملک میں امن چین رہیگا
کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام سے واقف ہوا اور اوسپر چلا دوسرے مذہب کا
میل اور تعصب دل سے جاتا رہا تو دنرات اپنے اللہ و رسول ہی کی رضامندی کی تلاش
میں رہیگا اور جتنے کام برائی اور نا انصافی کے ہین چوری ڈکیتی مال مردم خوری دغابازی
مردم آزاری فسق و فجور بے ایمانی اللہ و رسول اور حاکم کے ڈر سے اوس سے ہر گز
نہو سکینگے اچھی نیک بات کی پیروی کیا کریگا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنوں میں
اوسکا ظاہر و باطن پاک اور صاف ہوجاوے اور اپنی استعداد ازلی کے موافق
دنیا اور آخرت میں حجت الٰہی کا سزاوار ہے اور اسلام کے احکام ٹھیک ٹھیک سکھا دینا
بغیر کسی مخالفت عناد و فساد اور محبت سے خالصاً مخلصاً بدون کسی وجہ کی طمع کے
یہ طریقہ نصیحت کا ہمیشہ ہمیشہ کے ساتھ جاری رکھو بیشک اللہ تعالےٰ
تمھاری عزت و آبرو کا نگہبان رہیگا دشمنوں کے پنجے سے اونکو بچا دیگا اور اگر دنیا
میں دین کی دولت اور خداوند حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کے سبب کچھ ذلت
ہوئی تو وہ عین عزت ہے انبیا اور اولیا اچھے بندوں کو ایسی تکلیفات ہمیشہ ہوتی آئی
ہین اونکا مطلق اندیشہ نہین عوض اپنا کام کرتے رہے اوس مالک دو جہان کے
سوا کسی سے نہ ڈرے اور یوں سمجھ لیا کہ ہوسے یہ دین خود ویسے یا دین خوبے طریقہ
مسلمانوں کے دین کا عین کیونکہ ہمارے پیغمبر اور اونکی امت کو جو اللہ نے ہین
اللہ جل شانہ نے ہر ایک آدمی کو نصیحت اور خیرخواہی اور گواہی کا عہدہ دیا ہوا ہے
یہ اعلیٰ درجہ اور نفس بخشا ہے کہ سب کو اچھی باتین سکھا دین اور بدی سے روکا کرین
جو کوئی مومن ہو کر اس شیوہ سے اپنے تئین باز رکھیگا بالضرور اوسکو قیامت کے
دن اللہ علیم و خبیر بصیر کو جواب دینا پڑیگا باقی رہا اپنی اوقات میں تکو
چاہیے کہ خلق محمدی کے طریقے پر چلو اگر کوئی تمھارے حق کو نا حق کرے یا اوس

کسی طرح کا رنج نقصان پہونچاوے تو صبر اختیار کرو جیسے ہو رہو وہی منتقم حقیقی تمہارے
صبر کی جزا تمکو دیگا اور راضی کریگا فروتنی اور انکساری کی راہ سے کسی بات مین
فخر اور بزرگی نکرو لڑکے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ یہ مجھسے اچھا ہے اسلیے کہ اتنا گناہ
سے بچا ہے اور بوڑھے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ البتہ مجھسے اوسنے اللہ کی عبادت زیادہ
کی ہوگی اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اوسنے کیا ہوگا نادانی سے کیا ہوگا اور
مین تو جان بوجھکر برے کام کرتا ہون ہر صورت مین سب سے بد ٹھہرا میری کیا سزا ہوگی
مین کیونکر نجات پاؤنگا دکھ کے عذاب سے کس طرح چھوٹونگا اپنی فکر مین لگے رہو اور دوسرے
مسلمانون کو اپنی بہ نسبت برا نہ کہو کیونکہ خاتمے کا حال کسیکو معلوم نہین کس سے
کیا سلوک ہوگا کون چھوٹیگا کون پکڑا جائیگا یا اللہ یا مالک الملک تو اپنے فضل
اور کرم سے سب بری باتونکو میرے دل سے دور کر اور اسلام کی اچھی راہ پر
استقامت دے اور سب مومنون کو ہدایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور برے
کامونسے جنمین تیری رضامندی نہو دور رکھ اور اچھے لوگونکے طفیل سے یہ رتبہ
نصیحت کا مجھ ناکارے کو بھی عنایت فرما اور جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع
اور بد اخلاقی کی رذالت سے بچا آمین یا رب العالمین بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

## اکیسوان باب خلق نیک اور غصہ کھانیکے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے سورہ ن والقلم مین اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ترجمہ اے پیغمبر تو پیدا ہوا ہے
بڑے خلق پر اور فرمایا سورہ اعراف مین خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ ترجمہ خو پکڑ معاف
کرنیکی اور کہہ نیک کام کو اور فرمایا چوتھے سیپارے کے پانچوین رکوع مین وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ترجمہ اور پی جانے ہین
غصہ اور معاف کرتے ہین لوگونکو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والونکو

یعنے برائی کے عوض مین برائی نہین کرتے بلکہ اپنے نقصان مین دوسرے کی راحت ڈھونڈھتے تو اس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نیکی کیا ہی اور بدی کیا ہے فرمایا آپ نے اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ ط ترجمہ یعنے اچھی خصلت بڑی نیکی ہے اور بدی وہ ہے جو کام تیرے دل مین کھٹکے یعنے جس کام مین علما کا قول مختلف پاوے تو مومن اپنے دل سے فتوے طلب کرے جو مومن کے دل مین ایمان کی روشنی سے معلوم ہو اوسکی طرف طبیعت رجوع کرے اور وہ کام عمل مین لاوے اور فرمایا حضرت صلعم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا ط ترجمہ تحقیق وہ شخص زیادہ محبوب ہے تم مین سے میرے پاس جو زیادہ نیک ہے تم مین اچھی خصلتون سے اور فرمایا حضرت صلعم نے جسکو دیا گیا حصہ نرمی اور مہربانی کا اوسنے پایا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا اور جو شخص محروم ہوا اس حصے سے وہ محروم ہوا دونون جہان کی خوبی سے اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز ترازو مین رکھی جاویگی خلق نیک ہے اور اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے اوسکو جو حد ادب سے باہر جاوے اور بیہودہ باتین بکے اور فرمایا کہ جسکا خلق نیک ہے اوسکو ثواب ملیگا راتونکے جاگنے والون اور روزے رکھنے والون کے برابر اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی دو مسلمانون کے درمیان پڑکر صلح کروادے اللہ تعالی اوسکو نماز پڑھنے والون اور صدقہ دینے والون اور روزے رکھنے والون سے بڑا مرتبہ عنایت فرماوے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ غضب اور غصہ کرنا ایسا خراب کرتا ہے ایمان کو جیسا صبر شہد کو پس ان آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ اچھی خصلتین جیسے معاف کرنا رحم کرنا سلوک کرنا عاجزی کرنی حیا کرنی صبر کرنا

عدل کرنا یہ سب صفتین نیک ہین جو کوئی اونکو اختیار کرے اللہ تعالی اوس سے
راضی ہوتا ہے اور اوسکے درجے آخرت مین بڑھاتا ہے دنیا مین عزت اور
حرمت بخشتا ہے اور اپنے حفظ وامان مین رکھتا ہے اور بخل اور کبر اور حسد
اور غیبت اور غضب اور جہل اور حسد اور ریا جنکا بیان پہلے سن چکے بہت بری ہے
جو کوئی اون بری باتون کو اختیار کریگا دنیا اور آخرت مین خراب اور پشیمان
ہوگا لیکن اتنا سمجھنا چاہیے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہے کہ جب اپنی
ذات سے علاقہ رکھے تو اوسکا عمل مین لانا بہتر ہے اور جب دین کے کام مین ہو
تو وہان ایسا عمل نہ کرے شرع کا حکم مقدم رکھے جیسا ایک شخص نے اوسکو رنج
پہونچایا یا کوئی برا کام کیا ایسا کہ وہ رنج اوسکی ذات یا مال سے علاقہ رکھتا ہے
تو درگذر کرنا مضائقہ نہین لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر اوس سے
درگذر کیجے تو دین مین بٹا لگتا ہے اور شرع شریعت مین سستی ہوتی ہے تو وہان
معاف کرنا مناسب نہین بلکہ غصہ کرے اور کرنے والے کو سزا دے کہتے ہین کہ
جسکو غصہ ہووے تو وہ اللہ کی جناب مین عاجزی اور زاری کرے اور با وضو سو مرتبہ
اس آیت کو پڑھا کرے انشاء اللہ تو اوسکو اس عیب سے پاک کریگا حسبی اللہ و
نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر اور فرمایا حضرت صلعم نے
کہ مجھے آتا ہے کہ جو کوئی غم اور پریشانی مین پڑے اور پھر اس آیت کو اپنا ورد
کرے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور جب کسی شخص
کا پیر دکھنا چاہتا ہو اور اوسکا کوئی مددگار نہو تو یہ آیت ہمیشہ پڑھا کرے
انشاء اللہ تعالی اوس پر اللہ کا کرم اور فضل ہووے آیت وافوض امری
الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد نقل ہے کہ کسی نے حسن بصری
کے بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش خلقی کس نے سکھائی اوسنے کہا کہ مین نے

اپنے باپ سے سیکھی اس طرح سے کہ ایکبار روز میں باپ پاس بیٹھا تھا اور میرا چھوٹا
بھائی بھی جسکو باپ بہت پیار کرتا تھا وہاں موجود تھا ایک لونڈی گھر سے وہاں آئی
اوسکے ہاتھ میں لوہے کی سیخ گرم تھی اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کے ہاتھ سے چھوٹی
چھوٹے بھائی کے بدن پر گری ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپ تڑپ کے مر گیا لونڈی گھبرائی
کہ دیکھیے میرے نصیب میں کیا ہو باپ نے جب اوسکی طرف دیکھا کانپتا اوسکی
گھبرا گئی باپ نے کچھ نہ کہا صبر و شکر اللہ تعالے کا بجا لا کر لونڈی کو آزاد کیا
نقل ہے کہ ایک بزرگ بکریاں پالتے تھے ایکدن اونکے غلام نے ایک بکری کی
ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا یہ کیا کیا غلام نے جواب دیا کہ آپکو لوگ صابر
کہتے ہیں سو آج میں نے آزمانے کو ایسا کام کیا اور نقصان پہونچایا دیکھیں
کہ تم غصہ کرتے ہو یا نہیں بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام میں غصہ کرتا ہے وہ اللہ
کا دشمن ہوتا ہے غلام نے کہا تو صبر کیجیے چپ ہو رہے بزرگ نے انتقام اوسکا
کچھ خیال نہ کیا بلکہ اوس غلام کو آزاد فرمایا کہتے ہیں کہ خلق نیک اوسکو کہتے ہیں کہ
جب کوئی ظلم کرے نقصان پہونچاوے آزار دیوے اگرچہ اوسکے قدرت میں
ہو صبر کرے شکر بجا لاوے بدلا لینے پر کمر نہ باندھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالے کے پاس بڑا درجہ حاصل کرے
تو ہر کام میں اللہ سے ڈرے اور چاہیے تابعدار کا قصور معاف کرے غضب
غصہ اوسکو کچھ نہ پہونچا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہے کہ اللہ تعالے کی جناب سے بہتری کی امید نہیں
رکھتا اور اوسکے غضب سے خوف نہیں کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصے کا نام شکر اور دوسرے کا نام صبر اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ اوس آدمی سے مجھکو حیا آتی ہے کہ کیونکر اوسکو نہ بخشوں

جو خوشی مین شکر بجا لاتا ہی اور مصیبت مین صبر اختیار کرتا ہے ایک شخص نے حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے
مال مین بہت نقصان آیا اور مین بڑی مصیبت مین گرفتار ہوا آپ نے فرمایا کہ
جس مومن کا مال نقصان نہین ہوتا اور کبھی کسی دکھہ مین نہین پڑتا وہ خیر
نہین دیکھتا اللہ تعالے جسکو دوست بناتا ہے اوسکی دوستی آزمانے کو مال مین
نقصان پہونچاتا ہے بدن مین آزار دیتا ہی ہر ایک نوع کی تکلیف مین ڈالتا ہے
جسمین سچا اور جھوٹا پہچانا جاوے مومن اور منافق معلوم ہووے تابعداری
اور نافرمانی کھلجاوے حدیث مین آیا ہے کہ بلا کے وقت صبر کرنے مین عبادت سے
زیادہ ثواب ملتا ہے فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی تین وقت مین تین کام کرے گا
اللہ تعالے اوسکو دنیا اور آخرت مین نیکنام فرماویگا بڑا درجہ بخشیگا پہلا جو حکم
اللہ کا اوسکے حق مین جاری ہوا اوس پر راضی رہے اور دوسرا کام جب کسی طرح
کے دکھہ اور مصیبت مین پڑے صبر اختیار کرے تیسرا کام جب کچھہ دولت نعمت اوسکے
ہاتھہ آوے شکر بجا لاوے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یمن کے ملک
مین میرا بیٹا مرگیا یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی حضرت نے خط لکھا اوسکا
مضمون یہ تھا اے معاذ اللہ تعالی کا سلام تمپر ہو تمھین چاہیے کہ اس مصیبت مین
صبر اور شکر بجا لاؤ اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالی کا ہدیہ
سمجھو تمھاری خوشی کو چند روز تمھارے پاس رکھا ہی پھر اوسنے پاس جاویگا اوس مین
اگر تم صبر کروگے ثواب پاؤگے جو شکوہ زبان پر لاؤگے کچھہ فائدہ نکریگا اور ثواب
سے محروم رہوگے ہم سب کو خاوند کی رضامندی ہر آن مین درکار ہی اوسکے
اختیار مین ہمارا کل کاروبار ہی رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہین پھرتا ہی اپنی موت
یاد کر نفسی دکھہ درد کم ہوتا ہی نقل ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھہ پیغمبر صاحب کی

خدمت مین لیجایا کرتا تھا حضرت اوسپر نظر کرم کی رکھتے تھے اتفاقًا وہ لڑکا مر گیا
باپ کو اوسکے بڑا غم ہوا کئی دن گذر گئے حضرت صلعم کی جناب مین حاضر نہوا آپ نے
لوگونسے پوچھا فلانا شخص کیون نہین آیا لوگون نے عرض کیا کہ اوسکا بیٹا مر گیا
اوسکے ماتم مین لگا ہے حضرت کئی اصحابو نکو ساتھ لیکر اوسکے گھر ماتم پرسی کو گئے
فرمایا اسقدر کیون غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت مین اتنا دکھ اوٹھا کے ہو چاہیے
کہ خوشی کرو آخرت کی بھلائی کو دیکھو جسوقت اللہ تعالے قیامت مین حکم
کریگا کہ تمھارے لڑکے کو بہشت مین لیجا دین بغیر تمھارے وہ نجاوے گا پھر
حق تعالے اوسکی خاطر تمکو بھی بخشیگا گناہونسے نجات دیگا اس بات کی سنتے ہی
وہ شخص خوش ہوا اس مصیبت پر راضی رہا حدیث مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالی کسی
بندے کو دوست کیا چاہتا ہے اوسپر بلا اور آفت نازل کرتا ہے کہ اسمین اوسکا امتحان
لیوے اور گناہونسے پاک کرے جسقدر وہ دکھ مین صبر اور شکر بجا لاویگا اوتنا ہی
اللہ تعالے کے پاس اوسکی رضامندی کا درجہ پاویگا اچھے نیک بندون پر جب
کوئی آفت پڑتی ہے یہی کہتے ہین سَرَضِینَا بِقَضَائِکَ اوسوقت فرشتے اس
آواز کو سنکر خوش ہوتے ہین اوسکی تعریف اور توصیف کرتے ہین پھر جب
دوسری دفعہ یہی کہتا ہے حقتعالے اپنے فضل سے اوسپر نگاہ کرتا ہے اوسکے جواب مین
فرماتا ہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یعنے مین موجود ہون تیری آرزو براری کو جو تیرا مقصد ہے
بیان کر مین پورا کرون جب صبر کرنے والونکا مرتبہ فرشتے دیکھینگے تمنا کرینگے کہ اگر دنیا مین
اللہ تعالی ہمارے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور دکھ پر دکھ اور ہم اوسپر صبر کرتے تو آج کے دن
ان صبر کرنے والون کا سا مرتبہ پاتے اللہ تعالی صبر کرنے والونکی خوشی کو فرماتا ہے کہ بَشِّرِ
الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

ترجمہ خوشخبری سنا ثابت رہنے والونکو کہ جب اونکو پہونچے کچھ مصیبت کہیں ہم
اللہ کے مال ہیں اور ہمکو اوسکی طرف پھر جانا ایسے لوگوں پر عنایتیں ہیں شاباشیاں ہیں اوسکے
رب کی اور مہربانی اور کتابوں میں لکھا ہے کہ جنکو دنیا کی بہت طمع ہوتی ہے اونکو دلسے
خوف اللہ تعالیٰ کا جاتا رہتا ہے سہندوونکی سانڈ کیطرح ادھر اودھر منہ ڈالے پھرتے
ہیں حرام حلال کی مطلق پروا نہیں کسی طرح کی رسوائی بلکہ یار پیٹ کا ہرگز اندیشہ
نہیں عزت کھوتے ہیں پیٹ بھرتے ہیں دین کھوتے ہیں دنیا سمیٹتے ہیں سو اے
بھائیو نیک چلن اختیار کرو اچھی خصلتوں سے آپس میں ملے جلے رہو دکھ سکھ میں اپنے بھائیوں
کے شریک ہو اور حق سبحانہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو دنیا کی محبت چھوڑو دین
حاصل کرو اور جب کسی طرح کی مصیبت میں پڑو صبر اور شکر بجا لاؤ گلہ شکوہ منہ
نہ نکالو کیونکہ دکھ دینے والا وہی ہے جو سکھ دیتا ہے اوسکے سوا کوئی دکھ
دینے والا نہیں الٰہی ہمکو اور سب مومنوں کو اچھی نیک خصلتیں عنایت کر اور
مصیبت اور تکلیف میں صبر کرنیکی توفیق دے بفضلہ وکرمہ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

## بائیسواں باب نیک لوگوں کے قصوں کے بیان میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ اسقدر تکلیف اوٹھاتے ہیں
اور دکھ میں پڑے رہتے ہیں تھوڑا راحت فرمائیے جسم کو آرام دیجئے جواب دیا کہ اگر
دن کو آرام کروں تو رعیت کی تیمارداری اور اونکے مطالب کا فیصلہ کون کرے
اور رات کو آرام سے رہوں تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں دنیا
کا آرام اسطرح سے نقل ہے کہ ایک شخص بھائیوں سے جب شام میں گھر ہوتے
اپنا وقت کرتے کہ اونکا اوٹھنا بیٹھنا دیکھکر چیں اونکی ماں بیٹھکر
رویا کرتی ایک دن اونکی ماں نے کہا اے بیٹا اسقدر اپنے بدن پر رنج کیوں
اوٹھاتے ہو ذرا تم کرو آرام سے رہو اونہوں نے جواب دیا اے ماں

بندہ آقا کی خدمت کیواسطے مقرر ہے اوسکے حق مین یہی بہتر کہ ہر دم اپنے کام مین لگا رہے
جو اوس سے غفلت کریگا بندگی کے دائرہ سے خارج ہوجاویگا اسلئے ہان مین حضرت
نبی کریم اور اونکے اصحابون سے بہتر نہین ہون اونکا حال قیامت کے ڈر سے
ایسا ہوتا تھا کہ کیا بیان کرون ہمیشہ اسی فکر مین کاٹتے تھے کہ اوس دن کسکے نصیب
مین کیا ہوگا کون چھوٹیگا کون پکڑا جاویگا آہ مین بہی اندیشہ مجھے لگ رہا ہے کہ
ایسا نہو کہ قیامت کے دن شرمندگی اوٹھاؤن ندامت کھینچون اپنے اوپر ملامت
کرون جیسے اب کاہلی کی وہان پچھتاؤنگا بہت حسرت اوٹھاونگا اوہان بڑے سخت
مقام درپیش ہین کیونکر دل سے بہلاؤن عیش وآرام مین کس طرح دل لگاؤن آخرت
مین جب پوچھینگے دنیا سے کیا لایا اگر خالی ہاتھ گیا کیا جواب دونگا ملک الموت کو
کیا منہ دکھاؤنگا گور مین منکر نکیر کو کیا سناؤنگا نیکی بدی تولنے کے وقت کیا کرونگا
پل صراط سے کیونکر پار اوترونگا ایسی باتین کرتے کرتے خوف جو غالب ہوا وہین
جان اپنی جان آفرین کو سونپی جو رہا وہ یہان افسوس کرکے رہ گئین نقل ہے کہ ایک
بی بی جنکا نام رابعہ عدویہ تھا جب نماز عشا کی ادا کرچکتین تب اپنے جسم کیطرف
متوجہ ہوکر کہتین اے جسم تیری یہ آخری رات ہے جو کرنا ہے کرلے کل فجر ہوگا پچھ
پشیمانی اوٹھائیگا یہ کہکر تمام رات عبادت مین مشغول رہتین جب فجر ہوتی پھر جسم سے
کہتین اے جسم یہ تیرا آخری دن ہے جو کمانا ہے کما لے شام کو مریگا افسوس
رہ جاویگا یہ کہکر تمام روز اللہ تعالے کی عبادت مین مصروف رہتین غرض یا دن
اونکا اسیطرح سے کٹتا تھا حق تعالے کے خوف سے ایک لحظہ آرام نتھا ایک دن
اوسکی یاد سے غافل نہوتین غفلت سے نہ سوتین جب غلبہ خواب کا ہوتا ادھر
اودھر ٹہلتے ٹہلتے اوسکو دور کرتین کہتین اے رابعہ مقام سونے کا نہین ہے
صبر کر دل لگا محنت پر گور نزدیک ہی ایسا سوویگی کہ خبر نہوگی اسیطرح سے پاس بیا

کاٹ دیے زمین مین بیٹھ نہ لگائی تکیے پر سر نہ رکھا ایک جبہ اور ایک سربند پشمین اونکا پہنا وا تھا تمام عمر وہی گذار دیا جب وے مرین تو اوسی مین گاڑی گئین بعد موت کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ بہشت کے لباس سے سنواری گئی ہین پوچھا اے رابعہ وہ جبہ اور سربند تمھارا کیا ہوا فرمایا اللہ تعالے لے نے وہ پسند کیا اوسکے عوض مجھے بہت کچھ دیا پوچھا ای رابعہ کس چیز سے اللہ تعالے اپنے بندے کو اپنا عزیز اور مقرب کرتا ہے فرمایا اوسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ کام آتا ہے نقل ہے کہ سفیان سلیمان کے بیٹے نے عہد کیا تھا کہ جب تک زندہ رہونگا پیٹھ زمین سے نہ لگاؤنگا اوسنے اپنی سچائی پر چالیس برس کاٹ دیے جب نیند بہت غلبہ کرتی ایک دم زانو سے سر لگا کر رہ جاتے تھے پھر اوٹھ کر اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہوتے جسوقت اونکی عمر آخر کو پہونچی سخت بیمار ہوئے کسی نے کہا اب تمکو قوت باقی نہین رہی ذرا لیٹو زمین پر پیٹھ لگاؤ فرمایا کہ اگر اسی وقت میری موت ہوا اور مر جاؤن تو میرا عہد ٹوٹا پھر بدعہدی کے ساتھ خالق کو منہ دکھانا پڑا آخر دیوار سے پیٹھ ٹیک کر اپنی جان جہان آفرین کو سپرد کی جب غسل کو لاد نے لگے لوگون نے دیکھا کہ سفیان کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکتا ہے آفتاب کی طرح دمکتا ہے کہتے ہین کہ دنیا مین نشان نیکبخت کا یہ ہے کہ بندگی اور طاعت کی تکلیف اوسپر آسان اور مخالفت اور گناہونکی راہ اوسپر بند کرتے ہین اور جسکو بدبخت کیا ہی اوسکا نشان یہ ہے کہ اللہ کی طاعت اور بندگی کیطرف متوجہ نہین ہوتا بری باتون کی رغبت کرتا ہے شیطان اور نفس کے کہنے پر چلتا ہے آخر کو چلتے چلتے اوسی راہ سے جہنم کے گڑھے مین گرتا ہی نقل ہے یحیی پیغمبر علیہ السلام اتنا رویا کرتے تھے کہ اونکے دونون رخسارون مین آنسوون سے گڑھے پڑگئے تھے اسقدر کہ اس طرف سے دانت نظر آتے تھے ایک روز اونکے باپ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا

کہا اے جان بابا مین نے حق تعالی کی جناب مین بہت آرزو کرکے دعا مانگی تھی کہ ایک
لڑکا میری ہووے جس سے میری آنکھین روشن ہوں تم جو ہوے سو ایسا رونا تمنے
اختیار کیا کہ دنیا مجھپر تاریک ہو گئی حضرت یحیی نے جواب دیا ای بابا جبرئیل علیہ السلام
نے مجھکو خبر دی ہی کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک کٹھن گھاٹی ہی کہ جو کوئی
اللہ تعالی کے خوف سی ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے وہی اوس سے پار ہو سکتا ہی حضرت
زکریا نے فرمایا کہ اگر یون ہے تو رویا کرو جتنا ہو سکی اوسدن سی آگے کہ جہان رونا
پھر فائدہ نکرے اور فرمایا ہر چیز کا ایک نشان ہی خدا سے ڈرنے کا نشان ہے رونا
اور بہشت کی اشتیاق کا نشان ہی بندگی کے کام مین چالاکی اور صبر کرنا ابو عبیدہ
جراح رضی اللہ عنہ روتے اور کہتے کیا خوب ہوتا جو مین کبھری بکری ہوتا کہ کوئی
ذبح کر لیتا اور کھا جاتا اب قبر کے عذاب سے اور قیامت کی گرفتاری سی نجات پاتا
ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے
سب سے پہلے قیامت کے دن ترازو کے پلڑے مین اچھی خصلت اور سخاوت رکھی جاویگی
جس وقت حق سبحانہ تعالی نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نی کہا خداوندا مجھکو قوی کر اللہ
تعالے نے اوسکو خلق نیک اور سخاوت سے زور دیا جب کفر کو پیدا کیا اوسنے کہا
خدایا مجھے قوت دے اللہ تعالی نے بد خلقی اور بخل سے اوسکو قوت دی حضرت صلعم
نے فرمایا ہے جو مومن ہے وہ پانچ طرح کی سختیون مین ہمیشہ گرفتار رہتا ہی پہلی
سختی یہ کہ دوسرا مومن اوسپر حسد رکھتا ہی دوسری یہ کہ منافقون کی عداوت مین
پھنسا رہتا ہی تیسری یہ کہ کافر اوس سے لڑائی کیا کرتا ہے چوتھی یہ کہ شیطان چاہتا ہی
کہ اوسکو بہکاوے وہ اوسکی مخالفت سے اپنے تئین بچانے مین مشغول رہتا ہے
پانچوین یہ کہ نفس سرکش چاہتا ہے کہ اوسکو آرام مین رکھے اپنی خواہش کے موافق اوسکا
کام ہووے اور وہ زبردستی سے اوسکو روک رکھتا ہے اور اللہ تعالے کی تابعداری

کیا لطف اسکو کھینچ لایا ہی سکتے نہین رونا حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص ہین جو پہلے بہشت مین داخل ہونگی ایک شہید
جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین دی دوسری وہی غلام یا لونڈی جو اللہ تعالی کی عبادت مین
رہتی ہین اور اپنے خاوند کی بعد بھی کیا کرتے ہین تیسرا وہ فقیر جو پرہیزگاری کیساتھ حلال
کسب سے لڑکے بالونکا حق ادا کرتا ہی اور تین شخص ہین جو پہلے دوزخ مین داخل ہونگی ایک
حاکم جو اپنے ظلم اور زور سے مسلمانون پر حکومت چلاتا ہی دوسرا وہ شخص جو اپنے
نفس کی پیروی مین اللہ اور رسول کے حکمون کو بھول جاتا ہی تیسرا وہ جو مالدار ہوکر فقیر
اور مسکین کا حق نہین پہونچاتا ہے نقل ہے کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیر المومنین
علی علیہ السلام بہت مضطرب ہوتی اور چہرہ مبارک آپ کا زرد ہوجاتا لوگ پوچھتے کہ
اسوقت کیا حال ہے فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کی ادا کرنیکا وقت پہونچا کہ زمین
اور آسمان جسکے اوٹھانے سے عاجز تہا انکار کیا نقل ہے کہ مالک دینار رحمت اللہ
علیہ ایکدن گورستان کیطرف گذرے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو گاڑتے ہین اونکو
اوسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھاکر پڑے لوگون نے اوٹھاکر گھر پہونچادیا
جب ہوش مین آئے کپڑے پھاڑکر کفنی پہنی خاک سٹی منہ پر ملکر دیوانون کیصورت بنالی
گلی کوچون مین پھرنے لگے اور چلا چلا کر کہتے لوگو ڈرو موت بیشک آئیگی تمکو پکڑ لیجائیگی ایسی
کمائی کرو کہ گور مین کام آوی قیامت مین دوزخ سے بچاوی جب قریب مرگ کے پہونچے
شاگردون سے وصیت کی کہ جب مین مرون میری پیشانی پر یہ لکھدیجیو یہ مالک دینار ہے
جو خاوند سے اپنے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہ کہکر زار زار روتی اور کہتی کہ میری مان
مجکو نہ جنتی تو کیا اچھا ہوتا گور اور قیامت کی عذاب کی گرفتاری مین پڑتا جسم مین تو ایسی
طاقت نہین رکھتا دہانکی دکھ کیونکر اوٹھاونگا یہی کہتے کہتے شام ہوئی روح نکلنے لگی
آسمان کیطرف سے ایک آواز آئی مالک دینار نے نجات پائی یہ آواز سنتے ہی کلمۂ شہادت

زبان سے ادا کرکے اس جہان فانی سے عالم باقی کو تشریف لیگئے نقل ہے کہ حضرت حبیب
عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک آسمان کیطرف نہ دیکھا سر نیچے کرکے رویا کرتے ایکدم
آرام سے نہ رہتے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے بیقراری سے اوقات کاٹتے اور یہی کہا کرتے کہ جتنی
بلا اور آفت دنیا مین نازل ہوتی ہے یہ میرے ہی گناہون کی شامت سے ہے اور
اپنے بدن کو کہتے اے بدن رات دن محنت مین لگا رہ ہوا ہے آنکھیں تم دیکھا کیجیو موت
چلی آتی ہے مرنا ہوگا پل صراط سے گذرنا ہوگا حساب کتاب سمجھانا ہوگا اللہ جلشانہ کے
روبرو جانا ہوگا گناہونکی سزا اوٹھانی ہوگی عذاب کی سختی برداشت کرنی ہوگی اوس دن
اللہ تعالے آپ تجلی فرماویگا انصاف عدالت پروری کریگا کسیکی سفارش
نہ چلیگی رشوت گھوس کسیکی کچھ قبول نہوگی تمام رات یون کہتے اور رویا کرتے
بعد مرنے کے کسی شخص نے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا اے حبیب حق سبحانہ تعالیٰ
نے تم سے کیا سلوک کیا جواب دیا مین نے تو دنیا مین بہت سی عبادت
کی تھی لیکن کوئی عبادت یہان منظور نہوئی ایک شب اللہ تعالے کے ڈر سے
رویا تھا اوسکی جناب مین گڑگڑایا تھا بس وہی یہان میرے کام آیا اوسی نے مجکو
جہنم کے عذاب سے چھڑایا نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت تھی اوسکا نام شعبان گانے بجانے
مین نہایت چالاک خوبصورتی مین شہرۂ آفاق خوش الحانی سے سب مین طاق شادی
بیاہ مین لوگون کے گھر جایا کرتی بداطوار جوانون کے دلون کو لبھایا کرتی زرد
زیور اور لباس اور پوشاک سے آراستہ فسق و فجور کے کسب سے پیراستہ اپنے
کام کی اوستاد صحبتون سے بامراد ایکدن اپنی جمعیت کے ساتھ کسی مسجد کے قریب پہونچی وہان
ایک بزرگ صالح نام مسلمانونکو وعظ کر رہے تھے نیک کارون کی بھلائی بدکارون
کی رسوائی سُنا رہے تھے لوگ اونکی نصیحت سُنکر اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر توبہ استغفار
کرتے تھے اپنے کیے پر نادم اور پشیمان ہوتے تھے شعبان نے یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ایک لونڈی سے

کہ دیکھہ تو مسجد مین اسقدر لوگ کیون جمع ہورہے ہین لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہین اور سیکڑون خلقت گرد اونکے حلقہ باندہے ہوئے اللہ و رسول کے کلام سن رہی ہے قیامت کے خوف سے اور وہانکی سختیون کے عذاب کے ڈر سے نالہ و فریاد کر رہی ہے اس بات کے سنتے ہی شعبان کے کان کھل گئے ہوش و حواس جاتے رہے ایکساعت بیخود ہوکر جہان کی تہان سکتے کے عالم مین کھڑی رہ گئی کلیجا کانپ اوٹھا دل مین دھڑکا بیٹھہ گیا جب ذرا افاقہ ہوا مسجد مین حاضر ہوئی بولی اے مسلمانون کے امام کوئی بدنصیب اور گنہگار تمام زمانے کے لوگونسے بدکردار اگر اپنے برے افعالونسے توبہ کرے اور بدچالیونسے باز آوے حقتعالی اوسکو معاف کرتا ہے وہ بزرگ بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزارون طرح کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع لاوے اور عاجزی سے اوسکے دربار مین سر جھکاوے فی الفور نجات پاوے اور تو تو کیا اگر شعبان جو ایسی بداطوار مشہور ہے وہ بھی توبہ کرے تو بخشی جاوے اوسنے عرض کیا کہ اے امام مین وہی شعبان ہون اب دل سے رجوع لائی وہ بزرگ نے اوس سے توبہ کروایا شعبان نے توبہ کرکے جو کچھہ مال اور اسباب اوسکے پاس وہان موجود تھا بالکل اللہ کی راہ پر لٹا کر فقیر ہوگئی گھر مین آکر لونڈی باندیونکو آزاد کیا لباس درویشانہ اختیار کرکے پاک پروردگار کی عبادت مین مشغول ہوئی بعد اوسکے چالیس برس جیتی رہی پر کسی نے اوسکو نہ دیکھا گوشہ تنہائی مین بیٹھی اپنے گناہونکو یاد کرکے روتی حق سبحانہ تعالے نے اوسکے حال پر رحم کیا سیکڑون بندونسے اوسکو درجہ بخشا نقل ہے کہ ایک درویش بڑے پارسا نیک کام تھے لیکن نہایت مفلس اور ناچار اونکی روزی کا دروازہ تنگ تھا بی بی اونکی ہمیشہ گھر کی خرچ اخراجات کیواسطے تقاضہ کرتی وہ بیچارے اس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اپنی تکلیفات پر صبر کرتے ایکروز اسی امید پر باہر نکلے کہ کسی کی مزدوری کرکے کچھہ لاؤن تو بی بی کے جھگڑے سے

رہا کی پاؤن بازار مین جا کر جہان مزدور اکٹھے ہو کر کھڑے رہتے تھے اون مین جا بیٹھے لوگ
آئے اون مزدورونکو اپنی اپنی احتیاج کے موافق لیگئے ان کو کسی نے نہ پوچھا ایک پہر
جب اسی انتظار مین گذر گیا اور کوئی اونکی طرف نہ آیا ناچار ہو کر میدان کو
چلے گئے وہان جا کر ایک گوشے مین بیٹھے اللہ تعالے کی عبادت مین مشغول
ہوئے جب دن آخر ہوا گھر مین آئے بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کیے جواب دیا
کہ جسکے یہان مین نے محنت کی ہے اوسنے وعدہ کیا ہے کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دیگا
ناچار ہو کر مین چلا آیا کل دونون دنکے پیسے انشاء اللہ تعالی لاؤنگا بی بی اور لڑکے
اور خود فاقہ کھینچکر رہ گئے صبح کو اوٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کرکے بازار کو گئے بہا اتفاق
ہوا کہ اوسدن بھی کسی نے انکو نہ بلایا بہت دیر تک مزدورونکے مقام مین بیٹھے
نا امید ہوئے ناچار ہو کر اوسی مکان مین جہان اگلے دن عبادت کی تھی گئے اور
حق سبحانہ تعالے کی عبادت مین مصروف ہوئے شام کو گھر آئے بی بی نے اونسے
پوچھا کہ پیسے کہان جواب دیا کہ جس شخص کے گھر مزدوری کرتا ہون وہ شخص بڑا
اور سخی ہے اوسکی خوبیونکو دیکھکر مزدوری مانگنی اور پھر اوسکے واسطے اوس سے
ضد کرنی مناسب جانا چاہا کو کام فرمایا اے بی بی آج کے دن بھی مجھے معاف کرو
بہت سی باتین نہ سنا کل تینون دنکی مزدوری اللہ چاہا ہے تو لاونگی بی بی دل ہی دل مین
پچھتا کہ چپکی ہو رہی لڑکے بالون سمیت سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی نماز ادا کر کے
پھر وہی بازار کو گئے اور جی مین سوچنے لگے اور بہت غم اور غصہ کھانے لگے کہ اگر آج کچھ نہوا اور
مزدوری نہ ملی تو شام کو بی بی سے کیا عذر کرونگا اور کیونکر اوسکے طعن و تشنیع سے بچونگا
اوسدن بی بی نے تینون دنونکی مزدوری کے پیسون کے واسطے ایک تھیلی میان کے حوالے
کی تھی وہی بیچارے گئی ہاتھ مین تھیلی لیکر مزدورونکے مقام مین منتظر کھڑے رہے کہ کوئی
بلاوے تو جاؤن وقت پر لوگ آئے اور اونکو لیگئے یہ وہین کے وہین کھڑے رہ گئے

کوئی اونکی طرف متوجہ نہوا آخر ناچار ہو کر دل میں کہنے لگے کہ آج تیسرا دن ہے کسی نے مجھے
مزدوری کو نہ بلایا اب بیفائدہ کیوں یہاں اپنی اوقات کھوؤں بہتر ہے کہ چلکر اوسی
مکان میں اپنے معبود حقیقی کی جناب میں سر جھکاؤں اور اوسی سے اپنا مطلب دلی
اور راز نہانی عرض کروں یہ سوچ سمجھکر وہاں سے اوسی مقام پر آئے اور عبادت
میں مشغول ہوئے پھر جب شام ہوئی تو دل میں خیال کیا کہ آج ایک حیلہ کیا چاہیے کہ
جس سے بی بی کے طعنہ سے بچے اوس تھیلی کو بالو سے بھر کر ہاتھ میں لے لیا کہ جب گھر
میں بی بی کھولے گی یہی کہونگا کہ اوس شخص نے جسکے یہاں میں کام کرتا ہوں شئی
دنیا کی جو میری تھیلی کو بالو سے بھر دیا آج تم صبر کرو کل میں اوس سے سمجھونگا اور
کئی دن کے پیسے کھٹے پھر لونگا اس میں آج کا روز ٹل جائیگا کل کو اللہ
کریم ہے یہی منصوبہ کرکے تھیلی بالو سے بھر لی اور گھر میں آئے جو نہیں گھر میں داخل ہوئے
کیا دیکھتے ہیں کہ بی بی بہت خوش بیٹھی ہیں لڑکے بالے کھانا کھا کر آسودہ ہو کر
کھیل رہے ہیں پوچھا کہو بی بی کیا ہے آج تمکو بہت خوش پاتا ہوں کہنے لگیں کہ
تم سچ کہتے تھے کہ وہ شخص جسکے یہاں میں کام کرتا ہوں بڑا سخی اور با مروت ہے
کوئی گھڑی گذری ہوگی کہ اوسنے ایک بوڑھے کے ہاتھ ایک تھیلی بھیجدی ہے بوڑھے نے
دروازے پر آکر دستک دی میں نے پوچھا کون ہے کہا کہ تمہارا شوہر جسکے یہاں کام
کرتا ہے اوسنے اوسکی مزدوری کے پیسے تھیلی میں بند کرکے بھیجے ہیں اسکو لے لو یہ کہکر
تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چلا گیا میں نے جو تھیلی گھر میں لاکر کھولی تو دیکھتی کیا ہوں
کہ اوسمیں چھ سو اشرفیاں بھری ہیں ایک اشرفی خورده کرکے کھانے کا اسباب
بازار سے لائی یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا اور ہزار دل و جان سے
اوس مالک دو جہان اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے
پوچھا سچ کہو یہ کیا ماجرا ہے بزرگ نے تمام حقیقت اپنی تینوں دنوں کی جو

بیان کی اور کہا کہ تمھاری خفگی کے خوف سے مین نے آج ایک حیلہ ٹھہرا کر اوس تھیلی کو
بالو سے بھر رکھا تھا اوس خداوند بے ہمتا نے مجکو سرفراز کیا اپنے خزانہ غیب سے اس
نالائق کو مالدار بنا دیا ایسا خداوند اوسکے سوا اور کون ہے کہ تھوڑی مزدوری مین
بہت سا انعام دیوے بی بی نے اوس تھیلی کو جو کھولا جواہر بیش قیمتی سے بھرا
پایا دو چند خوشی ہوئی شکر گذاری دل و جان سے ادا کی نقل ہے کہ
بنی اسرائیل مین تین بھائی تھے باپ اونکا بہت بوڑھا بڑے بھائی نے
دونون بھائیون سے کہا کہ باپ کی خدمت مین مجھے رہنے دو تم دونون گھر بار سنبھالو
کچھ کھانے کپڑے کو جو ضرور ہو مجکو دیا کرو جب باپ مرجاوے اوسکا ترکہ بھی تمھین
دونون بانٹ لیجیو یہ بات سنکر دونون خوش ہوئے عیش و عشرت کرنے لگے وہ
باپ کی خدمت مین مشغول ہوا بعد چند روز کے اوسکا باپ مرگیا جو مال و اسباب تھا
دونون بھائیون نے بانٹ لیا بڑے نے کہا جسطرح باپ کے جیتے ہماری اور ہمارے
لڑکے بالون کی خبر لیتے تھے لیا کرو اونھون نے نہ سنا ناخوش ہو کر اوسے جواب دیا
یہ بیچارہ بڑی حیرانی مین پڑا رات کو سوتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص
اوسکو کہتا ہے کہ فلانے مقام مین سو دینار سونے کے گڑے ہین نکال لے یہ
خواب و خیال سمجھکر خاطر مین نہ لایا پھر دو رات پیہم اوسنے یہی خواب دیکھا تیسرے
دن صبح کو اوٹھکر وہ جگہ کھودی وہان وہ دولت پائی جورو کے حوالے کیا جورو نے
بازار سے ایک مچھلی منگوائی پیٹ چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی پھر اوسنے خواب دیکھا
کسی نے کہا اے یار یہ دولت دنیا کی تجکو ملی آخرت مین اس سے بہتر اور زیادہ پاویگا یہ
سب عوض اوسکا ہے جو تو نے باپ کی خدمت مین دکھ اوٹھایا اے بھائیو
یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خداوند ہے کہ کسیکی محنت کو برباد نہین کرتا اور جو کوئی
اوسکی خدمت اور عبادت اخلاص سے بجالاتا ہے اور سب طرف سے آس توڑ لے

اوسکی طرف دل سے رجوع ہوتا ہے پل مارنے وہ صاحب اوسکو ہر طرف سے بے نیاز کر دیتا ہے دین ور دنیا کی مرادین اوسکی برلاتا ہے پس اب تمکو لازم ہے کہ اپنی جان و مال سے اوسکی تابعداری مین حاضر رہو سوای اوسکے دوسرون کیطرف دل نہ لگاؤ اوسی کے قبضۂ قدرت مین سبھی ہین مجبور فرش سے عرش تک کل ہین مقہور بھلا جو خود ناچار ہووے دوسرے کی ناچاری مین کیا کام آوے اور جو خود بے بس ہو وہ اوروں کو کیونکر بچاوے گرا ہوا کہین گردن کو اوٹھاتا ہے سوتا ہوا کہین سوتوں کو جگاتا ہے سوچ کر دھیان لگاؤ شرک چھوڑو بدعت سے باز آؤ نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جب وہ مر گیا بیٹوں نے باپ کی ترکے کو آپسمین بانٹ لیا ایک حویلی رہ گئی اوسمین جھگڑا ہوا اوس حویلی سے آواز آئی اس مکان کیواسطے بیفائدہ قضیہ کرنے ہوتا خوشی درمیان مین لاؤ میرا احوال پہلے سن لو پھر جانیو سو سمجھو آگے مین ایک آدمی تھا تین سو برس کی میری عمر ہوئی بعد مرنے کے تین سو برس قبر مین رہا پھر ایک شخص نے میری مٹی سے اینٹین تیار کرکے حویلی بنائی سو تین سو برس گذرے کہ مین اس حویلی کی دیوار مین لگا ہون اب تک بھی اوسی جان کندنی کی سختی مین پڑا ہون گور کے عذاب سے مخلصی نہین ہوئی یہان کی مصیبت اور بیقراری نہین گئی اب اس احوال کو سمجھو دیکھو اور گوش دل سے سنو اگر کچھ بھی خوف الٰہی رکھتے ہو تو اس جھگڑے سے باز آؤ وہ کام کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان ہو گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو یہ آواز سنتے ہی اونکے ہوش گئے قضیہ بھولے دل اور جان سے اللہ تعالے کی تابعداری مین لگے اہل معرفت کہتے ہین کہ عوام کے بت تین ہین محبت پیٹ کی خواہشونکی محبت فرج کی خواہشونکی محبت زن و فرزند کی اور خواص کے بھی بت تین ہین یا لکی محبت جان کی محبت ظاہری آرایش کی محبت ساتوان بت جو سبکا سردار ہے نفس کافر ہے کہ النفس هي الصنم الاکبر اسیواسطے فرمایا ہے کہ جہاد کرنا نفس کافر سے

جہاد اکبر ہی حضرت علی مرتضی علی علیہ السلام سی یہ قول مشہور ہے رجعنا من جہاد الاصغر
الی الجہاد الاکبر کافر ظاہر تو تلوار مار سکتے ہین نفس کافر کہ چھپا دشمن ہے اوسکا مارنا
بہت دشوار جانتے ہین بے توفیق ایزدی مارا نہین جاتا اس کلام سے معلوم ہوا کہ
کافر ظاہر پرست ہین اور ہم باطن مین اونکا بت ظاہر ہی ہمارا چھپا تو اب ہم کبھی لائق بت
بتخانہ اور زنار کیتہ قابل ہین جبہ و دستار کے مردود ہے کہ ان بتونکو چھوڑے
اور اس زنار کو اور بتخانے کو توڑے تب مسلمانی کے دعوے مین پورا ہووے
اور محبت کی راہ پر استقامت پاوے الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو اپنی فرمانبرداری
کی توفیق دے اور برے کامون سے بچا کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے
نجات پاوین شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاوین آمین یارب العالمین
حرمت سے نبی صاحب اور اونکی آل اور اصحاب کی اجمعین

## تیئیسوان باب بوشحمہ کے احوال کے بیان مین

کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جسکا نام عبداللہ عرف بوشحمہ
نہایت خوبصورت اور نیک سیرت بڑے خوش آواز اور اپنی ہمجولیون مین ممتاز
قرآن شریف کو اس قرأت سے پڑھتے تھے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اصحابونکو جب قرآن مجید کے سننے کا شوق ہوتا تو اونسے سنتے نہایت محظوظ
رہتے اتفاقاً وہ بیمار ہوئے حضرت عمر نے اونکی شفا کے واسطے شافی حقیقی
کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اس دکھ سے مخلصی پاوے تو ایک مہینے کے روزے
اللہ تعالی کیواسطے رکھون حق سبحانہ تعالی نے اپنا فضل کیا اوس بیماری سے شفا دی
حضرت عمر نے نذر ادا کی جب صحیح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر تشریف لیگئے شہر مین خبر دی کہ جسکو قرآن شریف

کے سننے کا شوق ہووی آوے بہت سی آدمی جمع ہوئے ابو شحمہ نے تلاوت شروع کی
ہر طرف سے شاباش و مرحبا کی آواز آئی اونکی قرأت نے لوگون کے دلمین اثر کیا
کہ اللہ تعالے کا خوف دلون پر چھا گیا آنکھون سے آنسو نکل پڑے اپنے گناہون کو
ڈر سے رونے لگے بعد فراغت کے اصحابون سے رخصت ہو کر گھر کیطرف سے چلے
راہ مین ایک یہود سے ملاقات ہوئی جو بڑا طبیب مشہور تھا کہنے لگا ای ابو شحمہ تم ابہی
بیماری سے اوٹھے ہو رنگ زرد ہو رہا ہی آج حضرت صلعم کے روضہ پر تمنے قرآن شریف
پڑھا لوگون کو اپنی قرأت سے خوب رولایا اگر اسیطرح محنت کیا کروگے تو پھر اولٹی
بیمار پڑوگے تمہارے حق مین ایک صلاح مین نے ٹھہرائی ہی اگر سنو تو کام آوی ابو شحمہ
نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو اوسنے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے شراب کے
پیو بیماری کی افسردگی جاوے طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن مین قوت
مزاج مین فرحت آوی پھر یہ بیماری کبھی عود نکری رنگ روپ بڑھ جاوی ابو شحمہ یہ سنکر
کہنے لگے نعوذ باللہ منہا مین حضرت عمر کا بیٹا ہون اللہ تعالی کی نافرمانی کیونکر کرون
اگر یہ حال تیرے بہکانے کا اپنے باپ سے کہدون تو اسیوقت تجھپر آفت آوے
کہ جان بچنی مشکل پڑے تب اوسنے بہت عاجزی اور انکساری سے کہا اور یون
سمجھانے لگا کہ مین تمہارے بھلے کو کہتا ہون دوستی کی راہ سے یہ دوا بتلاتا ہون
طبیب ہون جو تمہارے حق مین بہتر ہو اور تمکو فائدہ کرے وہی کہتا ہون اگر نشہ کا
خیال ہے تو ایک دوا ایسی اوسمین ملاونگا جسمین مطلق نشا نہو فائدہ ملی غرض اسیطرح
کی باتون سے پھسلایا او شیطان نے بھی دل مین وسواس ڈالا اور اونکی دل مین رغبت
ہوئی اوسکے ساتھ اوسکے گھر گئے اوسنے کئی پیالے شراب کے پلائے جب نشا چڑھا
گھر سے باہر کر دیا شیطان آدمی کیصورت پکڑ کر گمراہ کرنیکو حاضر ہوا ابو شحمہ سے
کہا ایسی حالت مین گھر جانا مناسب نہین چلو میدان کی طرف سیر کر دیکھیں

نشا اوترے تب جا پہونچی شحار کا ایک باغ مشہور تہا اونکو وہان لیگیا اوس
باغ مین ایک خوبصورت عورت سوتی تہی ابوشحمہ کو مستی کی حالت مین شہوت کا
جوش آیا لپٹ کر بوسہ لیا عورتکی جو آنکہین کہلین مکان خلوت کا اور جوان حسین پاکر
چپکی ہو رہی ابوشحمہ نے اوس سے فعل بد کیا شیطان نہایت خوش ہوا بعد اسکے
جب ابوشحمہ کو ہوش آیا نشہ جاتا رہا اپنی اس نالائق حرکت پر بہت سے نادم
ہوئے توبہ استغفار کرنے لگے عورت سے کہا اے عورت شیطان کی وسوسہ سے
یہ حرکت بد مجہہ سے ہوئی لیکن تجہہ سے بڑا امید رکہتا ہون کہ اس باتکو کسی سے نکہے
مجہے ذلیل اور رسوا نکیجے بہت منت و معذرت کرکے گہر گئے رات بہر نیند نہ آئی
نالہ و زاری مین کاٹی خدا کی جناب مین توبہ و استغفار کرتے رہے اپنی اس حرکت پر
خجالت اوٹہاتے رہے ایسا اتفاق ہوا کہ اوس عورتکو حمل رہ گیا بعد مدت کے
لڑکا جنی اپنے بیگانے کے طعنے تشنیع سے ڈری فکرمند ہوئی کہ اب کیا کرون کہ لڑکا
چہپاؤن آخر یہ سوجہی کہ جسکا نطفہ ہے اوسکے باپ پاس ظاہر کردون جسوقت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ مسجد مین بیٹہے وعظ کر رہے تہے وہ عورت لڑکے کو گود مین لیے ہوئے
آئی اور کہنے لگی اے خلیفہ برحق یہ لڑکا تمہارے بیٹے کا نطفہ ہے حضرت نے پوچہا
حرام سے یا حلال سے اوسنے کہا حرام سے اور میری اس بات مین کچہہ تقصیر نہین ہے
کلام سنتے ہی حضرت عمر کے چہرے کا رنگ اوڑ گیا پوچہا اے عورت تو اس بات پر قسم
کر سکتی ہے اوسنے کہا البتہ سچ بات مین کیا ڈر ہے اوسیدم حضرت عمر اوٹہکر گہری
گہر مین گئے ابوشحمہ کہانا کہاتے تہے باپ کو غصے مین دیکہکر کانپ اوٹہے کہا ای بابا
خیر تو ہے اسقدر غضبناک چہرہ آپکا کیون بنا ہے حضرت نے فرمایا جلد کہا لو تمکو ایک
سفر لگنے والا پیش ہے پوچہا کیا سبب فرمایا تو فلانی تاریخ جناب رسالتمآب کے
روضہ مبارک مین قرآن شریف کی تلاوت کرکے کدہر گیا تہا سچ بیان کر اونہون نے کہا کہ

جب مین قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کیطرف روانہ ہوا راہ مین
فلانے یہودی سے ملاقات ہوئی بہکا کر اپنے گھر لے گیا پہلا کر اوسنے شراب پلائی
اوسی بیہوشی کی حالت سے ایک باغ مین پہونچا وہان ایک عورت سوتی تھی شیطان
اور نفس کے زور دلانے سے فعل بد اوسکے ساتھ مجھسے صادر ہوا پھر توبہ اور
استغفار کرکے گھر مین آیا اوسی ندامت اور خجالت مین ڈوبا رہتا ہون اور مین
خدا تعالیٰ سے معافی اور مغفرت چاہتا ہون رات دن آہ وزاری کرتا ہون حضرت عمر رض
نے بائین ہاتھ سے اوسکے بال پکڑ لیے اور خونی کیطرح گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر لائے فرمایا تونے تابعداری
نفس اور شیطان کی اختیار کی اوس پاک پروردگار کی حکومت اور جبروت کی حقیقت
دل سے بھلا دی اس مقدمے مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بیگانی عورت سے
حرام کام کرے وہ سو دُرّے کھاوے قوله تعالیٰ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ابوشحمہ نے کہا اے باپ مین اللہ تعالیٰ
کے حکم کے تابع ہون جو چاہو سو کرو مگر لوگون کے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ کیجیے
فرمایا اے بیٹے تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کیا قیامت کی رسوائی سے کچھ نہ ڈرا
آج یہانکی رسوائی سے کیون ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ یون فرماتا ہے سزا چاہیے
زانیون کو مسلمانون کے سامنے ابوشحمہ چپ ہو رہے حضرت عمر اونکو مسجد کے دروازے پہ
لائے شہر مین غل پڑا سب لوگ اس ماجرے کو سنکر آئے ہر ایک کو اوسکے ساتھ محبت دلی
تھی روتے ہوئے وہان حاضر ہوئے حضرت عمر رض کی خدمت مین منت عرض کرنے لگے
ابھی تھوڑے دن ہوئے ہو حضرت رسالت مآب کی جدائی سے ہمارے دلون پر
صدمہ گذر چکا ہے اوس غم سے نجات نہین پائی اسکا غم تازہ کیونکر برداشت کرینگے
بہتر یہ ہے کہ ابوشحمہ کیواسطے جو سزائے شرعی مقرر ہوئی ہم سب کو تھوڑا تھوڑا دیجیے اور
اونکو اس مصیبت سے رہائی بخشیے حضرت عمر رض نے جواب دیا کہ اگر ایک کے بدلے دوسری پر

سزا اپنی مقرر ہوتی تو البتہ میں مانتا بلکہ آپ میں اس مصیبت کو اختیار کرتا ہوں یہ بات
خلاف شرع میں کیونکر کروں اللہ اور رسول کے حکم کو کسی طرح سے پھراؤں ہر چند لوگوں
نے بہت کچھ کہا اور سمجھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نہ سنی کسیکی تھا ابو شحمہ کا بدن ایسا نازک
تھا جیسے گلاب کا پھول افلح نام جلاد کو حکم کیا کہ کپڑے انکے بدن سے اوتار کر ننگا کر کے
کوڑے مارے جلاد نے رو کر عرض کیا ایسے نازک بدن پر کیونکر کوڑے ماروں
فرمایا کہ اللہ اور رسول کے حکم بجا لانے میں کسی پر رحم کرنا مناسب نہیں اپنا ہو
یا بیگانہ تو حکم بجا لا ایسے پرست رحم کر افلح نے ناچار ہو کر کوڑے مارنے شروع کیے
ابو شحمہ تاب نہ لا سکے کئی کوڑے لگتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے لوگوں نے یہ حال
دیکھکر نالہ اور فریاد مچایا اونکی سیرت اور صورت پر بہت غم کیا یا ہاتف غیب سے
آواز دی احسنت احسنت یا عمر کیسے اچھا کیا تو نے اے عمر وہاں سے پھر کر گھر میں آکر
اپنی استقامت پر دوگانہ شکر ادا کیا کتنے دن بعد جب ابو شحمہ مر گئے حضرت عمر نے
خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں داخل ہوئے ہیں وہاں کے زیب و زینت کے
اسباب سے آراستہ ہو کر بادشاہوں کیطرح تخت پر بیٹھے ہیں جواہر کا تاج سر پر
ہے اور بہت حوریں خدمت کو کھڑی ہیں تمام نعمتیں بہشت کی اونکے پاس دھری ہیں باپ کو
دیکھکر سلام علیک کیا اور کہا کہ اللہ تعالے کی رحمت تمپر ہو جو کہ مجھے قیامت
کی رسوائی اور وہاں کے عذاب سے آپ نے بچایا تھا اب میرا یہ مرتبہ ہوا کہ جناب
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتیں ہمیشہ با آرام تمام رہتا ہوں کسیطرح کا
غم نہیں بڑی خوشی اور نہایت چین سے گذران کرتا ہوں اب میری طرف سے ماں کی
خدمت میں بہت بہت سلام کہدینا اور میری راحت اور مغفرت کے احوال سے
اونکو آگاہ کر دینا اے بھائیو سمجھو ہوشیار ہو جاؤ کہتا ہوں کے گنہگاری کی فکر ابھی
جلد کر لو وہاں کی تکلیف برداشت کرو وہاں کے عذاب سے بچو دنیا میں برائی اور

بدی کی تدبیر ہوسکے گی آخرت میں سوا ہی سزا اور رسوائی کے تم سے کچھ نہ بن پڑیگی یہاں کی
پچاس برس کی مصیبت وہاں کے پہر بھر کی تکلیف سی نسبت نہیں رکھتی یہ تو کسی صورت
سے گذر جاتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے بلکہ بڑھتی جاتی ہے اے بھائیو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی عدالت کا بیان تمنے سنا دلمین سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمر رضی اللہ ایسے
عادل تھے کہ دین کے مقدمہ میں کسی کی خاطر ہرگز نہ کرتے تھے یہانتک کہ اپنے
محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی حد شرعی اوپر جاری کی پھر جو کوئی خلاف شرع
کچھ کام کرے لازم ہے اوسکو کہ دنیا ہی میں اپنے تئیں اس گناہ سی پاک کرے جسطرح
ہوسکے پہلے دعویدار کو راضی کرے نہو سکے تو توبہ استغفار کرکے جان بچاوے خواہ
حد شرعی اپنے اوپر جاری کرواوے کہ آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچے
اور وہاں کی شرمندگی اور عذاب سے نجات پاوے اور جسکو عدالت کا مرتبہ حاصل ہو
چاہیے کہ وہ حکم شرعی کے جاری کرنے میں کسیکی سعی سفارش نمانے اور قرابت
اپنے بیگانے کو ایک نظر سے دیکھے تب حضرت عمر رض کی نیابت کا درجہ پاوے یا اللہ
ہمکو اور سب مومنونکو بدیا تونسے دور رکھیو اور نیک کاموں کی توفیق دیجیو بفضلہ وکرمہ

## چوبیسواں باب ماتم اور نوحہ کی برائی کے بیان میں

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے وَالنِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ
مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ
ترجمہ اور نوحہ کرنا یعنے بین کرکے رونا مردے پر کفر کی رسموں سے ہے
اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنے والی اپنے مرنیکے پہلے توبہ نکرے اوٹھائی جائیگی قیامت
کے دن پہنے ہوئے ازار قطران کی اور پیراہن خارش کا یعنے اوسکے بدن میں کھجلی

پیدا ہوگی پھر ملا جاوے گا اوسپر قطران وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہی جس سے چراغ
جلاتے ہین اسواسطے کہ اوس سے سوزش اور جلن بدن مین زیادہ ہووے اور جسطرح
دنیا مین وہ اپنے منہ کو پیٹتی اور نوچتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی وہان بھی ایسی ہی
مصیبت مین گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا پاوے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ
وَالْمُسْتَمِعَۃَ ترجمہ لعنت کی رسول اللہ صلعم نے بین کرنیوالی اور سننے والی پر
یعنے جو نوحہ کرے اور جو اوسکو خوشی سے سنے اور اوسپر راضی ہو اور اکثر یہ فعل عورتون سے
صادر ہوتا ہی اسواسطے اونکو فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جس میت کے گھر مین
بین کرنیوالی عورت ہو اوسکے یہان موت کے دن کھانا بھیجنا درست نہین جسنے
کھانا دیا گویا اوسنے برے کام مین مدد کی مگر بغیر بین کے غم کرنا اور آنسو بہانا جائز
ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت مرنیکے بعد ماتم کرنیوالون یعنے چھاتی منہ
پیٹنے والون اور کپڑے پھاڑنے والون اور بال کھولنے اور نوچنے والون سے پوچھتے ہین
اسقدر غضب اور غصہ تمھارا کس کے اوپر ہے اگر اللہ تعالی کی قضا اور حکم سے ناراض ہو
تو کافر ہوئے اگر مجھپر خفا ہو تو بیجا ہے کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون
اور اوسکی ملک پر تصرف کرتا ہون جب تک دنیا قائم ہے یہی حال رہیگا کسی کا
رونا پیٹنا غم کرنا کام نہ آویگا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ ترجمہ نہین ہے ہم سے یعنے ہمارے
طریقے سے خارج ہے جسنے پیٹا رخسارونکو اور پھاڑا گریبانونکو اور پکارا یعنی نوحہ کیا
کفر کی رسم پر اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب خبر پہونچی پیغمبر خدا صلعم
کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہاد مین

شہید ہونے کی حضرت مسجد مین غمزدہ ہو کر بیٹھے ہین دیکھتی تھی دروازون کی درار سے ایک شخص آیا اوسنے حضرت صلعم سے عرض کی کہ عورتین جعفر کی چلا کر روتی ہین فرمایا اوسکو حضرت نے کہ منع کرے وہ شخص گیا اور پھر آیا کہ وے عورتین کہا نہین مانتین حضرت نے پھر فرمایا کہ جا اور باز رکھ اونکو ایسی بیجا حرکت سے وہ جا کر پھر آیا اور عرض کیا کہ وے نہین سنتین اور میری بات کو خیال مین نہین لاتین فرمایا حضرت نے کہ جا اور ڈال دے اونکے منھون مین خاک ان حدیثون سے یون معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے مین یا کسی کے مرنے مین نوحہ کرنا اور سر منہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے اور جو جو رسم کفار کی ہین اونکو عمل مین لانے مناسب نہین ان سب کامون سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور بزرگون نے لکھا ہے کہ کھانا بھیجنا میت کے گھر خویش واقربا اور ہمسائے کو پہلے دن مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اگر وہان بین کرنے والی عورت نہو پھر دوسرے دن مکروہ ہی اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا اور دوسرونکو مکروہ ہی پس مصیبت پڑنے مین مسلمانونکو چاہیی کہ صبر اختیار کرین ہرگز کوئی کلام گلے شکوے کا زبان سے نہ نکالین وہ مصیبت اور غم کسی کا ہو نبی یا ولی اپنی بیگانے کا اور ان رسمون مین ہندوستان کی عوام عورتین خصوصاً بہت دلیر اور بے پروا ہوتی ہین مصیبت کیوقت ایسے کلام منہ سے نکالتی ہین اور ایسی حرکتین عمل مین لاتی ہین جنسے کافر ہو جاتی ہین اے بھائیو خبردار رہو ہرگز ایسی باتین منہ سے نہ نکالو اور ایسے کام نہ کرو کہ جنسے اللہ تعالے کے نزدیک مردود ہو اور سوائے اس بات کی کسیطرحکا فائدہ دین کا یا دنیا کا اس عمل مین حاصل نہین بلکہ مردہ بھی عذاب مین تمہارے شریک ہو جاتا ہی الٰہی ہمکو اور سب مسلمانونکو ایسے برے کامون سے جو خلاف شرع ہین دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر وسکونت عطا فرمائیو آمین بحرمت محمد مصطفے و آلہ و اصحابہ صلوۃ اللہ علیہم اجمعین

## پچیسواں باب اون الفاظ کے بیان میں کہ جنکے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت کی گئی ہے ابوذر سے کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا نبی صلعم نے نہیں گالی دیتا ہے کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہکے اور نہیں گالی دیتا ہے کسی کو کافر کہکے مگر رجوع کرتی ہے گالی دینے والے پر جبکہ نہو صاحب اسکا قابل اسکے نکالا اوسکو بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ اور روایت کی گئی ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہے بھائی کو اپنے جو مسلمان ہو لیکے کافر پس منقرر رجوع کریگا یہ کلمہ ایک پر اون دونون سے نکالا اوسکو بخاری و مسلم نے اگر کوئی مسلم کسی مسلم کو کافر کہے اور وہ حقیقت میں کافر نہیں ہے یا ملعون کہے اور وہ اوسکے لائق نہیں تو وہ خود کافر اور ملعون ہوتا ہے اور جسنے اعتقاد کی رو سے حرام کو حلال جانا یا حلال کو حرام تو وہ کافر ہے اور جو شخص گناہ کا کام کرتا ہے اور اوسکو کسی نے ڈرایا اوسنے کہا کہ ہم نہیں ڈرتے ہیں سو وہ کافر ہوگا اگر کوئی کسیکو کہے کہ اگر تو خدا ہووے تو بھی حق اپنا تجھسے لونگا تو وہ کافر ہو جائیگا ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ خدا کو تو نے ایسا اختیار میں کر رکھا ہے کہ جو تو کہتا ہے سو وہ کرتا ہے تو وہ شخص کافر ہوگا اگر کہے کوئی کسیکو کہ خدا تمپر ظلم کرتا ہے یا کہے کہ کوئی مکان خدا سے خالی نہیں اور خداتعالی اوپر کھڑا ہے یا بیٹھا ہے تو وہ کافر ہو جائیگا اور اگر کوئی کہے کہ ہم پاک ہیں ثواب اور عذاب سے تو وہ کافر ہے ایک شخص نے نکاح کیا اور اوس مقام میں

کوئی گواہ حاضر نہیں تھے تب کہا اوسنے خدا اور رسول کو گواہ کیا یا فرشتے کو تو وہ کافر
ہوگا جب بیان کریگا اللہ کی شان پر ایسی چیز کو کہ جو اوسکی شان کے
لائق نہیں یا گھٹا کرے اللہ تعالے کے کسی اسما اور صفات پر یا اوسکے احکام پر
یا اللہ کی کسی وعدہ اور وعید کا انکار کرے یا شریک ٹھہرائے اللہ کا کسیکو یا مقرر
کرے اللہ کیواسطے کسیکو لڑکا یا جورو یا نسبت کرے اللہ کو نادانی یا عاجزی یا
نقصان کیطرف تو ان صورتوں میں آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اگر
مجھے حکم کرے اللہ اس کام پر تو نہ کروں تو بیشک کافر ہوجاوے اگر کسیکو کہے کہ خدا
تیری جان کے ساتھ نہیں آتا ہے میں کیونکر تیرا اون کافر ہوگا اگر کہے کوئی اپنی جورو
سے کہ تو پیاری زیادہ ہے میرے پاس اللہ سے وہ کافر ہے اور اگر کوئی کہے کہ
میرا لیکھا اوپر اللہ ہے اور نیچے تم ہو تو وہ کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ میں یکتا
ہوں اللہ کو بہشت میں تو یہ کفر کا لفظ ہے اور اگر کہے کہ اگر اللہ قیامت کے روز
حق کے ساتھ حکم کرے تو میں حق سمجھے سے اون کا تو یہ کفر کا لفظ ہے اور اگر کوئی کہے کہ
اے پروردگار مجھپر رحمت کرنے سے قصور مت کر تو یہ لفظ کفر کا ہے جسوقت ظلم کرے
کوئی ظالم کسی پر اور وہ کہے کہ اے پروردگار ظالم اس ظالم سے مجھپر مت روا رکھ اگر
تو روا رکھیگا ہے تو میں روا نہیں رکھتا ہوں کافر ہوگا اور کسی شخص نے کہا کہ اے
خدا روزی دے مجھکو یا دولت یا سوداگری یا بیماری کر یا مجھپر ظلم مت کر لکھا ابونصر الدین نے کہ
اس صورت میں کافر ہوگا اگر کسیکو کہے کہ جھوٹ مت بولو تب وہ کہے کہ جھوٹ
کسواسطے ہے اسلیے کہ لوگ اوسکو کہیں تو کافر ہوگا اگر کہا جاوے کسی کو طلب کر
رضامندی خدا کی وہ کہے مجھے نہیں چاہیے یا کہے خدا مجھے بہشت میں داخل کرے تو میں
عبادت کروں یا کہا جاوے کسیکو مت نافرمانی کر اللہ کی اگر کریگا تو بیشک اللہ تعالی تجھکو
جہنم میں داخل کریگا تب اوسنے کہا میں جہنم سے اندیشہ نہیں کرتا ہوں یا کہا جاوے اوسکو

اوسکو بہت مت کھا پھر بیشک اللہ نہین دوست رکھیگا تجھکو پس کہا اوسنے مین زیادہ کھاتا ہون
خواہ اللہ دوست رکھے خواہ دشمن پس ان سب صورتون مین کافر ہوگا اگر اسی طرح پر کسی کو کہا جاوے
کہ بہت مت کھا تو یا بہت مت ہنسو یا بہت مت سو پس کہا اوسنے اتنا کھاؤنگا اور اتنا سوؤنگا
اور اتنا ہنسونگا کہ جتنا مین چاہون پس کافر ہوگا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ گناہ مت کرو
کیونکہ عذاب خدا کا بہت ہی ہے تب اوسنے کہا کہ عذاب خدا کا مین ایک ہاتھ سے اوٹھا لونگا کافر ہوگا
اور اگر کوئی کہے کہ اے ابلیس کام میرا انجام کردے تو جو کچھ کہیگا مین کرونگا ماں باپ کو دکھ
دونگا اور جو تو نہین کہیگا نکرونگا پس کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر چاہے اللہ یہ کام مین تو
کرونگا اوسنے کہا مین بے چاہے اللہ کے کرونگا تو کافر ہوگا اگر دیکھا کسی نے کسی شخص کو
کہ گناہ کرتا ہے اور کہا اوسکو کہ کیا تو نہین ڈرتا اللہ سے اوسنے کہا نہین تو وہ کافر ہوگا
اور اگر کہے کوئی کہ جبتک مین بہت برا رہتا ہون خدا بھی ہماری ساتھ بہت برا رہتا ہے اور
جبتک مین نیک ہوتا ہون خدا بھی ہماری ساتھ بہت نیک ہوتا ہے پس وہ کافر ہوگا اگر کوئی
کہے خدا تعالی نے میری حق مین سب نیکی کی ہے بدی مجھسے ہی ہے پس کافر ہوگا اگر کوئی کسیکو کہے
اپنی جورو کے ساتھ تو بر نہ آیا اوسنے کہا کہ خدا عورتونکے ساتھ بر نہین آتا ہے پھر کیونکر
بر آؤنگا تو کافر ہوگا اگر کوئی شخص اپنی جورو سے کہے کہ تجھے خاطرداری ہمسایہ کی چاہیے وہ کہے
کہ نہین پھر کہے تجھپر حق شوہر کا ثابت ہے وہ کہے نہین پھر کہے کہ تجھپر حق خدا کا نہین وہ کہے
نہین تو وہ عورت کافر ہوگی اور جب انکار کرے کوئی قرآن شریف کی آیت کا یا ہنسے کسی
آیت پر یا عیب کرے پس ان صورتون مین کافر ہو جائیگا اور جب پڑھے کوئی قرآن کو دف
اور بانسلی بجا کے کافر ہوگا اگر کوئی شخص قرآن پڑھے اور دوسرا شخص سنکر کہے کیا آواز
طوفان ہی ہے پس تو یہ کفر ہے اور اگر کوئی شخص قدح بھر کر کوئی پینے کی چیز لاوے اور اوسکو
دیکھکر کوئی کہے گا کَاْسًا دِهَاقًا یا کہے فَكَانَتْ سَرَابًا بطور خوش طبعی کے یا کہے تو لنے اور وزن
کرنیکے وقت اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ بطریق مزاح کے یا کہے جس مجمع مین ایک

ایک جگہ جمع ہون جَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا یا کہے وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا تو ان صورتون مین کافر ہوگا خلاصہ اوسکا یہ ہے جو مقام ایسا ہو کہ وہان کلام اللہ پڑھنا ضرور نہین اوس مقام مین اگر کوئی آیت کلام اللہ کی بطور مزاح و کلام الناس کے پڑھے تو کافر ہوجاویگا اسلیے کہ اوسمین ایک نوع کی حقارت پائی جاتی ہے اور جو الفاظ اور کلمات کہ جنکے بولنے سے آدمی مرتد اور کافر ہوجاتا ہے اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اون الفاظ کے سبب سے جورو بھی اون لوگون کی مطلقہ ہوجاتی ہے یعنی نکاح اوسکا چھوٹ جاتا ہے پھر اوسکے اگر اوسکے ساتھ بغیر دوبارہ نکاح کے صحبت کریگا تو زنا ہوگا پس مسلمانون کو چاہیے کہ ایسی ایسی باتون سے جنکے سبب سے ایمان اونکا اور جورو مطلقہ ہوجاوے بہت پرہیز کرے بلکہ ہرگز اوس بات کے پاس نجاوے اور ایسے الفاظ اکثر بہت سے ہین اس مقام مین تھوڑے سے کلمات کہ جنکو عوام الناس بسبب جہالت کے اکثر بولتے ہین لکھدیا کہ معلوم کرین اور ایسے کلمات بولنے سے بچین یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق ایمان کی دے اور کلمات کفر اور فاسقہ سے بچا رکھیو آمین

رب العالمین بحرمت سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین

## خاتمہ بیچ بیان دو فصلون کے پہلی فصل توبہ کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ جسطرح اور بیماری کا علاج مقرر ہے اوسیطرح گناہ کی بیماری کا علاج توبہ ہے جس طرح بدن اور بیماری سے ناقص ہوتا ہے اوسیطرح ایمان گناہونکی بیماری سے ضعیف و ناقص ہوتا ہے مومن کو چاہیے کہ جب یہ بیماری لگ جاوے فی الفور اوسکو توبہ سے کھووے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے چوتھے سپارے مین إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ ط ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ توبہ کا قبول کرنا اللہ پر ہے واسطے اونکے جو کرتے ہین برائی نادانی سے پھر توبہ کرتے ہین تھوڑی دیر مین یعنی اللہ تعالیٰ اپنے

وعدہ کے موافق مسلمانونکے بُرے عمل سے جو نادانی سے کرتی ہین اور پھر معافی چاہتے ہین قبل
موت کے تو معاف فرماتا ہے اوراونکے گناہون سے درگذر تا ہے پس مومن کو چاہیے
کہ ہر دم کو اپنے دم واپسین سمجھکر جلد یہ کام کرے ہرگز دیری نہ لگاوے اور غافل نہو
اور جو مسلمان ہے وہ بُرا کام نادانی ہی سے کرتا ہے یعنے نفس اور شیطان کے
وسواس سے نہ شک اور نہ انکار اور عداوت سے جیسا منافق اور کفار کرتے ہین
توبہ حقیقی سچی اونکے بُرے عمل کو جبہی وہ دل سے رجوع لایا نادم ہوا فورا
اگر ہزارون طرحکی اوسنے بُرائی کی ہو معاف فرماتا ہے کیونکہ اوس دریا بے پایان اخلاص تو
گڑگڑانا اور پچھلے بُرے کامون پر افسوس کرنا اور برے کامون سے باز آنا خداوند کے
نزدیک بہت پسند ہے اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونیکی واسطے علیحدہ علیحدہ طریقہ
مقرر کیا ہے مثلاً اگر کوئی جھوٹی قسم کھاوے تو اوسکو چاہیے کہ کفارہ قسم کا موافق
حکم شرع کے بجالاوے اگر اوسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا صدقہ دیوے تو
قسم کا کفارہ ادا نہوگا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی برا ہے اسکو سہل سمجھا کرتا ہے کیونکہ
صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہوتا ہے سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہے وہ خوب جانتا ہے
کہ جو گناہ کرنے یا دیکھنے یا سننے یا خیال کرنے کا اس سے صادر ہوتا ہے اوسمین
اوسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن سے اور اوسکے قہر کے مکان
سے نزدیکی کا سبب ٹھہرتا ہے اور دشمن اوسکا شیطان ہے اور قہر اوسکا
دوزخ اور واسطہ دوری کا ہوتا ہے اوسکے دوستونسے اور اوسکی
رضامندی کے مکان سے دوست اوسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رضامندی
کا مکان بہشت اور جانو کہ توبہ کہتے ہین اوسکو کہ باز آوے آیندہ کے گناہون سے اور
اونسے چھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کھینچے گذرے گناہون پر اور علامت اوسکی
ہمیشہ غم اور اندوہ مین کاٹنا اور اپنے احوال پر گریہ وزاری کرتے رہنا اسے جیسا کہ

اگر تمھارا لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تم سے کہے کہ یہ بیماری بہت سخت ہے اندیشہ ہلاک ہونے کا ہے تو کس قدر تمھاری جان مین بیقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و خورش تمکو حرام ہو جاوے گی پھر معلوم ہے کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہے فرزند سے اور اللہ اور رسول زیادہ سچے ہین طبیب کافر سے اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہے فرزند کی موت سے اور اللہ تعالے کا غضب نافرمانی کے سبب زیادہ ہے بہ نسبت ڈر کے بیماری کے باعث سو ان باتون کو جو لحاظ نکرے اور گناہون سے باز نہ آوے تو یقین جانو کہ اوسکا ایمان نے گناہ کی بیماری سے نجات نہین پائی جتنا گناہون کی آگ بڑھے گی اوتنا ہی اثر اوسکا ایمان کے جلانے مین زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم ہے ایک حق اللہ تعالی کا جیسا نماز نہ پڑھنی زکوۃ ادا نکرنی وہ معاف ہوتا ہے اس طریق سے جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عباد ہے جیسا کسیکا مال چوری سے لینا یا غصب سے لینا غصب کہتے ہین ظاہر مین لینا بغیر حق کے یا کسی پر ظلم کرنا دکھ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہون سے بدون ادا کیے اس مال کے یا بدلا دیے یا بغیر راضی کیے مدعی کے خلاصی نہین طریق توبہ کا کیمیای سعادت مین یون لکھا ہے کہ اوسمین آٹھ کام کرنا چاہیے چار دل سے علاقہ رکھتا ہے توبہ کرنا دل کی مضبوطی سے آیندہ کو ہرگز اوس کام کا قصد نکرنا اوسکے ازبس سے ڈرتے رہنا اللہ تعالے کی جناب سے معافی کی امید رکھنی چار کام جسم سے علاقہ رکھتا ہے پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز متوجہ ہو کر ادا کرنی پھر ستر مرتبہ استغفار کرنی پھر سو مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھنی اور اپنے مقدور کے موافق کچھ صدقہ دینا اور ایک روزہ رکھنا اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ گناہون پر ہٹ رکھنی اور توبہ نکرنے سے کئی سبب ہین پہلا یہ سبب ہے کہ لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے یا اوسکی حقیقت مین شک رکھتے ہین دوسرا سبب شہوت اونپر ایسی غالب ہے کہ

اوسکو چھوڑ نہین سکتے اور اوسکی لذت مین ایسے مصروف ہو رہے ہین کہ عاقبت کا
ڈر دل سے جاتا رہا اکثر آدمی اسی شہوت کے پھندے مین پڑے ہین اور شہوت کے
معنے خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح پر ہوتی ہے پیٹ کی فرج کی دولت کی مکان کی
لباس کی تیسرا سبب آخرت کے معاملہ کو وعدہ پر اور دنیا کی لذت کو نقد سر دست
سمجھتے ہین اور آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی ہے چوتھا سبب جو مومن ہے قصد
توبہ کا رکھتا ہے مگر توقف مین پڑا ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہ کام کر لون تو
کل توبہ ضرور کرون گا پانچوان سبب سمجھتا ہے واجب نہین کہ گناہ جہنم مین
پہونچا وے شاید معاف ہو جاوے سو لوگ بعضی ایک سبب کے باعث بعضے
زیادہ سببون سے توبہ نہین کرتے عاقبت کو اپنی نہین سنوارتے اب یہان سے
حدیثین جو اس باب کی ہین شروع ہوئین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
ترجمہ اے آدمیو توبہ کرو رجوع لاؤ اللہ کیطرف تحقیق مین توبہ کرتا ہون اللہ
کیطرف ہر روز سو بار بعضے علمانے کہا ہے کہ حضرت کا توبہ کرنا امت کی غم اور اندوہ
سے تھا کیونکہ اونکے اول اور آخر کے حال سے خبردار تھے اونکے حق مین استغفار اور آمرزش
گناہ ہونکی چاہتے تھے بعضے کہتے ہین کہ حضرت کا مشغول ہونا امت کی صلاحیت کے
کاروبار مین جیسا نصیحت اور وعظ اور تعلیم احکام شرع اور اپنے کھانے پینے اور سونے
متعلقونکی ساتھ مصروف رہنا اور اعدائے دین سے لڑائی کی بندوبست کرنے مین جسقدر اوقات
آپ کی صرف ہوتی تھی تو اون کاموں کو اس مقام اعلے سے جو اللہ تعالے کے ساتھ
تفرد ہوتا تھا اور قلب اونکا ماسوی اللہ سے خالی ہوجاتا تھا گناہ سمجھکر استغفار فرماتی تھی
اگرچہ وہ کام قرکا بسرداری ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہے اسمین
کہان اور صوفیہ کہتے ہین کہ یہ صورت ترقی انوار کی ہے کہ آپکے قلب مین ہر ساعت

اوس نور کی ترقی ہوتی ہے اور مرتبہ قرب کا بڑھتا جاتا تھا تو پچھلے مرتبے پر اوسی حجاب
سمجھکر استغفار فرمایا کرتے تھے اور اگلے مرتبے پر شکر بجالاتے تھے یہ سلسلے درجہ بڑھتے چلے
جاتے تھے اور وہاں کے درجے بیشمار ہین حدیث یا ہر عن ابی ذرؓ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللہ تعالی یا عبادی کلکم ضال الا من
ہدیت فسئلونی الہدی اہدکم وکلکم فقیر الا من اغنیت فسئلونی
ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ
علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم
وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی
ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم
ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من
ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم و
یابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ
فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر
فغمس فیہ ابرۃ ثم رفعہا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید انما امری
لشیء اذا اردتہ ان اقول لہ کن فیکون رواہ الترمذی وابن ماجہ
ترجمہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ ارشاد کیا اللہ تعالی نے اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر
جسکو مین ہدایت کرون سو مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرون مین تمہاری اور تم سب
فقیر ہو مگر جسکو مین غنی کرون پس چاہو تم مجھسے دون مین تمکو رزق اور تم سب گنہگار ہو
مگر جسکو مین معاف کرون بچا رکھون سو جو کوئی جانتا ہے کہ مین قادر ہون اوس کے
بخشنے پر پس معافی چاہو تم مجھسے مین بخش دونگا اوسکو اور اوسمین کچھ میرا نہین بگڑتا
اور اگر اول تمہارا اور آخر تمہارا اور زندہ تمہارا اور مردہ تمہارا اور خشک تمہارا اور تر تمہارا

جمع ہو جاویں سب میرے بندوں سے کسی بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر یعنی سبکا دل ویسے اچھے بندے کے دل کے موافق ہو جاوے یہ ہونا کچھ زیادہ نکرے میرے ملک میں ایک مچھڑ کے پر کے برابر اور اگر اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا اور مردہ تمھارا اور تر تمھارا اور خشک تمھارا جمع ہو جاویں یہ سب میرے بندوں سے کسی بڑے بدکار بندے کے قلب پر یہ ہونا کم نکرے مچھڑ کے پر کے برابر کچھ میرے ملک میں سے اور اگر اول اور آخر اور زندہ اور مردہ اور خشک اور تر تمھارا کل جمع ہو جاویں ایک قطعہ زمین پر اور سوال کرے ہر ایک انسان تم میں سے جو اسکی آرزو ہو پس عطا کروں میں ہر ایک شخص تمھارے کو جو وہ مانگے اور کچھ کم نہو جاوے اوس کے سبب میری ملک سے مگر اتنا جیسا کہ کوئی تم میں کا جاوے دریا پر اور ڈباوے ایک سوئی اوس میں پھر اوٹھا لے اوسے یہ اسواسطے ہے کہ میں سخی ہوں اور بزرگ ہوں میری سخاوت اور بخشش اور بزرگی سے تمام عالم بھرا ہے جو چاہتا ہوں میں کرتا ہوں حکم میرا یہی ہے کہ جب چاہتا ہوں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو پس وہ ہو جاتا ہے خشک اور تر سے مراد پتھر اور گھاس یعنی سب اگر آدمی ہو کر سوال کریں یا جن اور انس کہ انس کی پیدایش اور خلقت پانی سے ہے اور جن کی آگ سے یا اس سے مراد جمیع چیزیں جو زمین پر موجود ہیں عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ کہا ابوبکرؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہٹ نہیں کیا اوسنے جسنے استغفار کیا اگرچہ کہ پاس اگرچہ پھر جاوے گناہ کی طرف ایک دن میں ستر مرتبہ یعنی جب آدمی نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص کے ساتھ معاف مانگا اللہ سے تو وہ گناہ پر ہٹ کرنے سے پھرا اور اگر معاف نہ مانگا تو ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنے سے یعنے اوس پر قائم رہنے یا ہمیشہ کرنے سے

گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے اور بہت بڑا ہے دلکو سیاہ کرتا ہی اور جسکا دل سیاہ ہو وہ
نافرمانی کی حد کو پہونچا فرمایا حضرت صلعم نے کہ مومن جسوقت گناہ کرتا ہی پیدا ہو
جاتا ہی اوسکے دلمین ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کی اوس سے اور معاف مانگا تو مٹ
جاتا ہی اور اگر زیادہ کرے یعنے گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ گھیر لیتا ہی اوسکے
دلکو پس وہ وہی ہو رہا ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالی نے کَلَّا بَلْ رَانَ
عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ترجمہ یون نہین بلکہ زنگ لگا ہے اونکے
دلون پر اون چیزونسے کہ وے کماتے تھے روایت کی احمد اور ترمذی نے
اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندہ کی بے غرغری کیوقت تک
یعنے جب روح حلق مین پہونچے ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتے دم تک کفر اور
معصیت سے توبہ قبول ہوتا ہی لیکن بعضے علما کہتے ہین کہ توبہ معصیت سے اوسوقت
قبول ہے مگر کفر سے مقبول نہین اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہے
مجکو اے پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرونگا مین تیرے بندونکو جبتک
اونکے جسم مین جان ہے فرمایا اوس تواب رحیم نے اوسکے جواب مین اپنے فضل و کرم سے
قسم ہے مجکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا مین جب کوئی معافی
چاہیگا مجھسے روایت کی ترمذی نے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تھا ایک شخص
بنی اسرائیل مین کہ قتل کیا اوسنے ننانوے آدمیونکو پھر آیا ایک راہب کے
پاس پوچھنے کو کہ آیا اوسکا توبہ قبول ہوگا یا نہین پھر پوچھا جواب دیا راہب نے
کہ نہین پھر قتل کیا اوسنے اوسکو بھی اور منتظر رہا کہ اور کسی سے پوچھے کہا
ایک شخص نے کہ فلانی گانو مین ایسا ایک آدمی ہے کہ تیری مشکل آسان کرے
پس مر گیا وہ شخص اوس حال مین کہ بڑھایا تھا اپنی چھاتی کو اوسکی طرف جھگڑا
پڑا اس مقدمے مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتون کے درمیان

لیے رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اوسنے قصد کیا تھا اوس
گانوں کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کیونکہ بے توبہ مؤا
بعدہ حکم کیا اللہ تعالے نے اوس گانوں کو جسکی طرف وہ شخص متوجہ ہوا تھا کہ
نزدیک ہوجا میت سے اور حکم کیا اوس گانوں کو جسمین اوسنے قتل کیا تھا کہ
تو دور ہوجا اوس سے پھر فرمایا اوس تواب رحیم نے فرشتوں کو کہ پیمایش کرو
دونوں گانوں کی مسافت کو مردے کے پاس سے پایا فرشتوں نے اوس
گانوں کو جسمین وہ جایا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے گانوں سے نزدیک
پھر بخشدیا اللہ تعالے نے اوسکے سب گناہوں کو اس حدیث سے کمال وسعت
اوسکی رحمت اور بخشش کی بندوں کے حال پر پائی گئی کہ اوس شخص کو اپنے گناہوں
کے ساتھ صرف توبہ کی سبب سے معاف فرمایا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ
اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واله وسلم نے قسم ہے اوس پروردگار کی جسکے
قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر گناہ نکروگے تم بیشک دور کریگا اللہ تمکو اور لاویگا
دوسری قوم کو جو گناہ کرینگے پھر معاف چاہینگے پس معاف کریگا اللہ اونکو اس
حدیث مین اوس غفور رحیم کی عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار پر
رغبت کرین نہ یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھین اور کیا کرین کیونکہ اللہ تعالی نے گناہونکو کیسی
منع فرمایا ہے اور پیغمبرونکو بھیجا ہے اسی لیے کہ ایسے برے کامون سے لوگونکو
باز رکھین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گڑگڑا لیے اور عاجزی سے پیش آنے مین صفت
تواب و رءوف و رحیم کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور یہ وقع ہیبت کی اوس مالک بےپرواہ کی
جناب مین بہت پسند آتی ہے سو کے بجا ہو توبہ کرو قبول اوسکے کو طاقت نہ ہے

توبہ کرنے کی اور وہ حال کسیکو معلوم نہین شاید ایک دم مین ہو یا زیادہ بلا تعیین
پھر جسکا حال اپنی دانست سے باہر ہو اوسپر اعتماد کرنا اور نیک کام سے غافل
رہنا مناسب نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جلدی کرو نیکی کے کامون
مین اب ان دنون بہت لوگ صرف بزرگون کے نام پر اونکی اولاد یا اون کے
خلیفون سے بیعت کرتے ہین یعنی برے کامونکی توبہ اور اچھے کامون پر قائم
رہنے کا عہد باندھتے ہین لیکن وہی اولاد یا خلیفہ سوا اسکے کہ اوس بیچارے مرید کو
اپنا بنا وین اور اوس سے معاش کیصورت ٹھہراوین کچھ ظاہر اور باطن کی مدد
اوسپر نہین کرتے یعنے اوسکو اچھی باتین نہین سکھاتے حرام اور بدعت کی باتون
سے باز نہین رکھتے صرف اپنے مطلب کے یار ہین ہمدست کچھ لے لیا اور ہمیشہ
کی جاگیر ٹھہرا لیا اگر وہ بیچارہ مقدور نہین رکھتا تو محصل ہو کر بے عزت کرکے بددعا کرنے کی
دہشت دکھا کر قرض دام کروا کر چیزین گھر کی بندھک رکھوا کر اپنا محصول لیتے ہین ہرگز
نہین چھوڑتے سو اے یارو دغا باز پیرون سے کنارہ کرو بچتے رہو جسوقت کوئی
شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان اور سلسلے سے نسبت رکھتا ہو اور احکام
شرعی سکھا سکتا ہووے اور حرام اور بدعت کے کامون سے بچاوے اور
دینداری کی راہ بتاوے اور اللہ اور رسول کی اطاعت کے امور سمجھاوے
اگرچہ بڑا عالم اور فاضل نہو فی الفور اوسکے ہاتھ پر بیعت کرو یعنے بری کامونسے
بچنے اور نیک کامون پر قائم رہنے کا قول عہد مضبوط باندھو اور پچھلی جو باتین کہ
بجہالت سے تم کرتے تھے اون سب سے توبہ کرو اللہ تعالی اپنے فضل و
کرم سے تمھارے دین و دنیا کے کام آسان کریگا اس جہان اور اوس
جہان مین عزت و آبرو بخشیگا اور تکرار بیعت کا کچھ مضائقہ نہین چنانچہ فاضل
کامل عارف باللہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہ جو باپ شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہما العزیز

کے تحفے قول جمیل مین لکھا ہے وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَۃِ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَکَذٰلِکَ عَنِ الصُّوْفِیَّۃِ
اَمَّا مِنْ شَخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ قَدْ رَاٰی مِنْ خَلَلٍ فِیْمَنْ بَایَعَہٗ فَلَا بَاْسَ
کَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَتِہٖ ط ترجمہ بیعت مکرر بیعت کرنی رسول اللہ صلعم
سے ثابت ہے اور اسیطرح مشایخون سے امورات متعدد پر بیعت کرنا ہون سے
توبہ کرنے کی بیعت اچھے بزرگون کے سلسلے مین داخل ہونے کی بیعت اللہ تعالے
کے حکمون کی بجا آوری پر مضبوطی سے قائم ہونے اور عمل کرنیکی بیعت مگر دو شخصون
سے سو وہ جب ہے کہ عیب دیکھے کہ اوسکو اوس اگلی بیعت سے کچھ فائدہ نہوا یا اسکے
پیر کے مرنے کے بعد یا ایسا الگ ہوگیا کہ اوس سے مقصد حاصل نہین ہوسکتا تو
ان صورتون مین البتہ جائز ہے بلکہ اس زمانے مین تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا
صرف نام تھا اور اس پیر سے کام تو جس سے اپنا کام بنے اور اللہ اور رسول کی
متابعت اوسکے سبب سے ہاتھ آوے وہی پیر ہے اور وہی مرشد نہ وہ کہ آپ گمراہی
شرک اور بدعت کے کام کرتا رہتا ہے اور اورون کو گمراہی سے باز نہین رکھتا اور
اچھی راہ نہین بتلاتا اللہ تعالے ایسے پیرون کو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع اونکے
دل سے کھووے کہ ہزارون سیدھے مسلمانون کی جان و ایمان بچے فرمایا حضرت صلعم
نے تحقیق اللہ تعالے جل شانہ البتہ بلند کریگا درجہ نیک مرد کا جنت مین پوچھے گا وہ کہ
خداوندا کیونکر ملا مجکو یہ درجہ فرماویگا اللہ تعالی کہ تیرے فرزند کے استغفار کرنے سے
تجکو یہ درجہ ملا روایت کی احمد نے یارو یہ فائدہ ہے نکاح کرنیکا اور فرزند صالح
ہونے کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مردہ اپنی قبر مین ڈوبنے والے کی طرح
فریاد کرتا ہے کہ کوئی اوسکو بچا دے اور وہ امید رکھتا ہے دعا کی اپنے ماں باپ
لڑکے یا کے دوست آشنا سے پھر جب کوئی اوسکے واسطے دعا کرتا ہے تو ہوتی ہے وہ دعا

اوسکے حق مین دنیا اور جو چیز دنیا مین ہے اوس سے زیادہ اور اللہ تعالی داخل
کرتا ہے مُردون کی قبرون مین دنیا کے لوگونکی دعا کے سبب پہاڑون کے برابر
ثواب اور یہ ہدیہ ہی زندون کیطرف سے مُردون کو اسلئے استغفار مانگنے کے سبب
روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فرمایا حضرت صلعم نے جب دین اسلام مین آتا ہے
کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہے اسلام لاتا اوسکا یعنی اپنے یقین اور اخلاص سے
بلا شبہ و نفاق مسلمان ہوتا ہے چھپاتا ہے اللہ تعالے اوسکے تمام گناہونکو جو
پہلے کرچکا تھا اور دیتا ہے اوسکے بعد اوسکے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیون کا ثواب
سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ اور ایک بدی کے بدلے ایک بدی اور چاہے تو
بخش دیوے یہ اوسکا فضل و کرم ہے روایت کی بخاری نے عن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ
ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا
حضرت صلعم نے داخل نکریگا کسیکو اوسکا عمل جنت مین اور نہ بچاویگا دوزخ سے
اور نہ مین بھی نہ داخل ہونگا نہ چھوٹونگا مگر اللہ تعالے کی رحمت سے اور فرمایا
کہ کسیکو نجات نہ دیگا اوسکا عمل پوچھا لوگون نے اور تمکو یا رسول اللہ فرمایا
مجکو بھی نہین مگر یہ کہ چھپا دے اللہ تعالے اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ
پس ٹھیک اور درست کرو اپنے عمل اور نزدیکی حاصل کرو اپنی طاقت کے موافق
اور محنت اوٹھاؤ صبح و شام کو اور تھوڑی رات رہتے اور بیچ کی چال اختیار کرو
تا پہونچو تم منزل مقصود کو یعنی اون تینون وقتونکی عبادت مین افراط و تفریط نکرو
روایت کی بخاری اور مسلم نے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ کسیکو نہ چاہیے کہ
اپنی عبادت اور نیک عملون پر غرّہ کرے یا بھروسا رکھے کیونکہ اوس دربار
کا معاملہ عقل سے باہر ہے کبھی ہزار برس کے عابد کو ایکدم مین مردود کرتے ہین

اور کبھی تقرر ہیں کہ فاسق کو ایک لحظہ مین مقرب بناتی ہین مگر انسان کو یہی لازم ہی
کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر دم اوسکی یاد مین رہے اور مقدور بھر فرمانبرداری کا
کام بجالایا کرے اور نافرمانی کی باتون کے گرد نجاوے اور شہوات جسمانی اور وسواس
شیطانی سے اپنے تئین بچاوی کیونکہ ازلی عہد کی وفاداری اور شریعت کے احکام کی
بجاآوری ظاہرا اسی مین پائی جاتی ہی باقی اختیار بدست مختار ہے چاہے چھوڑ کے
چاہے پکڑلے چاہے مقبول کرے چاہے مردود بنادے اور اسی اندیشہ نے اولیاؤن
کے دلون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے اور اسی کھٹکے نے صدیقون کے کلیجون کو پارہ
پارہ کر رکھا ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک شخص نے عمل خیر کبھی نہین کیا تھا
اوسنے اپنے گھر والون سے کہ جب وہ مرجاوے جلادیو اوسکو پھر آدھی خاک اوسکی
دریا مین ڈالیو اور آدھی میدان مین اڑا دیجیو قسم ہی اوس خدا کی اگر مقدر کیا ہے
اللہ نے عذاب کرنا اوسپر ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ایسا نہین کیا پھر جب مرگیا کیا
لوگون نے جیسا اوسنے کہا تھا ایسا ہی کیا اوس قادر مطلق نے دریا کو جمع کیا اوسنے
جو اوسمین گرا تھا اور حکم کیا میدان کو جمع کیا اوسنے جو اوسمین اڑا تھا پھر پوچھا
خاوند نے اوس سے زندہ کر کے کہ ایسی وصیت کیون کی تھی تو عرض کیا اوسنے
تیرے ڈر سے ای میری خاوند اور تو خوب جانتا ہی میرے احوال کو بخشدیا اللہ تعالی
نے اوسکو مطلب اس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ اگر بندہ اپنی تئین بندہ اور اللہ تعالی
کو خاوند اور مالک بدل جانے اور اس بات کو اخلاص سی کری اور ڈرکر اوسکی عذاب
مین پناہ لے اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے سے بہت کچھ برے کام
کیے ہون وہ خاوند اپنے فضل و کرم سے البتہ معاف کرے کہا انس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
کہ ای فرزند آدم جب تک تو دعا مانگتا رہیگا اور امید رکھیگا مجھ سے

بخشونگا مین تجکو جس عمل کے ساتھہ تو ہوگا اور اسکی کچھہ پروا مین نہین رکھتا ہے یعنے
کوئی کہے کہ ایسے گنہگار کو کیون بخشا اے فرزند آدم اگر پہونچ جاوین تیرے گناہ
کنارون تک آسمان کے پھر معاف مانگے تو مجھہ سے معاف کرونگا مین تجکو اور کچھہ
پروا نہین رکھتا اے فرزند آدم اگر آوے تو میرے پاس گناہ ہونسے بھر از زمین کے
برابر پھر آوے تو اوس حال مین کہ میرے ساتھہ کسیکو شریک نہین بنایا آؤن گا مین
تیرے پاس اوتنی ہی مغفرت کے ساتھہ یعنے اگر شریک نہین کیا تو نے اور طرح
کے گناہ ہزارون کیے ہین تو البتہ بخشونگا بشرطیکہ توبہ نیت اخلاص کر کے میری
طرف رجوع کریگا روایت کی ترمذی اور احمد اور دارمی نے ابی ذر سے کہا شداد
بن اوس نے کہ بتلایا رسول اللہ صلعم نے سید الاستغفار کہے تو اللھم انت
ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک
ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی
وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اور فرمایا
کہ جو کوئی پڑھے اسکو اعتقاد کی رو سے دن کو پھر مر جاوے اوسی دن رات
نہووے تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی پڑھے اسطرح رات کو پھر مر جاوے اوس
رات کو صبح نہووے تو وہ اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاری نے اور فرمایا
حضرت صلعم نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کیا کرتا ہے اللہ تعالی ہر قسم کی تنگی سے
اوسکو نجات دیتا ہے اور ہر طرح کے غم سے خوشی بخشتا ہے اور روزی دیتا ہے اوسکو
ایسے مقام سے کہ اسکا گمان بھی نہین آتا روایت کی احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ نے
کہا علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ
یحب العبد المؤمن المفتن التواب ترجمہ یعنے اللہ تعالی دوست رکھتا ہے
بندہ مومن کو جو آزمایا گیا ہے اور بلا مین ڈالا گیا ہے گناہ مین اور پھر توبہ کرکے رجوع لایا ہے

سبب سی بعضون نے تائب کو فضیلت دی ہی صالح پر کہ اوسنے سب طرح کی لذتون کا
مزہ پا کر اپنے تئین الگ کیا برخلاف صالح کے کہ وہ اون مزون لذتون سے واقف ہی نہین
اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے خلق کو پھر حکم جاری کیا
لکھی کتاب مین جو وہ اوسکے پاس عرش پر ہی اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ ترجمہ
یعنے تحقیق میری رحمت سبقت لیگئی ہی میرے غضب پر یعنی یہ کہ اللہ تعالی کے جود
اور کرم اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا ہی رَحْمَتِیْ
وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور فرمایا عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ ترجمہ رحمت میری
سب پر چھا گئی اور عذاب اوسی پر جسے مین چاہون یہ شان اوسکی دنیا مین
تھوڑی اور قیامت مین بہت ظاہر ہوگی مترجم کہتا ہے کہ ان حدیثون سے
کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے برے کامون سے راضی ہی یا بدکامونکو بد نہین جانتا
یا گنہگارونکو بدلا نہ دیگا یا مغرورون سرکشون کو نہ پکڑیگا جیسی اوسکی صفت
غفور رحیم تواب ہے ایسی ہی منتقم اور شدید العقاب قہار بھی ہے پس طریق مسلمانی
کا یہی ہے کہ زندگی مین اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اوسکی فرمانبرداری کے
کام کرتا رہے اور ممنوعات سے اپنے تئین بچاوے اور ڈر کو اپنے حال پر غالب
رکھے اور ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسا نہ کرے اللہ چاہے تو سب کام اوسکے درست
ہوجاینگے پھر جب موت کے نزدیک پہونچے تو امید اوسکی مغفرت سے زیادہ رکھے اور
اوسکے فضل و کرم کا امیدوار رہے کہ وہان کی سب مشکلین اوسکی رحمت اور
عنایت سے آسان ہوجاینگی یا اللہ یا کریم یا غفور تو مجھ بندہ ناچیز نالائق کو اپنے
فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے کہ پھر کسی برے کام کی لذت میرے دلمین
نہ آوے اور دنیا کی کل زیبائش اور خوبی میری خاطر سے محو ہوجاے اور دم واپسین میرا تیری اور
تیرے رسول محبوب کی محبت اور یاد مین جسم سے باہر آوے آمین ثم آمین اور سب مومنون کی

یہ آرزو بر لا اور ہمین اس نعمت سے سرفراز فرما بفضلہ وکرمہ بحرمۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

## دوسری فصل متفرقات حدیثون کی

سعید ابن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ جو کوئی لے لیوے ایک بالشت زمین کسی کی ظلم سے بے شک ڈالیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ویسے سات ٹکڑے زمین کے اوسکی گردن مین سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ ط ترجمہ جسنے پایا اپنا مال ایک شخص کے پاس بعینہ تو وہ اوسکا حقدار ہے اور ڈھونڈھ لے خریدار اوسے جسنے اوسکے پاس بیچا یعنے اگر کسی کا مال غصب کیا یا چرایا یا گم ہوا اور دوسرے کو ملا اور اوسنے بیچ ڈالا تو مالک مال جسکے پاس اپنا مال پاوے لیوے خریدار دعوی کرے اوسپر جس سے مال اوسکو ملا رواہ احمد عن حسین بن علی علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ رواہ ابو داؤد ترجمہ سوال کرنے والے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار آوے یعنے اوسکی شان پر لحاظ کر کے محروم نکیا چاہیے جسقدر ہوا اور جو موجود ہو دیوے فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی نیکی کرے کسیکے ساتھ چاہیے وہ نیکی کرنیوالیکو کہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا یعنے بدلا دیوے اللہ تجکو نیک اگر وہ صالح ہو اور اگر وہ فاسق ہو تو بھی یہی کہے لیکن نیت نکرے کہ جسمین اوسکا حق سے دور پڑے یعنی صالح اور ولی نیک بنا اوسکے فسق کو صلاح سے بدل دے اور جو نیک کام سے آزار پایا ہے تو اوسکی نیک کاری کا انکار نکرے اور اوسکا لینا دیکھے اور بہتر اوسکے بلکہ یہی کہے غفر اللہ لنا ولکما الخ استغفار کا یہی طریقہ ہے

بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ فرمایا حضرت صلعم نے تہادوا فان الہدیۃ تذہب
الضغائن ترجمہ ہدیہ بھیجو آپس میں کہ ہدیہ دور کرتا ہے دشمنی اور دل کے کینونکو عن
ابی قتادۃ قال قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أرأیت
ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر یکفر اللہ عنی خطایای
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم فلما ادبر ناداہ فقال
نعم الا الدین کذلک قال جبریل رواہ مسلم ترجمہ کہا ابی قتادہ نے پوچھا ایک
شخص نے یا رسول اللہ آیا بتلاؤ مجھکو اگر مارا جاؤں میں اللہ کی راہ میں صابر ہو کر اور
نیکی چاہ کر منہ قتال پر کر کے نہ اولٹے بھاگ کر دور کریگا اللہ تعالی میرے گناہونکو اور بخشیگا
مجھکو فرمایا حضرت صلعم نے ہاں پھر جب وہ شخص چلا پکار کر فرمایا آپ نے کہ ہاں مگر دین یعنی
سب گناہ ہو ویں تو اللہ بخشیگا مگر دین تو نہیں خبر دی مجکو جبریل نے اس حدیث سے بندونکے
حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی کہ بغیر ادا یا معاف نہیں چھوٹتا اور ابو ہریرہ
کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب کسی قرضدار مردے کو حضرت صلعم کے پاس لاتے تھے
تو حضرت پوچھتے تھے کہ اوسنے اداے دین کو کچھ چھوڑا ہے سو اگر خبر ہوتی کہ اوسنے
چھوڑا ہے تو آپ اوسکی نماز پڑھتے تھے اور نہیں تو اور مسلمانونکو فرما دیتے تھے کہ تم
پڑھو اوسکی نماز پھر جب اللہ تعالی نے ملکوں پر اسلام کی فتح دی تو حضرت صلعم نے
خطبے میں فرمایا کہ میں زیادہ دوست اور لائق ہوں مومنوں کی ذات سے اونکے
حق میں سو جو کوئی مرجاوے اپ مسلمانوں سے اور رہجاوے اوسپر دین تو ادا
کرنا اوسکا مجھپر لازم ہے اور جو کچھ چھوڑ جاوے ترکہ سو اوسکے وارثوں کا حق ہے
متفق علیہ اور فرمایا کہ مسلمان کی روح اوٹکی رہتی ہے جب تک دین دار
رہتا ہے یعنی بہشت میں پہنچنے یا نیک کا روں کے گروہ میں نہیں ملتی اور فرمایا
بعد کبیرہ گناہوں کے بڑے گناہوں سے کہ آدمی بغیر ادا کیے دین کے مرجاوے

اور کچھ نہ چھوڑ جاوے کہ اوس سے دین ادا ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ صلعم
نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے تین شخص ہین کہ قیامت کے دن اون سے مین جھگڑونگا یعنے
ناراض ہونگا ایک شخص وہ جسنے قول و قرار کیا میرے نام سے پھر پھر گیا اوس
قول سے دوسرا وہ جسنے بیچا آزاد کو پھر کھایا اوسکا مول تیسرا وہ جسنے
مزدور سے محنت کروا کر اوسکی مزدوری نہ دی روایت کی بخاری نے ابوہریرہ رضہ
کہتے ہین دیکھا مین نے کہ جب لاتے تھے لوگ کوئی پھل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پاس رکھتے تھے آپ اوسکو اپنی آنکھون اور لبون پر اللہ تعالے کی نئی
نعمت کی تعظیم کو کہ تازہ آیا ہے وہ اوس دربار اعلی سے اور فرماتے اللھم کما
اریتنا اولہ فارنا اخرہ ترجمہ یا خدایا جیسا دکھلایا پہونچایا تو نے اوسکے
اول کو دکھلا اور پہونچا ہمکو اوسکے آخر کو یعنے ہمیشہ آخر تک اس نعمت سے مجھے
فائدہ مند کر پھر بانٹ دیتے لڑکونکو جو وہان موجود ہوتے اون دونون کی
مناسبت کی سبب اور اونمین اونکی خوشی چاہتے تھے عبد اللہ ابن یزید انحطمی نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کیا انہ کان یقول فی دعائہ اللھم ارزقنی
حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللھم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ
قوۃ لی فیما تحب اللھم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی
فیما تحب رواہ الترمذی ترجمہ فرماتے تھے آنحضرت اپنی دعا مین الہی روزی کر
مجھکو اپنی محبت اور محبت اوس شخص کی کہ فائدہ کرے مجھکو اوسکی محبت تیرے پاس
الہی جو چیز کہ تو نے مجھے روزی کی ہے اوس چیز سے کہ مین چاہتا ہون کر اوسکو
کر اوسکو میری قوت کا سبب اوس چیز مین جسے تو دوست رکھتا ہی خداوندا میری
چاہت کی چیزون مین جس چیز کو کہ تو نے مجھسے الگ رکھا ہی پس کر تو اوسکو فراغت کا سبب
میرے واسطے اوس چیز مین کہ جسے تو دوست رکھتا ہے حاصل یہ کہ اگر کوئی چیز

دنیا سے دیتا ہے تو اوسکے شکر کی توفیق دے کہ شاکر دولتمند ولنے میں ہوں
اگر نہ دے تو میرے دلکو اوس سے الگ رکھتا کہ صابر فقیر ولنسے ہوؤں ابو ہریرہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے صِنفَانِ مِن اَہلِ النّارِ لَم اَرَہُمَا قَومٌ مَعَہُم
سِیَاطٌ کَاَذنَابِ البَقَرِ یَضرِبُونَ بِہَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ
مُمِیلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُہُنَّ کَاَسنِمَۃِ البُختِ المَائِلَۃِ لَا یَدخُلنَ الجَنَّۃَ
وَلَا یَجِدنَ رِیحَہَا وَاِنَّ رِیحَہَا لَتُوجَدُ مِن مَسِیرَۃِ کَذَا وَکَذَا رَوَاہُ مُسلِمٌ
ترجمہ فرمایا آنحضرت نے دو قسم کے لوگ ہیں جہنمیوں سے کہ میں نے اونہیں نہیں دیکھا
یعنے اوس زمان برکت نشان پاک و مطہر میں اونکا وجود نتھا ایک وہ گروہ ہے
کہ اونکے پاس چابک ہیگا کہ دُم مارتے ہیں اوس سے آدمیونکو اور دوسرا گروہ اونکا
عورتیں ہیں کپڑا تو پہنے ہیں مگر ننگی ہیں ایسا کپڑا پہنتی ہیں جس میں ستر نہیں ڈھکتا
یا ایسا کپڑا باریک کہ اوس سے بدن ہی نظر آتا کھینچتی ہیں مردوں کے دلوں کو
اپنی طرف اور خواہش رکھتی ہیں وے مردوں کیطرف اپنے دلوں سے یا
سر سے کپڑا ہٹا کر لوگونکو منہ دکھاتی ہیں اور چلتی ہیں اس انداز سے کہ مردونکے
دل پھسا دیں سر اون عورتوں کے جوڑا باندھنے سے اونٹوں کے کوہان
کیطرح ڈھلکے رہتی ہیں یہ سب پہلے سے داخل نہونگی وے جنت میں اور نہ ملے گی
اونکو جنت کی بو باوجودیکہ جنت کی بو اتنی واتنی دوری تک پہنچے بہت دور سے پائی جاتی
ہے کہا میں اس حدیث سے نبی ہمارے پیغمبر آخر الزمان علیہ الرضوان کی پیشگوئی
ثابت ہوئی کیونکہ ایسے لوگ اس زمانے میں بہت نظر آتے ہیں کہ تکلیف اور تعذیر سے
چابک ہاتھ میں لیے پڑے پھرتے ہیں اور وضع اپنی خلاف اسلام کے بنا کر
کوچہ و بازار میں بیچارے غریبوں مفلسوں کو مارتے ڈراتے دھمکاتے رہتے
ہیں اور ورا عورتیں جھوٹی مسلمان کہلاتی تو ہیں لیکن گھر والیاں بھی خصوصًا

شہرون کی رہنے والیان جنھون نے اسلام کی محبت اور چال چھوڑی اور کفار
بیبیاؤن کی وضع اختیار کی ٹھیک ٹھیک وہی لباس اور وضع اونکی ہے کہ سترنکے
چوڑا پانچہ بہی کرتے چھاتی کہلی اور ایک پوشاک پہنتی ہین کہ ستر نہین چھپا سکتے پہنے
بیباک نہ خوف اللہ کا و رسول کا نہ اپنے شوہر کا ان ہر بدکاروں کے بند اٹھلاتی اکڑتی پھرتی
ہین اور دوسری ونکو بھی چال چلن سکھاتی ہین اپنا سا بناتی ہین اور خانم اور بیگم جو
اگلے زمانے کے شرفا مین لقب کا عیب تھا وہی لقب اپنا مشہور کرلی ہین خداوند
تو اپنے فضل و کرم سے ایسے برے وقت مین مسلمان مردون اور بیبیون کو ایسی
بدچال عورتون اور مردون کی صحبت سے محفوظ رکھ اور انکو توفیق نیک بخشی اور
نیک اطوار اور ایمان داری کی عنایت فرما اور فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی
اپنے تئین طبیب بناوے اور وہ مشہور نہین طبابت مین اور جیسی چاہیے اوسکو مہارت
نہین اوسمین پھر جاوے اوسکی علاج سے کوئی بیمار تو وہ ضامن ہوگا یعنی واجب ہی
اوسپر دیت اگرچہ قصاص نہین ہے بسبب اذن مریض کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہم
کہتے ہین کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب نازل
ہوئی آیۃ ملاعنہ ایما امرأۃ ادخلت علی قوم من لیس منہم فلیست من اللہ
فی شیء ولن یدخلہا اللہ الجنۃ وایما رجل جحد ولدہ وھو ینظر
الیہ احتجب اللہ منہ وفضحہ علی رؤوس الخلائق فی الاولین
والآخرین رواہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ جو عورت داخل ہوئی ایک
قوم مین کہ اونمین سے وہ نہین یعنی زنا کیا اور ... پس نہین وہ عورت کسی چیز مین
اللہ تعالی کی یعنی اللہ کے دین اور رحمت سے خارج ہوئی اور ہرگز نہ داخل کریگا اللہ اوسکو
بہشت مین اور جو مرد منکر ہوا اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا ہی وہ اوسکی طرف
یعنی جانتا ہی کہ وہ اوسکا بیٹا ہی تو محجوب رکھیگا اللہ تعالی اپنا دیدار اوسکو اور فضیحت

کرے گا اوسے تمام خلائق کے روبرو اگلی اور پچھلی یعنی قیامت کو بھی ساتھ
اوسکو ذلیل فرماویگا رواہ ابو داؤد نقل کیا عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے امتیازیوں کے کھانے سے یعنی جو
لوگ اپنی بڑائی اور بزرگی کیواسطے اور دوسرون پر فوقیت لیجانی کو ضد سے
کھانا پکاتے ہین اور دوسرونکو مقابلہ کیا چاہتے ہین اونکا کھانا نہ کھاوے
اور دعوت اونکی قبول نکرے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ فاسق کی دعوت قبول نکرو یعنی اوسکے یہان جاکر کھانا نہ کھاؤ کیونکہ وہ
اپنے کھانے مین حرام سے احتیاط نہین کرتا اور کبھی ایسا ہے کہ وہ ظالم بھی ہوتا ہی
تو باتفاق اوسکا کھانا درست نہین کیونکہ وہ لوگونکا مال ظلم سے لیتا ہے جیسا
عاملان وقت کے ہے اور اوسکے نوکر مسلمانون کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہین
اگر مسلمان اونکی دعوت قبول کرینگے تو اونکی حرمت اور عزت بڑھے گی اور
عوام کو کھالینے کی دستاویز ہوگی

## خاتمة الطبع

بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا علیہ و علیہم الف الف تحیۃ والثنا کے اوپر طالبان دین متین
حضرت سید المرسلین کے ہویدا ہو کہ ان دنون یہ کتاب ہدایت مآب از دو زبان فصاحت
صباحت بیان جامع مسائل دینیہ حاوی فوائد یقینیہ مشعل راہ اذعان و یقین
تنبیہ الغافلین اس کتاب نایاب مین ہر قسم کے مسائل مختلف کو بدلیل آیات
قرآنی و صحیح احادیث سرور دو جہانی و مشید باقوال آئمہ و مشائخین مقبول
بارگاہ یزدانی کیا ہے ابتدا مین یہ چند کتاب نادر الوجود فارسی زبان سے
اردو مین ترجمہ ہو کر رواج پذیر ہوئی تھی لیکن عبارت اوسکی مساعد محاورہ روزمرہ

اردو کے نثری اور آیات و احادیث مین بھی بعض بعض مقام غور طلب تھے من بعد
نظر بہ افادہ عام مومنین جناب فضیلت پناہ حاجی عبد اللہ صاحب نے اسکی عبارت
کو حسب محاورہ درست کرکے آیات و احادیث کی بھی صحت بالغ فرمائی اور واسطے
نفع رسانی برادران مومنین کے کچھ فوائد دینیہ اپنی طرف سے اضافہ کرکے چوبیس ۲۴ باب پر
مرتب کرکے چھپوایا ازان باز بسعی و شرکت سید الکونین امین الدین صاحب و
سید محمد صاحب و محمد طلب اللہ صاحب و محمد تقی صاحب نے باعانت و امداد جناب
کمالات انتساب مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی امیر الدین صاحب کے
اس کتاب نایاب کو پچیس ۲۵ باب اور ایک خاتمے پر مرتب کرکے رائج کیا کہ جسمین
پڑھنے والون اور سننے والونکو کلی اور جزئی فائدہ دین کا حاصل ہو الحال
کتاب مذکور حسب خواہش شائقین دین مطبع نامی منبع فیض و عطا جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ مقام کانپور مین بماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع
موافق ماہ محرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری کے حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

| | | |
|---|---|---|
| | خدا کردے اسے مقبول عالم ٭ طفیل سید اولادم | |

## کتب متفرقات دینیہ

**شبیہ احمدی** - سراپائے خاتم المرسلین کا بیان مؤلفہ جمال الدین حسن خان -

**مثنوی زائر** - دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب بشیر علی خان -

**دوازدہ مجلس مسمیٰ بہ ریاض الاظہار فی احوال سید الابرار** مؤلفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی -

**اسرار کربلا** - حالات معرکہ کربلا سے مطلب مؤلفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی -

**مہر نبوت** - نعت سید المرسلین تصنیف نواب محمد مردان علیخان نظام -

**رموز القرآن** - اوقاف قرآن کا بیان مؤلفہ مولوی محمد حسین علی بالقبی شاہجہانپوری -

**آثار محشر** - علامات قیامت کا حال -

**صبح کا ستارہ** - حالات بہشت و دوزخ و قیامت مؤلفہ مولوی عباس علی -

**قیامت نامہ** - بہشت نامہ - مؤلفہ مولوی فیاض الحق -

**آثار قیامت** -

**اکسیر ہدایت** ترجمہ کیمیای سعادت ترجمہ مولوی فخر الدین -

**مذاق العارفین** ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد ترجمہ مولوی بشارت علیخان -

**خزانۃ الکونین** فی شہادۃ الحسنین مؤلفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی -

**تحفہ درود** ملقب بہ تحفۃ الکلام مؤلفہ مولوی منظور احمد -

**رسالہ کسب الانبیاء** مصنفہ مولوی ظہور الحق -

**شجرہ طیبہ** - اسمای دوازدہ امام علیہم السلام از تصنیف کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی -

**دہ مجلس منظوم** مسمیٰ بہ شہادت کربلا علی الترتیب مشتمل بر دہ مجلس -

**جنگ نامہ کربلا** -

**دہ مخزن** - مصائب کربلا مصنفہ حکیم نصیر الدین خان وصال -

**مجموعہ توشہ عقبیٰ** - ورد وظائف اسمای الٰہی مع خواص و نامہای مبارک -

**رسالہ نیاز شاہی** تالیف مولوی محمد عباس -

**عین البکا** معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ نشاط غم مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطا اللہ -

**مجموعہ لودونہ نام** مشتمل چند رسائل ذیل ۱ - دعائے مغنی ۲ - قصیدہ بردہ ۳ - قصیدہ بانت سعاد ۴ - قصیدہ غوثیہ ۵ - دعائے سریانی ۶ - قصیدہ ابن فرح

**انوار محمدی** - بیان اخلاق فخر اسلام تصنیف محمد امیر الٰہ آبادی -

**شرح چہل حدیث** تصنیف میر علی -

**مجموعہ وفات نامہ** - قصیدہ قسمیہ قصہ حضرت بلال قصہ حضرت دائی حلیمہ

نبوت نامہ معروف بہ حلیہ شریف

مسمیٰ بہ لو د شریف منظوم - از مرزا علی بہار

مولود شریف مسمیٰ بہ ... [illegible]

مولوی غلام امام شہید

**میلاد مصطفوی** - مرزا یات انا سید تصنیف مولوی وزیر حسین -

**حدیقۂ میلاد** - فضائل و ولادت